

میں سمجھا تھا چھے خضرہ دینِ مبین زابہ
نقاب الہی تو درپردہ وہ ابلیس لعین نکلا



شیعی دھرم

مؤلف

حضرت مولانا ابوالوقار محمد قاسم فاروقی جلد ۱ از ۲

ومعہ

خمینی کے وصیت نامہ کا جواب

از

حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی

الصہیب پبلیکیشنز کراچی

www.jmmpak.tk

حُبِّ صحابہ رحمۃ اللہ یا اللہ مَلِّدُ بغضِ صحابہ لعنۃ اللہ

مَرَبَّنَا

لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا

۱ ابو بکرؓ ایک سو علیؓ ایک جانب

خلافت کو گھیسے ہیں با صد صفائی

الفؓ اور یاءؓ کی طرح ان کو جانو

کہ محصور ہے جن میں ساری خدائی

یہ تشبیہ ہے واقعی توجہ گہ بھی

الفؓ اور یاءؓ نے یہ ترتیب پائی

وہ اول خلیفہ کے اول میں آیا۔

یہ آخر خلیفہ کے آخر میں آئی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	شیعی دھرم
مصنف	مولانا ابوالوفار محمد قاسم فاروقی
صفحات	۱۴۶
کتابت	سلطان الدین
قیمت
ناشر	الضہیب پبلیکیشن کراچی
طبع اول	جولائی ۱۹۹۳ء محرم الحرام ۱۴۱۳ھ

ملنے کے پتے

- (۱) جامع مسجد عرفات جناح کالونی اورنگی ٹاؤن E-۹ کراچی
- (۲) مدرسہ جامعہ عربیہ صدیقیہ بلاک جے پاکستان بازار اورنگی ٹاؤن ۱۱ ۱/۴ کراچی ۷۴
- (۳) اسلامی کتب خانہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵
- (۴) المكتبة البنوریہ نزد جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 سائنس دان کی کوئی دھمکی

عبدالغفور ندیم

خطیب سپاہ صحابہ پاکستان
 راجہ بی بی صدیق کٹر (محمدی زندگی) نارتھ کراچی
 فون: ۶۵۳۷۵۱

تاریخ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من و باطل کا آدینسٹیشن شروع دن کے پہلے شروع ہے۔ اسلام کے غرضت دشمن کو خواہے
 کون کون سے جہرے مل جائیں اور وہ میں اپنی ناپاک کارروائیوں کا سلسلہ جاری رکھے۔
 کبھی یہودیہ و عیسائیت کے شکوک باطل نے اہل حق کے لیے ساتھی پیدا کیے اور کبھی بدعت
 اور رافضیت کے شکوک اسلام کی جڑوں پر خبیثہ جھوٹے گئے دیکھیں یہ حقیقت ہمناظر الیگار
 ہے کہ اہل حق نے ہر دور میں باطل کو کٹ دیا اور بدعت کا اور اہل ایمان کو باطل کے گھونٹے
 جینوڈا رکھنے کی متعدد کوششیں کی۔

بجائے اس دور میں حقیقت نے اسلام کا بدوہ اور کھرا اہل اسلام کو گمراہ کرنے کا طریقہ
 بنا رکھا ہے اور عام سطحی ذہن رکھنے والے مسلمان دشمن ٹروہ کو ہی مسلمانوں کا ایک فرقہ
 سمجھ کر اپنے ایمان و عقیدہ کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔

براہ راست دیکھا جاتا ہے کہ عالم غافل نے "ذیل نیک کتاب" تیسری دھرم تحریر کر کے
 علوم اہل حق پر جان غلبہ کر دیا ہے۔ اس کتاب کے شیعہ عرب کے اصل حقیقت ماہم کے کر کے
 جہرے سے اسلام کا نقاب ہٹا کر اسکا اصل چہرہ عوام کے سامنے پیش کر دیا ہے۔
 اہل حق عوام کے لیے یہ کتاب یعنی عقیدہ ایب جیگا۔ فقط

(مختصر)

نائب صدر سپاہ صحابہ کراچی ڈائری

تقریباً۔ صدر جے جے عالم باطل حضرت مسدوم مولانا محمد عبدالغفور صاحب ندیم خطیب جامع مسجد صوفیہ اکبر
 محمدی چترناگ (نائن چترناگ) و نائب صدر سپاہ صحابہ کراچی ڈائری

ہر شخص اس بات سے اچھی طرح واقف ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات شیعین ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے بابرکت دور میں امت کے درمیان کسی قسم کا نظریاتی اختلاف موجود نہیں تھا بلکہ ساری امت اسلامیہ اختلاف کی دباؤ سے محفوظ اور کفر کے مقابلے میں یک جان اور یک قالب تھی، اس کی ابتدا پہلی ہارسیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے آخری زمانہ خلافت میں ہوئی اور یہی شیعہ مذہب کا نقطہ آغاز تھا شروع میں اس کی بنیاد بہت سادہ تھی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ پوچھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیز و قریب ہیں اس لیے وہ ہی آپ کی خلافت و جانشینی کے زیادہ مستحق ہیں یہ نقطہ نظر ہر سیدھا اور خوشنما گمنے کے باوجود اسلام کی دعوت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تیس سالہ تعلیم و تربیت کے خلاف تھا اس لیے کہ اسلام جیسے خدائی دین نے نسلی امتیاز اور خاندانی غرور کے سارے جوں کو پاش پاش کر کے عزت و شرافت اور ریاست و بزرگی کا دھڑ "تقویٰ" پر رکھا تھا اور جناب سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تقویٰ کی صفت میں تمام صحابہ کے سر جاتھے (چنانچہ قرآن مجید سورہ الدلیل میں انہی کو "الائق" یعنی سب سے زیادہ متقی فرمایا گیا ہے) اس لیے وہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت و جانشینی کے سب سے زیادہ مستحق تھے ہر حال یہ تھی غیث بنیاد جس پر شیعہ مذہب کی سیاہ ملعون عمارت کھڑی کی گئی جس کا اولین موجد یہودی الاصل منافق عبد اللہ ابن سبا تھا جو حب علی کے حسین خول میں محوہ ترین عقائد بھر کر نظریاتی اختلاف کا ٹیڈ روجن بم اسلام کے مرکز پر گرا دینا چاہتا تھا، ان عقائد فاسدہ میں عقیدہ امامت عقیدہ تحریف آں اور عقیدہ عدوت صحابہ شیعہ مذہب میں نھومی اہمیت و وقعت کے حامل ہیں الحمد للہ آج تک اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور علمائے حق ہر میدان میں اس کا دفاع چھوڑتے رہے انہی میں سے ہمارے محکم و محترم رفیق جناب مولانا ابوالوفا محمد تاسم فاروقی صاحب زید مجاہد بھی ہیں جنکی تعریف میں ہر حق کے عنوان احقر کی نظر سے گزرا، جو سچے پسند آیا اور انشاء اللہ العزیز خصوصاً علوم اناس کی زمین سازی کیلئے نہایت مفید ثابت ہوگا اس کتابچے کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں خود شیعہ کتب سے ۲۷۵ حوالہ جات پیش کر کے حق تردید کی ہے اس خود ساختہ مذہب کا قبح و بد شکل چہرہ امت کے سامنے کھول ڈالا، ۱۵۰ صفحات پر مشتمل یہ کتابچہ اپنی مثال آپ ہے جس کا شیعہ حضرات کے پاس کوئی جواب نہیں۔ اللہ رب العزت اس کو مقبول و مفید بنائے۔ اس کتابچہ کے آخر میں حکیم الامت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم کا رسالہ خمینی وصیت نامہ کا جواب منسلک کر کے مزید پرکشش کر دیا گیا ہے۔

آخر میں دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ شاء اس کتابچہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مصنف موصوف کو علمی غلی اور تعین فی نزقیات سے نوازے اور مقبولان الہی کے صفے خود احقر کو بھی اخلاص فی الدین اور خد متب دین کی نعمت عطا فرمائے آمین شمع آیین یا ارحم الراحمین۔

مفتی منیر احمد

علامہ بنوری ٹاؤن

فہرست مضامین

صفحہ	مضامین	نمبر	صفحہ
۳۱	تقریبات	۴	حضرت علیؑ کے متعلق شیعی نظریہ
۳۴	پیش لفظ	۷	حضرت علیؑ امام ہدی کے مریہ
"	قرآن کے متعلق شیعی نظریہ	۱۱	ہوں گے۔
۳۵	تحریر قرآن کے چند حوالے	۱۳	حضرت علیؑ کی بے بسی
۳۶	نرالا مذہب نرالے عمل	۱۵	صحابہ کرامؓ کے متعلق شیعی عقائد
۳۸	کلمہ طیبہ کی تائید شیعہ کتب سے	۱۸	حضرت معاویہؓ و حقوقِ خدا میں
"	نکاح کے متعلق روایات	۲۲	بدترین انسان ہیں، نعوذ باللہ
۴۲	لفظِ ناصبی کی تفسیر	۲۵	بعد از وفات پیغمبر علیہ السلام
۴۸	اہل بیت کے متعلق شیعی عقیدہ	۲۷	در بارہ امامت
۵۲	بناتِ رسولؐ کے متعلق شیعی عقیدہ	"	متنہ کی اہمیت
۵۵	خلفائے ثلاثہ کے متعلق شیعی عقیدہ	"	صرف بوس و کنار کر کے پر
"	حضرت ابوبکرؓ کا فرطالم فاسق	"	حج و عمرہ کا ثواب ملے گا۔
"	تھے نعوذ باللہ۔	"	چکلے والی عورت سے متکرر ناجائز
۵۶	حضرت سیدنا عمرؓ بن خطابؓ کے	۲۹	کم خراج بالانشین
۵۷	متعلق بدگوئی۔	"	مقامِ صحابہؓ کی نظریں
۵۹	حضرت سیدنا عثمانؓ کے متعلق	"	متفرقات
۶۱	شیعی نظریات	"	در بارہ تقیہ

صفحہ	مصنوع	صفحہ	مصنوع
۸۰	جعفر صادقؑ ہر نماز کے بعد اٹھنا رسولؐ	۶۲	تقیہ کرنا میرا اور میرے آبا کا دین ہے
"	پر لعنت کرتے تھے۔	"	خدا کی قسم تقیہ خدائی تقسیم ہے۔
۸۱	شیعہ کا نام رافضی خود اللہ نے رکھا۔	۶۱	روئے زمین پر تقیہ سے زیادہ
۸۳	انبیاء و ائمہ پر شیعی دھرم کے الزامات	۶۰	پسندیدہ کوئی چیز نہیں۔
"	ابو البشر سیدنا آدم علیہ السلام میں	۶۳	جعفرؑ کی آنکھوں کی ٹھنڈک تقیہ ہے۔
"	اصول کفر موجود تھے۔	۶۴	جھوٹ بولنا شیعوں کیلئے رحمت ہے
۸۵	آدمؑ و حوٰۃؑ نے شیطان کی اطاعت کی	۶۸	بجز شیعہ سب حرام زائد ہیں۔
"	یونس علیہ السلام کو خلافت علیؑ کے	۷۰	در بارہ سنی شیعی نظریات۔
"	انکار پر سزا ملی۔	۷۱	سستی کتے اور شرک سے زیادہ پلید ہیں۔
۸۶	شیعوں کے امام کی کذب بیانی	۷۳	سنی کی نماز اور رزنامیں کو ٹی فرق نہیں
۶۸	باب الکتمات	"	سنی کی جنازہ نماز میں شریک ہو کر
۹۱	بقول جعفر صادقؑ و طہنی فی الدبر جائز ہے	"	اس پر بددعا کریں۔
"	امام جعفر کے علاوہ امام رضا بھی	۷۴	جعفر صادقؑ کا آلہ تسلسل پر پٹی
"	و طہنی فی الدبر کے جواز کے قائل ہیں	"	پیشینا، ماش کرنا۔
۹۲	شیعہ دھرم میں عورت کی شرمگاہ کو	۷۶	امام باقرؑ تقیہ کر کے غلط فتویٰ دیتے تھے
"	چومنا جائز ہے۔	۷۷	جعفر صادقؑ کی دورخی پالیسی۔
۹۳	شیعہ دھرم میں مشتبہ زنی قابل مؤاخذہ	۷۹	قول علیؑ کہ شیعہ مرتد ہوں گے۔
	جسم نہیں۔		

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۹۷	پیشاب اگر پنڈلی تک پہنچے	۹۳	شیعہ دھرم میں عورت کے
"	کوئی صرح نہیں۔	"	فرج کو مستعار دینا جائز ہے۔
"	شیعہ دھرم میں گدھا، بچر	۹۲	شیعہ دھرم میں عورت کو زنگا
"	چمکا ڈر، گھوڑا سب حلال	"	کر کے فرج کو دیکھنا اور اس
"	ہیں۔	"	میں انگلیاں ڈال کر کھیلنا
۹۸	شور با حلال بوشیاں حلال	"	بہت لذیذ ہے
۹۹	امام باقرؑ نے بیت الخلا سے روٹی کا	۹۵	مرنے وقت لہجے کے منہ سے
"	ٹکڑا اٹھایا۔ غلام نے کھایا	"	اور لنگھ سے منی نکلتی ہے
"	جنت واجب ہو گئی۔	"	ساس سے زنا کرنے پر بیوی
۱۰۲	ایرانیوں کا کلمہ	"	کبھی بھی حرام نہیں ہوتا۔
۱۰۳	آخری گزارش	۹۷	شیعی دھرم کے یافتہ جعفریہ
۱۱۰	شیعوں سے مقاطعہ قرآن	"	کے فقہی مسائل۔
	حدیث کی روشنی میں ضروری		
	ہے		
۱۲۱	خینی کا وصیت نامہ		

انتساب

اس مجاہدِ اعظم، بطلِ حریت، سرخیلِ اہل سنت، میر کاروانِ حنفیت
امیرِ عزیمت، کے نام! جس نے اپنی زندگی ناموسِ رسالت کے جانثاروں
کی مدحِ سرائی میں گزارنے کا عزم کیا تو عبداللہ بن سبا کی معنوی اولاد اور
ان کے ہی خواہوں کی ملی بھگت سے اس مردِ مجاہد کی زندگی جیل کی کال کوٹھڑی
میں گزری مگر ان کے پاس لے استقلال میں ذرہ بھر جنبش نہ ہو سکی۔

اے رب ذوالجلال! شہیدِ ناموس صحابہ حضرت مولانا حق نواز صاحب
جنگوی نور اللہ مرقدہ کی ذات پر ان گنت کرم فرما، درجات بلند فرما!
مجھ جیسے ناکس کو اُسکی تحریکِ تحفظ ناموس صحابہ کا شیدائی بنا۔ اپنے محبوب
سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانوں سے قلبی نکاو اور ان کی حرمت و
عزت پر مرمٹنے کے لئے ہماری جانیں قبول فرما۔ آمین شہ آہیں۔

احقر ابو الوفا فاروقی عفی اللہ عنہ

مدرس جامعہ عربیہ صدیقیہ جامع مسجد صدیق اکبر۔ بلاک جے

پاکستان بازار

اورنگی ٹاؤن ۱/۲ اراچی ۷۴

بروز منگل ۱۱ ذی قعدہ ۱۴۱۳ھ ۳۱ مئی ۱۹۹۳ء

بسمتائے

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلوة والسلام على

علی رسولہ الکریم -

اما بعد ۔ بندہ احقر عبدالرحمن ہوشیار پوری زبانیہ طالب علمی سے
برادر مکرم مولانا ابوالوفا محمد قاسم فاروقی صاحب مدظلہ کو جانتا ہے
کہ چونکہ ۱۹۷۵ء میں بندہ ملتان کی معروف دینی درسگاہ خیر المدارس میں
زیر تعلیم تھا، وہیں مولانا فاروقی صاحب بھی تعلیم حاصل کرتے تھے۔ مولانا سے
ایک گورنر قلمی تعلق تھا چونکہ ہم اکثر کتب کا تکرار انہیں سے کراتے تھے۔ مولانا
صاحب میرے جیسے کم فہم طلبہ کو چٹکیوں میں سبقت سمجھا دیتے تھے۔

انہیں دنوں مولانا صاحب نے انہی صفحات پر مشتمل ایک کتاب
لکھی جو بریلویت کے متعلق تھی، جن کے غلط عقائد پر بڑی تفصیل سے روشنی
ڈالی گئی تھی وہ سجدہ پسند کی گئی تھی۔ اس وقت اساتذہ کرام بالخصوص
مولانا عتیق الرحمن صاحب مرحوم اور مولانا غلام مصطفیٰ صاحب مرحوم نے سجدہ
تعریف کی تھی۔ اب زیر نظر رسالہ مسٹی "بیشی دھرم" جو نام سے وضاحت
کر رہا ہے کہ اس میں شیعوں کے غلط عقائد و نظریات پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے
خداوند قدوس برادر مکرم مولانا ابوالوفا محمد قاسم فاروقی صاحب کی اس سعی و کوشش

کو شرف قبولیت سے نوازے ۔ آمین ۔ والسلام

احقر عبدالرحمن ہوشیار پوری حل ملتان

بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على

سيدنا محمد وآله وأصحابه أجمعين -

اصابع :

بندہ ابو معاویہ عبدالستار الحسین نے حضرت مولانا ابوالوفاء
محسند قاسم فاروقی صاحب مدظلہ کی کتاب شیعی دھرم کا مطالعہ کیا اور
اور بعض حوالہ جات کو چیک بھی کیا ہے۔ الحمد للہ وہ سب صحیح ہیں۔ بندہ
مولانا کو ذاتی طور پر جانتا ہے اور اچھے خاصے تعلقات ہیں، ماشاء اللہ
مولانا علمی اور عملی شخصیت کے مالک ہیں۔ اور اصلاح امت کا درؤدل
میں رکھتے ہیں اسی جذبہ کے تحت مولانا نے مذکورہ کتاب تحریر کی، اور
میں یہ سمجھتا ہوں کہ مولانا کی اس کتاب کے ذریعے سنی عوام میں بیداری آئے
گی۔ اور یہ بات بھی واضح ہو جائے گی کہ شیعتہ اثناعشری کا دین سے
اور اسلام سے دور کا واسطہ بھی نہیں، آخر میں رب العزت کی دربار میں
دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ مولانا کے رسالہ ہذا کو سنی عوام کے لئے نفع مند
بنائے اور رسالہ کو شرف قبولیت نصیب فرمائیں اور مولانا کی زندگی میں
برکت اور اجر عظیم نصیب فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔
فقط

ابو معاویہ عبدالستار الحسین غفرلہ

رکن مجلس شوری سپاہ صحابہ پاکستان کراچی ویسٹ

یکم مارچ ۱۹۹۳ء

پیش لفظ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْكَرِیْمِ

اما بعد ! رسالہ ہذا کے لکھنے کی ضرورت کچھ یوں محسوس ہوئی کہ مسلک تشیع کے تابکار، خمینی پھٹو، سامراجی ایجنٹ، شروع سے دین اسلام کے خلاف زبان طعن و تشنیع دراز کرتے آئے ہیں اور ہمنوز بھی یہی گوشش کر رہے ہیں کہ کسی طریقہ سے مملکت خداداد پاکستان میں دینی اقتدار کی پائمان ہو اور احیاء دین نہ ہو اور دین اسلام کی سر بلندی نہ ہو، بلکہ خمینی ازم و شیعہ دھرم کا بول بالا ہو۔ مگر انشاء اللہ العزیز ان کا یہ خواب کبھی بھی پورا نہیں ہوگا۔

یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے مختلف علاقوں میں قتل و غارت گری کی جو خونیں ہولی کھیلی گئی اس میں خمینی ایجنٹ ملوث پائے گئے۔ علماء کرام (باخصوص امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہید، مولانا ایثار القاسمی شہید، مولانا عبد الصمد آزاد شہید، جھنگ کے شہداء رخصتہ مولانا احسان اللہ فاروقی شہید، مولانا مختار احمد سیال شہید، علامہ احسان الہی ظہیر شہید، علامہ حبیب الرحمن یزدانی شہید جیسے جید اور مقتدر علماء کرام کو شہید کیا اور قاتل بھی شیعہ لابی ہے۔

پاکستان کی ایک عظیم اور مقتدر سیاسی شخصیت جنرل فضل حق مرحوم کو بھی انہوں نے شہید کیا۔

مگر بندہ کے لئے انتہائی حیرت کا مقام ہوتا ہے کہ جب پاکستانی روزناموں میں شہہ سرخیوں سے یہ خبر لکھی ہوئی ہوتی ہے کہ آج فلاں مذہبی راہنما نے شہید مسلک کے فلاں راہنما سے اہم امور پر تبادلہ خیال کیا تو اس وقت بے ساختہ زبان پر یہ الفاظ آجاتے ہیں کہ ع

چوں کفر از کعبہ بر خیزد کجا مانع مسلمانانی
میں اس قسم کے لوگوں سے جو ہمارے جان سے پیارے ملک کے دشمن ہوں ہمارے مذہب دین اسلام کے دشمن ہوں بلکہ ہماری جان کے بھی دشمن ہوں ان سے اتحاد کی بات کرنا چہ معنی دارد
ہم کو ان سے توقع وفا کی ہے
جو نہیں جانتے وفا کیا ہے

کچھ عرصہ قبل بندہ کراچی گلشن اقبال میں مقیم تھا کہ اخبار میں ایک خبر شائع ہوئی جو میرے لئے اس رسالے کا سبب بنی خبر لوں تھی کہ ”یہی قرآن مجید جسے مصحف عثمانی بھی کہا جاتا ہے یہی قرآن سب کے لئے حجت ہے“ یہ خبر اصل میں اقتباس تھا، عقیل ترائی کی تقریر کا جو اس نے خالق دینا ہال میں ”قرآن حجت ہے“ کے موضوع پر اپنے بیان میں کہی تھی اور اور یہ خبر روزنامہ جنگ کراچی میں مورخہ ۳، محرم اطرام ۱۴۰۸ھ مطابق ۲۸، اگست ۱۹۸۷ء بروز جمعہ المبارک کو شائع کی گئی یہ خبر پڑھ کر از حد

دُکھ ہوا کیونکہ ایک طرف جینی دھرم کا، خلاصہ یہ ہے کہ قرآن مجید صحیح نہیں ہے بلکہ حرف شدہ ہے اور اس کے کاتبین نفوذ باللہ مرشدین اور شراب خور تھے اور دوسری طرف عقیل تہابی کا یہ بیان کہ یہ تضاد بیانی تقیہ کی غمازی کرتی ہے۔

اس لئے انہی دنوں رسالہ لکھنے کا آغاز کر دیا تھا۔ ایک مسودہ تیار ہو گیا تھا مگر وہ اپنی لا بُر پری میں کہیں رکھا تو ذہن سے یہ بات نکل گئی مدتِ مہینہ کے بعد گذشتہ دنوں ایک فقہی مسئلہ کے پیشِ نظر چند کتابوں کو نکالا تو یہ مسودہ بھی نظر آگیا۔ بہر حال احباب کے بار بار اصرار کے پیشِ نظر اس پر نظر ثانی کی گئی اور چند ایک علماء کے پاس برائے تقریظ بھیجا گیا تو واپسی پر برادرِ مکرم مولانا ابو معاذ عبدالستار الحسنین صاحب خطیب جامع مدینہ مسجد بلوچ کالونی اورنگی ٹاؤن پہا کی ہمت افزائی کے تحت مسودہ ہذا برادرِ مولانا محمد اعظم بختیار صاحب کے حوالہ کر رہا ہوں اور اس کی اشاعت کے جملہ حقوق انہی کے حوالہ کرتے ہوئے ایک دینی فریضہ کی ادائیگی سے سبکدوش ہو رہا ہوں اللہ رب العزت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ اس مختصر سے رسالہ کو شرف قبولیت بخشے اور عامۃ المسلمین کو اس سے پورا پورا استفادہ حاصل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

اور اہل سنت سے مؤدبانہ درخواست کرتا ہوں کہ خدا را اپنے ازلی اور ابدی دشمن کو پہچانیں اور عظمتِ صحابہ کرام و اہل بیت عظام کے تحفظ کے لئے اپنی زندگی کو وقف کریں۔ اسی میں ہم سب کی فلاح و

کامیابی ہے ۔

واللہ المستعان وعلیہ التکلیل
والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

احقر ابوالوفا فاروقی غفرلہ جلبانی بلوچ
مدرس جامعہ عربیہ صدیقیہ جامع مسجد صدیقی اکبر ہلاک ہے
پاکستان بازار اورنگی ٹاؤن ۱۱ ۱/۴ کراچی ۷۴
پوسٹ کرڈ نمبر ۷۵۸۰۰

۱۱ ذی قعدہ ۱۴۱۳ھ بمطابق مئی ۱۹۹۳ء
بروز منگل صبح ۹ بجے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن کے متعلق شیعہ نظریہ

قبل اس کے کہ میں دیگر امورِ خفیہ و صرم کے حوالہ جات پیش کروں مگر میں قرآن مجید کی بحث کو مقدم سمجھتا ہوں کیوں اللہ کی اس لائیب کتاب کے متعلق کسی کا نظریہ صحیح ہوگا تو وہ مسلمان ورنہ... آئیے اب دیکھتے کہ شیعوں کا عقیدہ اس کتاب کے متعلق کیا ہے!

(۱) فصل الخطاب ص ۲۱، تحریف قرآن کی روایت شیعہ کی معتبر کتابوں میں موجود جن پر شیعہ مذہب کا مدار ہے۔

(۲) فصل الخطاب ص ۲۲، تحریف قرآن کی روایات دو ہزار سے زائد ہیں۔

(۳) فصل الخطاب ص ۳۱ و مراۃ العقول ص ۱۱۱ مصنف علامہ مجلسی تحریف کا عقیدہ عادت اور عقل کے عین مطابق ہے۔

(۴) الوارنغمانیہ ص ۴۸، قرآن کی تحریف کا عقیدہ رکھنا ضروریٰ دین شیعہ سے ہے۔

(۵) تفسیر مراۃ الانوار و مشکوٰۃ الاسرار سید حسن بشیر بطلوہ تہران ص ۱۱ قرآن میں ہر قسم کی تحریف کی گئی، یعنی کلمات میں، آیات میں، سورتوں میں۔

(۶) فصل الخطاب ص ۳۳۹، تحریف قرآن کی روایات کا انکار کریں تو امامت کے عقیدے کا بھی انکار کرنا پڑتا ہے۔

(۷) اصول کافی طبع جدید، ص ۳۴۴ جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ اس

نے پورا قرآن جمع کیا وہ چھوٹا ہے کیونکہ قرآن سوائے علی بن ابی طالب کے کسی نے جمع نہیں کیا نہ یاد کیا۔

(۸) اصول کافی ص ۶۳ باب النوادر وفضل الخطاب فی تحریف کتاب رب الارباب ص ۳۳۸ میں ہے کہ جو قرآن جبرائیل امین بنی کریم پر لائے تھے وہ سترہ ہزار آیت کا تھا اور سلیم بن قیس کی روایت میں اسٹارہ ہزار آیت کا تھا۔

ذی قدر قارئین! ان مذکورہ بالا آٹھ حوالوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ شیعوں کے مذہب کے نزدیک موجودہ قرآن (جو حقیقتاً منزل من اللہ ہے) اصلی نہیں بلکہ محرف شدہ ہے نیز شیعوں میں سے اگر کوئی شخص اسی قرآن کے متعلق کہے کہ صحیح ہے اور محرف شدہ نہیں تو پھر اس کے پاس مذکورہ بالا حوالہ کا کیا جواب ہے؟ اگر جواب نہیں تو پھر صاف ظاہر ہے کہ عقیل ترابی یا توسیع مولوی نہیں (کیونکہ اگر شیعہ ہوتا تو تحریف قرآن کا عقیدہ رکھتا جبکہ شیعہ مذہب کی بنیاد اسی مسئلہ پر ہے) یا پھر وہ ققیہ کر کے یہ کہہ رہا ہے کہ یہی قرآن سب کے لئے حجت ہے۔

بہر حال ع کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

تحریفِ قرآن کے چند حوالے

(۱) تفسیر مرآۃ الانوار ص ۵ آیت وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا۔ مراد یہ کہ حضرت علیؑ کے وصی ہونے میں کسی کو شریک کرے۔ اے بنی! آپؑ اس سے عدول کریں اور جس کا آپؑ کو حکم دیا گیا اس کی اطاعت کریں پس ان دونوں یعنی ابوبکرؓ و عمرؓ کی اطاعت مت کریں نہ ان کی بات سنیں۔

(۲) تفسیر قمی عربی ص ۲۵۱ امام باقرؑ سے آیت لَبِئْسَ أَشْرَكُكَ يَحْبِبُونَ عَمَلُكَ کی تفسیر اے محمدؐ اگر آپؐ نے ولایت علیؑ کے ساتھ کسی اور کی خلافت کا حکم دیا تو آپؐ کے اعمال ضائع کر دیئے جائیں گے۔ (ترجمہ مقبول مترجم اردو ص ۹۲)

(۳) تفسیر مرآۃ الانوار و مشکوٰۃ الاسرار سید حسن شریف طبع تھران ص ۱۵۸ آیت وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ سے مراد اول (ابوبکر رض) منکر سے مراد ثانی (عمر رض) اور البغی سے مراد ثالث (عثمان رض) ہیں (ترجمہ مقبول اردو ص ۵۵)

(۴) تفسیر عیاشی طبع تھران ص ۲۲۵ آیت إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ اِنْ تَرْجَمَ مقبول اردو ص ۵۱ سے مراد یہ ہے کہ جس نے علیؑ کی ولایت و امامت سے انکار کیا اس کی بخشش نہیں ہوگی۔

(۵) تفسیر صافی ج ۲۶: تفسیر البرہان ص ۳۱۶ شرک کیا ہے!

حضرت علیؑ کی ولایت اور امامت کا انکار

(۶) تفسیر قمی ص ۲۸۶ فَأَسْتَمِمْكَ بِالَّذِي أُوحِيَ إِلَيْكَ
إِنَّكَ نَعْلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ اے بنی آپ اس چیز کو مضبوطی
سے تھامے رکھیں جو حضرت علیؑ کے متعلق آپؑ پر وحی کی گئی ہے یقیناً
آپ سیدھے راستے پر ہیں۔ یعنی اے محمدؐ آپ یقیناً ولایت علیؑ
کے عقیدے پر ہیں اور علیؑ ہی تو صراطِ مستقیم ہیں۔ (ترجمہ مقبول اردو ص ۹۸۲)
(۷) تفسیر مرآۃ الأنوار ص ۱۵۸ آیت وَكَلِمَةً تَكَلِّمًا حضرت موسیٰؑ
کو جو کوہ طور پر کلام ہوا تھا وہ ولایت علیؑ کے متعلق تھا اور حضرت موسیٰؑ
نے دعا کی تھی کہ مجھے علیؑ کا شیوہ بنائے۔

(۸) تفسیر مرآۃ الأنوار ص ۱۵۸ إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَى
أَدْبَارِهِمْ إِنَّهُمْ لَخٰ۟۟۟ امام نے فرمایا مراد ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ ہیں ولایت علیؑ
ایمان نہ لانے کی وجہ سے مرتد ہو گئے، (ترجمہ مقبول ص ۱۱۱) (نورِ ہاشم)

(۹) تفسیر عیاشی ص ۱۳۷ آیت حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ
الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ امام جعفر سے روایت ہے کہ
آیت میں نماز سے مراد بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، فاطمہؑ علیؑ، حسنؑ
حسینؑ ہیں، صلوٰۃ الوسطی سے مراد حضرت علیؑ ہیں اور قانتین سے
مراد ائمہ کی اطاعت ہے۔

(۱۰) رجال کشی ص امام باقر سے روایت ہے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کے بعد تمام صحابہؓ مرتد ہو گئے تھے صرف تین بچ گئے ہیں نے پوچھا وہ
کون ہیں فرمایا، مقدادؓ، سلمانؓ، ابوذرؓ۔

(فاعوذ بالله من هذه الخرافات)

نزالا مذہب زالے عمل

(۱) فرق الشیعہ نوخلق ۹۳۔ آیت۔ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ
دُكْرَانًا وَاِنَاثًا مراد یہ ہے کہ لڑکوں سے وطی حلال ہے اور دلیل
قرآن میں ہے اَوْ يُزَوِّجُهُمْ یا نکاح کرتا ہے لڑکوں اور عورتوں
کے ساتھ۔

(۲) تہذیب الاحکام عربی باب من الزیارات فی فقہ
النکاح) ۴ عن ابن عبد اللہ علیہ السلام قال اذا اتی
الرَّجُلُ الْمَرْءَةَ فی الدبر وہی صائمة لم ینقض صومها و لیس
علیها غُسلٌ۔ یعنی جب عورت صائم ہو تو اس سے وطی فی الدبر کرنے
سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور نہ ہی عورت پر غسل واجب ہے۔

(۳) استبصار عربی، ص ۱۱۲ مسئل ابو عبد اللہ علیہ السلام
عن الرجل یصیب المرأة فیما دون الفرج أعلیها غُسل ان هو
انزل وَلَمْ یَنْزِلْ حَیْ۔ قال لیس علیها غُسل وان لم یَنْزِلْ حَیْ

فلیس علیہ غسل۔ یعنی جعفر صادق سے پوچھا گیا کہ جو شخص عورت سے
وطی فی الدہر کرے کیا اس عورت پر اس صورت میں غسل واجب ہے کہ مرد کو
انزال ہوا فرمایا عورت پر نہیں اور اگر مرد کو انزال نہ ہوا تو اس پر بھی نہیں۔

(۴) تہذیب الاحکام (عربی)، باب تفصیل احکام النکاح ص ۲۴

عن ابی سعید الاحول قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ادنی
ما یتزوج بہ الممتعہ قال کف من بُرّ۔ میں نے جعفر صادق سے
پوچھا ممتعہ کرنے والا کم از کم کتنی اجرت ادا کرے فرمایا ایک مٹھی بھر گندم
کافی ہے۔

(۵) تہذیب الاحکام (عربی)، باب تفصیل احکام النکاح ص ۲۵۳

متی أراد الرجل تزویج الممتعہ فلیس علیہ التفتیش عنہا بل یردہا
فی قولہا۔ یعنی جب آدمی ممتعہ کرنیکا ارادہ کرے تو عورت کے متعلق تفتیش
نہ کرے کہ کون ہے کیسی ہے بلکہ جو کچھ وہ کہے اسے سچ سمجھے۔

(۶) تفسیر منہج الصادقین (فارسی)، ص ۳۷۴ ج ۲ قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم من تمتع مرتۃ درجتہ کدرجۃ الحسن
ومن تمتع مرتین درجتہ کدرجۃ الحسین ومن تمتع
ثلث مرات درجتہ کدرجۃ علی۔

یعنی ایک مرتبہ ممتعہ کرنے والے کا درجہ حسنؑ، دو دفعہ کرنے
والے کا درجہ حسینؑ تین دفعہ کرنے والے کا درجہ علیؑ اور چار دفعہ
ممتعہ کرنے والے کا درجہ محمدؐ رسول صلی اللہ علیہ وسلم جیسا ہے۔

(لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ)

(۷) من لا يحضره الفقيه (عربی، ص ۲۶۳) امام باقر فرماتے

ہیں: "وإن زنى رجل بامرأة ابنه وامرأة ابیه أو بجارية

ابنه أو بجارية أمة فإن ذلك لا يجرهما على زوجها

یعنی اگر کسی نے اپنی بہویا اپنی سوتیلی ماں سے زنا کیا، یا بیٹے

یا باپ کی لونڈی سے زنا کیا تو اس کا یہ فعل اس پر اس کی بیوی حرام

نہیں کر سکتا۔

(۸) تہذیب الاحکام (عربی، ص ۲۰۹ وضیۃ) (باب من لا

یجرم نکاحہن بالاسباب دون الانساب، ومن فجر بفلان

اوقیہ لم تحل له اختہ ولا أمہ ولا بنتہ ابدًا۔ یعنی جس

نے کسی بڑے سے بد فعلی کی اس شخص کے لئے اس بڑے کی بہن، ماں

اور بیٹی ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئی۔

کلمہ طیبہ کی تائید شیعہ کتب سے

(۱) من لا یحضرہ الفقیہ (عربی) ص ۱۷ لان اصل الایمان انما هو شہادتان فنجعل شہادتین کما جعلہ فی سائر الحقوق شاہدان فاذا اقر العبد باللہ عزوجل بالوحدانیۃ واقرا للرسول صلی اللہ علیہ وسلم بالرسالة فقد اقر بجملة الایمان - یعنی اس لئے ایمان کی بنیاد دو گواہیاں ہیں - پس جب انسان اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرے اور رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کرے تو اس نے تمام ایمان کا اقرار کر لیا۔ ذی قدر قارئین معلوم ہوا کہ کلمہ کی فقط دو ہی جزیں ہیں۔ تمام انبیاء علیہم السلام کے خلفاء تھے تو پھر سوال یہ ہے کہ مابقی انبیاء نے اور ان کے خلفاء نے اور گزشتہ امتوں میں سے کسی نے بھی کلمہ کی دوسری جز کے ساتھ تیسری جز کا اضافہ نہیں کیا تو ان خلیفہ ایکٹیوں نے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک کلمہ میں تیسری جز کا اضافہ کیوں کیا؟ کیا یہ بددیانتی اور بے دینی نہیں؟ آپ خود سوچیں۔

عہ ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔

(۲) حیات القلوب (فارسی) ص ۱۲ و بسوئے قلم وحی نمود کہ

بنویس تو جید مرا، پس قلم ہزار سال مد ہوش گردید از شنیدن کلام الہی و چون بہ ہوش باز آمد گفت پروردگار چہ چیز بنویسم فرمود کہ بنویس

لا اِلهَ اِلاَّ اللّٰهُ محمد رسول اللّٰہ - یعنی اللہ نے قلم سے فرمایا کہ میری توحید لکھ۔ پس قلم ہزار سال تک بے ہوش رہا۔ بوجہ کلام الہی کے سننے کے، جب ہوش میں آیا تو کہا اے پرورگار کیا چیز لکھوں تو اللہ نے فرمایا لکھ۔ لا اِلهَ اِلاَّ اللّٰهُ محمد رسول اللّٰہ۔

(۳) حیات القلوب ج ۲۵۴ آدم گفت خداوند چوں مرا آفریدی نظر کردم بسوئے عرش تو دیدم کہ در آں نوشته بود لا اِلهَ اِلاَّ اللّٰهُ محمد رسول اللّٰہ یعنی آدم علیہ السلام نے کہا جب اللہ نے مجھے پیدا کیا تو میں نے عرش کی طرف دیکھا وہاں کلمہ طیبہ لا اِلهَ اِلاَّ اللّٰهُ محمد رسول اللّٰہ لکھا ہوا تھا۔

(۴) حیات القلوب ج ۱۰۳ چوں ثالث شب گزشت حق تعالیٰ جبرائیل را امر کرد چار علم از بہشت زمین اور و علم سبز را بر کوہے قاف کرد۔ و براں بر سفیدی دوسطر نوشتہ بود لا اِلهَ اِلاَّ اللّٰهُ محمد رسول اللّٰہ یعنی جب تہائی حصہ شب کا گزر گیا تو اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ چار جھنڈے بہشت سے زمین پر لائے اور سبز جھنڈے کو کوہ قاف پر گاڑ دے اس جھنڈے پر سفیدی سے دوسطروں میں لا اِلهَ اِلاَّ اللّٰهُ محمد رسول اللّٰہ لکھا ہوا تھا۔

(۵) حیات القلوب ج ۱۰۲ و بر ہر قندیل نوشتہ بود لا اِلهَ اِلاَّ اللّٰهُ محمد رسول اللّٰہ یعنی جنت کے ہر چراغ پر لا اِلهَ اِلاَّ اللّٰهُ محمد رسول اللّٰہ لکھا ہوا تھا۔

(۶) حیات القلوب ج ۱۰۱ پس وحی نمود کہ اے محمد

بروسوئے مردم و امرکن ایشان را کہ بگویند لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ محمد رسول الله
 بنی اللہ تقائے نے وحی کی کہ اے محمدؐ پس جائیے اور لوگوں کو حکم دیجئے
 کہ وہ کہیں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ محمد رسول الله

۷۱) حیات القلوب ج ۲۴۵، پس کے بلند نمی کند صدا بکلمہ اخلاص
 و شہادت لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مگر آنکہ بلند می کنند بآں صدا شہادت محمد رسول الله
 و آذان و اقامت و نماز عید و جمعہ و اوقات حج و ذرہر خطبہ،
 یعنی جو بھی کلمہ اخلاص و شہادت لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سے آواز بلند کرتا ہے وہی شہادت
 محمد رسول الله کی دیتا ہے۔ آذان، اقامت، نماز عیدین، نماز جمعہ
 اوقات حج اور ایک خطبہ میں

قارئین گرامی۔ اس روایت نے اہل تشیع کے جملہ فاسد منصوبوں
 کو خاک میں ملایا اب بھی اگر کوئی اس کلمہ سے انحراف کرنے تو اس کو قلب کا
 کوڑھ اور مخبوط الحواس ہی کہیں گے۔

(۸) من لا یحفرہ الفقیہ (عربی) ج ۹ قال الصادق علیہ
 السلام فاذا اخضرتکم موتا کم فلقنوہم شہادۃ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 محمد رسول الله یعنی جعفر صادق نے فرمایا کہ جب کوئی بستر مرگ پر
 ہو اور تم اس کے پاس جاؤ تو اس کو شہادت کی تلقین کرو۔

(یعنی سینوں کے کلمہ کی)

لیجئے جناب۔ جس فقہ پر شیعوں کو ناز ہے اگر اس کے بانی واقعی
 جعفر صادق ہیں تو ان کا اپنا فتویٰ ہی ہے جو مذکور ہوا۔ یعنی ان کا

عقیدہ یہ ہے کہ بغیر اس کلمہ کے آخرت میں رستگاری مشکل ہے تو پھر
 سامراجی ایجنٹوں کی جبرِ ثالث عَلٰی وَحٰی اَللّٰہِ وَصٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ کا ثبوت
 نہ قرآن میں ہے نہ ہی نبوی فرمان میں اور نہ ہی زمین میں نہ آسمان میں۔
 معلوم ہوا کہ یہ ان کی اپنی اختراع ہے اور یہ ان کے دجل پن کا پتہ
 ثبوت ہے نیز یہ اتباع ہے بنی اسرائیل کے ان یہودی علماء کی جو آسمانی
 کتابوں میں تغیر و تبدل کر لیا کرتے تھے۔

يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ .

وہ صیادِ عطرِ مل کے چلا ہے گلاب کا

الشرے اسیری بلبل کا اہتمام

ع ظالم ابھی ہے فرصتِ توبہ نہ دیر کر

وہ بھی گرا نہیں جو گرا پھر سنبھل گیا

نکاح کے متعلق روایات

(۱) تہذیب الأحکام (عربی طبع تہران، باب تفصیل احکام النکاح۔ عن أبي جعفر عليه السلام قال انما جعلت البينة في النكاح من اجل المولىث۔
جعفر صادق نے فرمایا کہ نکاح میں گواہوں کی حاجت محض میراث

کو ثابت کرنا ہے

(۲) فروع کافی ج ۲۴ (طبع تہران، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا یتزوج المؤمن الناصبۃ المعروف بذالك یعنی جعفر صادق نے فرمایا کوئی مؤمن مرد کسی ایسی عورت سے نکاح نہ کرے جو سنی ہونے کے باعث (معروفہ) یعنی جانی پہچانی ہو۔

(۳) فروع کافی ج ۲۵ عن الفضیل بن یسار قال سالت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن نکاح الناصبۃ فقال لا واللہ ما یحل۔ فضیل کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر سے پوچھا کہ سنی مرد شیعہ عورت سے نکاح کر سکتا ہے فرمایا نہیں اللہ کی قسم شیعہ عورت سنی مرد کے لئے حلال نہیں۔

(۴) فروع کافی ج ۳۵ عن عبد اللہ بن سنان عن ابی عبد اللہ قال سألہ ابی وانا أسمع عن نکاح الیہودیۃ والنصرانیۃ فقال نکاحہما احب الی من نکاح الناصبۃ۔ عبد اللہ بن

سنان کے والد نے امام جعفر سے پوچھا: ابن سنان کہتا ہے کہ میں
سن رہا تھا کہ یہودیہ یا نصرانیہ سے نکاح کے متعلق فرمایا سنی عورت کے
مقابلہ میں یہودیہ یا نصرانیہ عورت سے نکاح کرنا مجھے زیادہ محبوب ہے
نوٹ:

روایت ۲۰۰ اپنی الفاظ کے ساتھ استبصار ج ۳ پر بھی
مذکور ہے ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

(۵۱) من لا یحضرہ الفقیہ، ج ۳، باب النکاح، لاینبغی
للرجل المسلم من ان یتزوج ابنتہ ناصبیا ولا یطرحها عندہ
قال مصنف هذا الكتاب من نصب حربا للآل محمد علیہ السلام
فلا نصیب لہم فی الاسلام فلذلك حرم نکاحہم یعنی کسی
مسلمان مرد کے لئے جائز نہیں کہ وہ سنی عورت سے نکاح کرے۔ اور شیعہ
مرد اپنی بیٹی کسی سنی کو نہ دے اگر نکاح ہو چکا ہے تو سنی کے پاس مت
رہنے۔۔۔۔۔ جس شخص نے آل محمد کی مخالفت کی اس کا اسلام
میں حقہ نہیں اس وجہ سے ان سے نکاح حرام ہے۔

(۶۱) تہذیب الاحکام ج ۳، باب من یحرم
ذکاحہن بالاسباب وون الانساب، عن الفضیل بن یسار
قال سألت أبا جعفر علیہ السلام عن المرأة العارفة هل
أزوجها الناصب قال لا۔ لان الناصب کافر۔ فضیل کہتا ہے
کہ میں نے امام باقر سے پوچھا سنی عورت سے نکاح متعلق تو فرمایا نہیں

کیونکہ ناصبی کافر ہے

(۷) اللمعة الدمشقية ص ۲۳۲-۲۳۵-۲۳۶ مسئلہ کفایت

ولا يجوز للناصب التزويج بالمؤمننة لان الناصبي شر من اليهودي والنصراني - یعنی سنی مرد کا شیعہ عورت سے نکاح حرام ہے کیونکہ سنی یہودی اور نصرانی سے زیادہ برا ہے۔

(۸) اللمعة الدمشقية ص ۲۳۲، ۲۳۵، ۲۳۶ مسئلہ کفایت

تزوج المؤمن بالناصبه سواء الدائم او المتعة - یعنی شیعہ مرد کا نکاح سنی عورت سے بھی حرام ہے خواہ دائمی ہو یا متعہ، اب اس موضوع کو ایک فتویٰ ختم کرتا ہوں۔ ملاحظہ ہو۔

(۹) اللمعة الدمشقية ص ۲۳۲ عن عبد الله بن

يعفور عن ابي عبد الله عليه السلام قال واياك ان تغسل من عسالة الحمام وفيها تستجمع عسالة اليهودي والنصراني والمجوسي والناصب لنا اهل بيت فهو شرهم فان الله تعالى لم يخلق خلقا نجس من الكلب وان الناصب لنا اهل البيت لا نجس منه

یعنی ابن یعفور جعفر صادق سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا حمام کے اندر عسالہ میں غسل نہ کرنا کیونکہ اسمیں یہودی، نصرانی، اور ناصبی یعنی سنی کا عسالہ جمع ہوتا ہے ان سب سے ناصبی زیادہ بُرا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے کتے سے نجس کوئی چیز پیدا نہیں کی مگر ناصبی (سنی)

تو کتے سے بھی زیادہ پلید ہے۔

نوٹ ، کتاب الوسائل جامع عباسی ، الروضة البیہ وغیرہ
شیخ کتب میں بھی یہی فتویٰ درج ہے۔

لفظِ ناصبی کی تعریف

مذکورہ بالا روایات میں جس گروہ کو طعن و تشنیع اور بغض و عداوت
کا نشان بنایا گیا ہے اس کے لئے لفظِ ناصبی استعمال کیا گیا ہے۔
آئیے دیکھتے ہیں کہ شیخ کتب میں لفظِ ناصبی کی تعریف کیا ہے
اور اس سے کیا مراد ہے!

(۱) الْوَارِثُ عَمَانِيٌّ ص ۱۱۵ وَلَعَلَّكَ تَقُولُ اَنْ مَخَالِفِنَا
يَزْعَمُونَ اَنَّهُمْ لَا يَبْغُضُونَ عَلِيًّا وَهَذَا مِنْهُمْ بَاطِلٌ وَقَدْ رَوَى
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ عِلَاقَةَ بَغْضِ
عَلِيٍّ تَقْدِيمٌ غَيْرُهُ عَلَيْهِ وَتَفْضِيلُهُ عَلَيْهِ يَعْنِي شَيْدَ تَمَّ كَبُو كَه
ہمارے مخالف سمجھتے ہیں کہ وہ حضرت علی کو برا نہیں سمجھتے یہ خیال باطل
ہے کیونکہ بنی کریمؐ نے حضرتؑ سے بغض کی یہ علامت بتائی ہے کہ حضرت
علیؑ پر کسی کو فضیلت دیجائے اور اس سے کسی کو مقدم سمجھا جائے۔

(۲) اسْتَبْصَارٌ ص ۱۱۱ عَنْ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
اِنَّهُ لَيْسَ النَّاصِبُ مِنْ نَصْبٍ لَنَا اَهْلَ بَيْتٍ فَانْه لَا تَجِدُ
وَلَا تَقُولُ اَنَا ابْغُضُ مُحَمَّدًا وَاَوْالَ مُحَمَّدٍ وَلَكِنَّ النَّاصِبَ مِنْ

نصب لکم وهو یعلم انکم تلوننا وانتم شیعتنا یعنی جعفر صادق فرماتے ہیں کہ ناصبی وہ ہیں جو ہم اہل بیت کی مخالفت کرے کیونکہ ایسا آدمی کوئی نہیں ملے گا جو کہے کہ میں محمدؐ وال محمدؐ سے بغض رکھتا ہوں بلکہ ناصبی وہ ہے جو تمہاری مخالفت کرے یہ جانتے ہوئے کہ تم ہمیں دوست رکھتے ہو اور ہمارے شیعہ ہو۔

(۳) حق الیقین ص ۷۸ : ملا باقر مجلسی بیان کرتا ہے کہ ابن ادریس نے کتاب سرائر میں کتاب میں کتاب مسائل محمد بن علی عیسیٰ سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے حضرت علی نقی کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم ناصبی کے جاننے اور پہچاننے میں اس سے زیادہ محتاج ہیں کہ حضرت امیر المومنین پر ابو بکرؓ کو مقدم جانے اور ان دونوں کی امامت کا اعتقاد رکھے۔ حضرت نے جواباً فرمایا سر جو شخص یہ اعتقاد رکھتا ہے وہ ناصبی ہے۔

اہل بیت کے متعلق شیعی عقیدہ

حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کو بشت سے لے کر وفات تک جو کسب علم و عمل کا اہل بیت بنی ہونے کے سبب اور گھر ہی میں حضورؐ کی تربیت کے سبب جو زیادہ موقع حاصل ہوا اتنا موقع حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عائشہؓ کو حاصل نہیں ہوا۔ (ملاحظہ ہو دفاع اسلام ص ۵۲)

بنات رسولؐ کے متعلق شیعی عقیدہ (حضورؐ کی صرف ایک بیٹی تھی)

علامہ حسین بخش جاڑا لکھتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف ایک بیٹی تھی جس کا نام فاطمہ زہراؓ تھا۔ کتب اہل سنت میں بھی اسی ایک شہزادی کے فضائل مروی ہیں اگر کوئی دوسری لڑکی ہوتی تو فضائل و مناقب اہل بیت کے باب میں کہیں تو ذکر خیر ہوتا۔

(ملاحظہ ہو احباب رسول ص ۴۵)

خلفاء ثلاثہ کے متعلق شیعی عقیدہ

حضرت ابو بکرؓ کا فر ظالم، فاسق تھے۔ (نحوذ باللہ)

۱۔ پس آپؓ ابو بکرؓ کو رد مخالفت آیت کریمہ است و ہر کہ مخالفت قرآن حکیم کند بنص قرآن کافر فاسق ظالم است۔ (ملاحظہ ہو حق الیقین ص ۱۵۷ ج ۱)

یعنی جو کچھ ابوبکرؓ نے کیا، وہ قرآنی آیت کے خلاف ہی کیا ہے
اور جو قرآن کی مخالفت کرتا، وہ کافر، فاسق اور ظالم ہے

۲۔ قطب راوندی و دیگران روایت کردہ اند کہ چون کفار قریش
نزدیک غار رسیدند، ابوبکر اضطراب را از حد گذرانید و خواہست کہ
ایشان ملحق شود چنانچہ در باطن ایشاں بود۔

(ملاحظہ ہو حیات القلوب ج ۳ ص ۳۳۲ و مکالمات حسینہ ص ۲۵)

یعنی قطب راوندی وغیرہ نے روایت کی ہے کہ جب کفار قریش
غار کے نزدیک پہنچے تو ابوبکرؓ کا اضطراب حد سے زیادہ ہو گیا اور چاہا
کہ باہر نکل جائیں اور کافروں سے مل جائیں جیسا کہ باطن میں ابوبکرؓ کافروں
کے ساتھ تھا۔ (نعوذ باللہ)

۳۔ علی بن ابراہیم روایت نموده کہ تین حضرت رسولؐ است و تین
حضرت امیر و طور سینین حسن حسینؑ اند و بلدائین آئمہ و مراد بانسان
درین سورۃ ابوبکرؓ است، باسفل درکات جہنم می رود،

(حیات القلوب ج ۳ ص ۱۵۶۔ تفسیر قمی ج ۲ ص ۲۲۵۔ تفسیر صافی ج ۲ ص ۸۳۲)

چنانچہ علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ تین سے مراد حضرت رسولؐ
ہیں، اور تینوں سے مراد حضرت امیر المؤمنینؑ ہیں اور طور سینین سے
مراد حسنؑ و حسینؑ ہیں اور بلدائین سے مراد آئمہ کرامؑ ہیں اور انسان سے
مراد جو اس سورۃ میں ہے ابوبکرؓ ہیں جو جہنم کے سب کے نچلے طبقہ میں
جائے گا۔ (نعوذ باللہ)

۴۔ کون لکھا پڑھا نہیں جانتا کہ ابوبکر رضی چالیس سال کی عمر میں مسلمان ہوا تھا۔ اسلام لانے سے پیش تر وہ کافر اور بُت پرست تھا، شراب خور اور زانی تھا۔ (کلید منظرہ ص ۱۱۸ و بہم مسموم ص ۲۶۴)

۵۔ اگر اہل دنیا نے ثلاثہ کو امام بنایا ہے تو مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی اہل دنیا نے امام بنایا ہے۔ جناب ابوبکر رضی اور مرزا صاحب میں کوئی فرق نہیں۔ (ملاحظہ ہو جاگیر فدک ص ۵۹ از غلام حسین بھٹی ملعون)

حضرت سیدنا عمر بن خطابؓ کے متعلق بدگویی

۱۔ عاقل و مجاہد آلِ ہست کہ شک نماید در کفر عمرؓ ملعون و کفر کسے کہ عمرؓ لعین را مسلمان داند۔ (نور بالک)

(حیات القلوب ص ۲۸ ج ۱ جلاء العیون ص ۴۵)
عقل مند کے لئے کوئی گنجائش ہے کہ وہ شک کرے عمرؓ لعین کے کفر میں، اور اس شخص کے کفر میں جو عمرؓ کو مسلمان جانے۔

۲۔ بدترین خلق خدا عمرؓ بن خطاب است، (جلال العیون ص ۱۳۲)
خدا کی ساری مخلوق سے بدتر عمرؓ بن خطاب ہے۔

۳۔ عمرؓ نے مرتے دم تک شراب ترک نہ کی۔

(کلید منظرہ ص ۱۳۵ والنوارِ نہایتہ ص ۶۳ ج ۱)

۴۔ یہ شیعوں پر اتہام ہے کہ حضرت ثانی کو کافر سمجھتے ہیں یا ان پر سب و شتم کرتے، ہاں یہ درست ہے کہ ان کو مومن

نہیں جانتے۔ (تجلیات صداقت ص ۱۸)

۵۔ عن أبي جعفر في قول الله تعالى لما قضى الأمر قال هو الثاني وليس في القرآن شيء قال الشيطان الا وهو الثاني۔

(تفسیر عیاشی ص ۲۲۲، تفسیر صافی ص ۸۸۵، تفسیر ابرہان ص ۳۱)

ترجمہ مقبول ص ۵۱۲، بحار الانوار ص ۲۲۵)

حضرت امام باقر علیہ السلام نے قرآن کریم کی اس آیت لما قُضِيَ الْأَمْرُ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن میں جہاں بھی شیطان کا لفظ آیا ہے اس کے مراد حضرات عمرؓ ہیں۔ (نعوذ باللہ)

حضرت سیدنا عثمانؓ کے متعلق شیعی نظریات

۱۔ ہر کہ اعتقاد دارد کہ عثمانؓ مظلوم کشته شدہ در روز قیامت گناہش بیشتر از گناہ جہنمی کہ گو سالہ پستیدند۔

(حق یقین ص ۲، تہذیب البین ص ۴۶۹)

جو آدمی یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ حضرت عثمانؓ مظلومیت کی حالت میں قتل کئے گئے، ہیں قیامت کے دن اس آدمی کے گناہ پچھرا پورجنے والوں سے زیادہ ہونگے۔

۲۔ پوری دنیا میں یہ پہلا خلیفہ ہے جس نے شرم و حیا کا بارڈر توڑ کر اپنی بیوی کے مردہ سے ہمستری کی۔ (معاذ اللہ)

(قول مقبول ص ۴۲۲)

۳۲۔ عثمان کا باب عفاں دف بجایا کرتا تھا اور لوگ اس سے
محنت (دبر زنی) کا کام لیتے تھے۔ اور دل لگی کرتے تھے۔ معاذ اللہ
(کلید مناظرہ ص ۲۷۱، انوار نعمانیہ ص ۶۵، قول مقبول ص ۳۶، ویرہ)

۳۔ جب ان تمام امور پر غور کیا جائے تو موت کے یہ معنی ظاہر
ہوں گے کہ ثلاثہ کو بدترین مخلوق سمجھا جائے۔
(کلید مناظرہ ص ۲۴۱، لغز باشد)

۵۔ حضرت امیر فرمود کہ عثمانؓ را دفن کردند و حال آنکہ سہ روز بود
کہ او را در ضایل انداختہ بودند و سگال یک پاسے او را بریدہ بودند
(حق الیقین ص ۲۰۳، انوار نعمانیہ ص ۱۱۸، کلید مناظرہ ص ۲۰۲،
بغوت امیر ص ۱۸۵، تہذیب المتین ص ۴۶۹)

حضرت سیدنا علیؓ کے متعلق شیعہ تطہیر

۱۔ چوں شب شد علیؓ فاطمہؓ را بردار ز گوشی سوار کرد و دست حسنینؓ را
گرفت، و نخانہ ہر یک از اہل بدر از مہاجرہ و انصار برفت و حق امامت و
خلافت خود را بیاد ایشاں آورد و طلب باری از ایشاں کرد۔

(حق الیقین ص ۱۴۲، منار الہدیٰ ص ۱۴۱، جلال العیون ص ۱۴۱،
تہذیب المتین ص ۲۹۶، احتجاج طبرسی ص ۱۵۳، التواریخ ص ۱۵۳، بیت الاقران ص ۱۴۱،
انوار نعمانیہ ص ۱۰۶، کتاب سلیم بن قیس الہمدانی ص ۸۲)

(طبع بیروت)

ترجمہ، یعنی جب رات ہوئی تو حضرت علیؑ نے حضرت فاطمہؑ کو گدھے پر سوار کیا، اور حسنؑ و حسینؑ کے ہاتھ پکڑے اور جنگ بدر میں شریک ہر مہاجر و انصار کے گھر گئے اور اپنی امامت و خلافت کا ان کو بتلایا اور ان سے مدد طلب کی۔

۲۔ پس ان کافران ریمانی در گردن آنحضرت انداختند و بسوئے مسجد کشیدند (جلال العیون ص ۱۴۴، حق التیقین ص ۱۲۲، احتیاج طبری ص ۸۲، عین الجنۃ ص ۱۳۱ تجلیات صداقت ص ۴۲ رجال کشی ص ۴۱ و ذکر سلمان حد حیدری ص ۲۸۲ طہران و چودہ ستارے ص ۸)

ترجمہ۔ پس ان کافروں نے حضرت علیؑ کی گردن میں رسی ڈالی اور مسجد کی طرف کھینچ کر لے گئے

۳۔ باقر مجلسی نے حضرت فاطمہؑ سے یہ اعترافات در حق علیؑ نقل کئے ہیں۔ حضرت فاطمہؑ نے حضورؐ سے حضرت علیؑ کی شکایت کرتے ہوئے کہا یہ بڑے پیٹ والا آدمی ہے، ہاتھ اس کے اونچے ہیں اس کے ہڈیوں کے بند دھنسنے ہوئے ہیں، سر کے اگلے بال بھی اڑے ہیں، آنکھیں بڑی ہیں، دانت اس کے کھلے رہتے ہیں، اور مال اس کے پاس کچھ نہیں (جلال العیون ص ۱۲۲ تفسیر قسسی ص ۳۳۶) ترجمہ مقبول ص ۵۲: یہ ہے حضرت علیؑ کی شکل و صورت کا نقشہ۔

(لاحول ولا قوۃ الا باللہ)

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال جاءت اہلۃ

اَتَىٰ عُمَرُ فَقَالَتْ اِنِّی زَنِیْتُ فَطَهِّرْنِی فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ فَاَخْبَرَ
 بِذٰلِكَ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ فَقَالَ کَیْفَ زَنِیْتَ فَقَالَتْ
 مَرَرْتُ بِالْبَادِیَةِ فَاَمَّا لِی عَطَشٌ شَدِیْدٌ مَا سَقِیْتُ اَحْرَابِیًّا فَاَنِی
 اَنْ یَسْقِیْنِی اِلَّا اَمَکْنَهُ مِنْ نَفْسِی فَلَمَّا اَجْهَدَنِی عَطَشٌ
 شَدِیْدٌ وَخَفْتُ عَلٰی نَفْسِی سَقَانِی فَاَمَکْنَهُ مِنْ نَفْسِی فَقَالَ
 اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْهِ السَّلَامُ هٰذَا اَنْتِ وَرَبُّ الْکَعْبَةِ .

(فروغ کافی ج ۱۱ کتاب النکاح و مسائل الشیخ ص ۴۲)

حضرت جعفر صادق ص سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت عمرؓ
 کے دربار میں آئی اور کہا کہ میں نے زنا کیا ہے لہذا مجھے پاک کر دیجیے
 تو حضرت عمرؓ نے اس کو سنسار کرنے کا حکم دیا، اس کی اطلاع حضرت
 علیؓ کو ہوئی تو انہوں نے عورت سے پوچھا کہ تو نے زنا کیسے کیا، عورت
 نے کہا کہ میں جنگل میں گئی سخت پیاس سے میری جان نکلنے کو تھی کہ میں نے
 ایک اعرابی سے پانی مانگا۔ اس نے پانی دینے سے انکار کیا مگر اس
 شرط پر کہ میں اس کو اپنے آپ پر موقع دوں۔ جب میں پیاس کی وجہ سے
 مجبور ہوئی تو ہلاکتِ جان کے خوف سے راضی ہو گئی اس نے مجھے پانی
 پانی پلایا اور میں نے اپنے آپ پر اس کو موقع دیا تو اس پر حضرت علیؓ
 نے کہا کہ رب کعبہ کی قسم یہ تو نکاح ہے ۔ (نعوذ باللہ)

۵۔ الاوانہ سیامرکم لبسی و ابراۃ منی فاما السب فسبونی فانه
 فانه لی زکوۃ و لکم نجات ، نہج البلاغہ ص ۹۲ اصول کافی ج ۳ مترجم فارسی

امالی طوسی ج ۱۳ جزء ۵ مناقب آل ابی طالب ج ۲۲

یعنی غور سے سنو عنقریب وہ تمہیں حکم دیگا کہ تم مجھے گالیاں دو۔
اور میرے بیزاری کا اعلان کرو۔ تو تم مجھے گالی دینا کیونکہ میرے لئے
گناہوں کا کفارہ اور تمہیں لئے نجات کا ذریعہ ہوگا۔ (نفوذ باللہ)

حضرت علیؑ امام مہدی کے مرید ہونگے

امام مہدی کی آمد پر ایک آواز دینے
والا کہے گا

اے گروہ خلاق! اس است مہدی آل محمد و بنام و نسب و کنیت
جہش و نسب اور ذکر کنند تا علی بن ابی طالب علیہ السلام بیعت
کنید و اطاعت و نمایند تا ہدایت بابیدہ ملاحظہ ہو۔
(مجمع المعارف ص ۸)

ترجمہ اے لوگو! یہ ہے مہدی جو آل محمد سے ہے۔ اس کے دادا کا نام
نسب و کنیت اور مہدی کا نسب ذکر کرے گا، پھر علیؑ اس کی بیعت
اور اطاعت کریں گے۔ تاکہ ان کو ہدایت حاصل ہو۔

.....

حضرت علی کی بے بسی گردن سے پکڑ کر
بغرض بیعت لایا گیا۔ دعوہ باللہ

علی شیر خدا اگھر پر تھے اور

حضرت عمر آئے۔

پس فریاد زدو ایشاں را بخدا سوگند داد فائدہ نہ کرو و ہجوم
آوردند و شیر باں علی و زبیر گرفتند و بردیوار زند و شکستہ پس
عمر و ایشاں را بغض بیرون آورد و کشید تا بیعت کردند۔
دمنار الہدی ۱۳۲۱ ح البقین ص ۱۲۴

حضرت سیدہ فاطمہ نے فریاد کی اور ان کو قسم دی مگر کوئی بھی فائدہ نہ ہوا
اور ان لوگوں نے ہر طرف ہجوم کر کے حضرت علیؑ اور حضرت زبیرؓ کی تلوار
کو پکڑا اور دیوار پر مار کر توڑ دیا پھر عمر رضی اللہ عنہ ان کو گردن سے پکڑ کر
باہر لائے اور کھینچ کر لے گئے یہاں تک کہ ابوبکرؓ کی بیعت کی۔

صحابہ کرام کے متعلق شیعہ عقاید

باب دوم میں مختصر اہل بیت، بناتِ رسولؐ، خلفاءِ راشدین کے متعلق شیعہ عقاید و نظریات پر روشنی ڈالی گئی اب ذیل میں قارئینِ گرامی جمع صحابہ کرامؓ کے متعلق جنی گروہ کی ہفوات و خرافات بھی ملاحظہ فرمائیں۔ تاکہ سادہ لوح سنی مسلمانوں کے سامنے حقیقت واضح ہو جائے۔ کہ شیعیت کا اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں، اور جو سنی کسی لاعلمی کی وجہ سے شیعہ سنی بھائی بھائی کا نعرہ لگاتے ہیں ان کو معلوم ہو جائے کہ یہودی کبھی بھی مسلمان کا خیر خواہ اور بھائی نہیں ہو سکتا۔ اور شیعہ کے یہودی النسل ہونے میں کوئی شک نہیں کیونکہ یہ عید الشہداء سب کی ذریت رحیمہ ہے اور دین دشمنی ان کا خاص مشغلہ ہے، آپ ملاحظہ فرمائیں گے نیز چند حوالہ جات پر مشتمل یہ عنوان بھی آپ ضرور دیکھیں گے کہ قادیانی بھی تحریفِ قرآن کے مرتکب ہوئے۔ اور رافضی شیعہ بھی، جس طرح قادیانی مرزائی خارج از اسلام ہیں، بعینہ اسی طرح شیعوں کا بھی اسلام سے کوئی تعلق نہیں یہ بھی کافر ہیں۔

نیز آخر میں اللہ رب العزت کے متعلق غلیظ نظریات، انبیاء علیہم السلام کے متعلق شیعہ عقائد بھی ملاحظہ فرمائیں گے، بہر حال فقہ جعفری

یا ”شیعی دھرم“ کا مختصر سا خاکہ قارئینانِ گرامی کی خدمت میں پیش ہے۔ امید ہے کہ اس مختصر سے رسالے کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے آپ کی آراء گرامی کی انتظار بھی رہے گی، تاکہ دوسری اشاعت میں آپ کی تجاویز پر غور کیا جاسکے۔

جَلَاءُ الْعُیُونِ ص ۱۳۔ از حضرت صادق علیہ السلام روایت کردہ است غیرتی در حلال روانیت، بعد از آنکہ رسول خدا بعلی و فاطمہ در شب زفاف گفت کارے نہ کنید تا من نزد شما بیایم (لَا حَرَلَ فُلَا وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)

ترجمہ: جعفر صادق سے مروی ہے کہ حلال چیزوں میں غیرت کرنی جائز نہیں اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شب زفاف میں حضرت علیؑ اور فاطمہؑ کو فرمایا جب تک میں نہ آؤں کام نہ کرنا۔

جَلَاءُ الْعُیُونِ ص ۲۹ عِلَلُ الشَّرَائِعِ ص ۱۳۶ حضرت

امیرالمومنین را طلبید کہ حضرت جبرئیل مرا خبر داد از جانب خداوند عالمیال کہ فرزندے برائے تو متولد خواہد شد کہ امت من بعد از من اور اہمید خواہند کرد، حضرت امیر فرمود مرا احتیاج نیست بچیس فرزندے۔

ترجمہ: یعنی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ کو بلایا اور کہا حضرت جبرائیلؑ نے مجھے خدا نے پاک کی طرف سے خبر دی ہے کہ ایک فرزند تمہارے ہاں پیدا ہوگا کہ میری امت میرے بعد اس کو شہید کر دے گی۔ حضرت علیؑ نے کہا مجھے ایسے لڑکے کی کوئی ضرورت نہیں، گویا

حضرت علیؑ نے توفیق حسینؑ کو ناگوار سمجھا۔ (نعموز باللہ)

اصول کافی ص ۳۶۵ عربی ایران، عِلَلُ الشَّرَائِع ص ۲۰۶ =

حیات القلوب ص ۶۱ فارسی مطبوعہ ایران، ثُمَّ أُرْسِلَ إِلَى

فَاطِمَةَ أَنَّ اللَّهَ يَبْشُرُونِي بِمَوْلُودٍ يُؤَلِّدُكَ فَقَتَلَهُ أَمْتِي مِنْ

بَعْدِي، فَارْسَلْتُ إِلَيْهِ أَنْ لَا حَاجَةَ لِي فِي مَوْلُودٍ فَقَتَلَهُ

أَمْتِكَ مِنْ بَعْدِكَ -

ترجمہ! آنحضرتؐ نے حضرت فاطمہؑ کی طرف خبر بھیجی کہ اللہ مجھے خوشخبری

دیتا ہے ایک بچہ کی، جو تم سے پیدا ہوگا۔ میری امت میرے بعد اس کو

قتل کرے گی۔ حضرت فاطمہؑ نے پیغام بھیجی، مجھے ایسے بچے کی ضرورت

نہیں، جس کو آپؐ کی امت آپ کے بعد قتل کرے گی۔ گویا حضرت

فاطمہؑ نے بھی حسینؑ کی پیدائش کو ناپسند کیا۔

نوٹ: یہی عبارت جلال الیون ص ۲۸ خلاصۃ المصاب ص ۳۷

میں بھی ہے۔

حضرت معاویہؓ مخلوقِ خدا میں بدترین انسان ہیں (نعموز باللہ)

حیات القلوب ص ۶۲ فارسی مطبوعہ ایران: بدترین خلقِ خدا

پنچ کس اند، ابلیس و قابیل، فرعون، و شخصی بنی اسرائیل۔ و شخصی این

امت کہ بر کفر و ربا ب او بیعت خواہند کرد و رشام یعنی معاویہ۔

ترجمہ: مخلوقِ خدا میں پانچ آدمی بدترین ہیں (۱) ابلیس (۲) قابیل (۳) فرعون

(۴) ایک شخص بنی اسرائیل کا، اور اس امت کا ایک شخص کہ کفر پر شام میں اس کی بیعت ہوئی یعنی معاویہ

فصل الخطاب ۶۹ کتاب الخصال ج ۴۵ - معاویہ ابن ابی سفیان و فرعون هذه الامة يموت على غير ملية (نعمذ باللہ) ترجمہ: معاویہ بن ابی سفیان اس امت کا فرعون ہے جس کی موت کفر پر ہوئی۔ (مساذ اللہ)

حق الیقین ج ۱۶ - ناری - عمرؓ معاویہؓ را دانستہ در شام تعیین کرد و باو تمہید کرد اگر حق بہ امر المؤمنین برگردد او اطاعت نکند و عمرؓ دانست کہ او کافر و منافق و دشمن اہل بیت است۔

ترجمہ: حضرت عمرؓ نے معاویہؓ کو شام کا حاکم جان بوجھ کر بنایا اور اس کے ساتھ معاہدہ کیا کہ اگر حق علیؓ کی طرف ہو پھر بھی تم نے اطاعت نہیں کرنی اور عمرؓ جانتا تھا کہ وہ کافر، منافق، اور دشمن اہل بیت ہے (نعمذ باللہ)

کلید مناظرہ ص ۲۲ معاویہ بن ابی سفیان مجہول النسب - یہی وجہ ہے کہ اہل سنت کو ہزار بار کہو کہ معاویہؓ مجہول النسب، شارب الخمر، قاتل اہل بیت اور دشمن رسول تھا وہ نہیں مانتے۔

ذی قدر قارئین گرامی: واقعی حضرت معاویہؓ میں اگر یہ خصلتیں اور عادتیں تھیں تو حضرات حسینؓ کریمینؓ نے انکی بیعت کیوں کی تھی اس کا اقرار تو خینی گروہ کے پوپ بھی کر چکے ہیں ملاحظہ فرمائیے رجال کشی ص ۱۱ مطبوعہ مشهد میں ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ

نے فرمایا: یا حَسَنُ ثُمَّ فَبَايَعُ فَعَامُ فَبَايَعُ ثُمَّ قَالَ حُسَيْنٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَسَمُ
فَبَايَعُ فَعَامُ فَبَايَعُ = یعنی اے حسنؑ کھڑے ہو جائیے اور بیعت کیجئے
پس حضرت حسنؑ کھڑے ہوئے اور بیعت کی۔ پھر حضرت حسینؑ کو کہا کہ
کھڑے ہو جائیے اور بیعت کیجئے تو حضرت حسینؑ کھڑے ہوئے۔ اور
بیعت کی۔

کلیدِ مناظرہ ۳۲۸ حیاۃ القلوب ج ۲ = فارسی مطبوعہ ایران

معاویہؓ بن نعین بن نعین ہے۔ وہ اور اس کا باپ ہمیشہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے درپے آزار رہے۔ اور وہ چاہتے تھے، کہ نور
خدا کو بجھادیں۔ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارا لشکر خدا ہے۔
اور معاویہؓ کا لشکر لشکرِ شیطان ہے۔ یہ کہ معاویہؓ و ولد الزنا تھا۔ رفعو ذبا للہ
الْجَهَادُ الْأَكْبَرُ = وَمَعَاوِيَةُ تَرَأْسُ قَوْمِهِ اَرْبَعِينَ
عَامًا وَلَكِنَّهُ لَمْ يَكْسِبْ لِنَفْسِهِ سِوَى لَعْنَةِ الدُّنْيَا
وَعَذَابِ الْآخِرَةِ =

معاویہؓ چالیس سال تک قوم کی سرداری کرتا رہا مگر اس دوران اس
نے اپنے لئے دنیا کی لعنت اور عذابِ آخرت کے سوا کچھ نہیں کمایا۔
سَيْفٌ مِنْ سَيُوفِ اللَّهِ خَالِدٌ بَنَ وَلِيدٌ زَانِي نَهَاءٍ
تہذیب المتین ج ۲، ۳۵۶، مہم مسمومہ ج ۲، خصائل معاویہ
۲۵۴، حق الیقین ج ۱ = مناظرہ بغداد ج ۲، ۳۵۶،
کشف الاسرار ج ۱، تہذیب المتین فارسی مطبوعہ ایران، چودہ ستارے

کلید مناظرہ ص ۱۶۳ و ص ۲۶۳ = قول مقبول ص ۲۶۵
خالدؓ مالک بن نویرہ کو قتل کیا، اور اس کی بیوی سے زنا باجبر کیا۔
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

کلید مناظرہ ص ۱۶۲ = خالدؓ جیسے شقی اور مرتد کو سیف اللہ
کہنا یا اس کی تعریف میں کچھ لکھنا عین کفر اور ارتداد ہے۔
کلید مناظرہ ص ۱۶۲ = خالدؓ اس ولید کا بیٹا ہے جس کا
ولد اطام ہونا قرآن مجید سے ثابت ہے۔ لہذا عداوت اہل بیت
خالدؓ کے خیمہ میں ملی ہوئی تھی، ناپاک اصل آدمی محبت علیؓ
نہیں ہو سکتا۔ (نعوذ باللہ)

مناظرہ بغد اد ص ۱ = بادشاہ نے کہا لوگ
خالدؓ کو سیف اللہ کیوں کہتے ہیں۔ شیخ مناظر نے کہا سیف اللہ
نہیں سیف الشیطان تھا، لیکن چونکہ علیؓ کی دشمنی اور جناب
فاطمہؓ کے گھر جلانے کی کارروائی میں حضرت عمرؓ کے ساتھ
شریک تھا، اس لئے دشمنان علیؓ نے اس کو سیف اللہ کا لقب
دیدیا ہے۔

.....

بعد از وفات پیغمبر علیہ السلام سب صحابہ مرتد ہو گئے تھے

سیلمان گفت مردم ہر مرتد شدند بعد از وفات رسول خدا
چہار نفر -

سیلمان نے کہا کہ سب لوگ مرتد ہو گئے تھے رسول خدا کی
وفات کے بعد - ملا حظہ ہو تفسیر صافی ج ۳ - ۳۰۵ - اصول
کافی کتاب الروضۃ ج ۲۲۵ - عرب، ایران، حق الیقین ص ۲۲
حیات القلوب ج ۲۲۵ - فارسی ایران - تفسیر برہان ج ۳۱۹ -
تفسیر عیاشی ج ۱۹۹ - رجال کشی ص ۱۰۱ - انوار نعمانیہ ج ۱۱
عین الحیوۃ ص ۳، تذکرۃ الأئمہ ص ۳۵ - ترجمہ مقبول ص ۳۳
قول مقبول ص ۵، مناقب ابن آشوب ج ۱۹۵ - وغیر ذلک
کلید مناظرہ ص ۱۳۵، سہم مسموم ص ۴۳۲ (اردو، عمر شام)
روزہ جماع کر لیا کرتا تھا۔

مکالمات حسنیہ ص ۲ (اردو) عمر بحالت جنب نماز پڑھ
لیا کرتا تھا - دنوڑ باللہ

سہم مسموم ص ۴۲۹ (اردو) جناب عمرؓ کو لقب فاروق
یہودیوں نے دیا تھا - نیز اسی صفحہ پر ہے جناب عمرؓ کا جو وہ قرآن
پر ایمان نہیں تھا

جلاء العیون ۴۳ حق الیقین ص ۱۱۱ و غرض حضرت
از فرستادن این لشکر آن بود کہ مدینہ از اہل فتنہ و منافقان خالی
شود، و کسی با حضرت امیر المؤمنین منازعہ نکند تا امر خلافت بر آن حضرت
مستقر گردد۔ یعنی بنی علیہ السلام کی غرض جیشِ سامہ کو بھیجنے کی صرف
یہ تھی۔ مدینہ اہل فتنہ و منافقوں سے خالی ہو جائے اور کوئی آدمی
علی شیر خدا سے مخالفت اور جھگڑا نہ کرے اور خلافت حضرت علی
پہنچے ہو جائے۔

مکالمات حسنیہ ص ۵۹۔ و روایت از عائشہ و انس
بن مالک و عمرو بن العاص و معاویہؓ کند کہ ہر یک از یہ بدترین اہل
روزگار اند۔

حضرت عائشہؓ و انسؓ بن مالک، عمرو بن العاص، معاویہؓ کے
بارے میں یہ عقیدہ و نظریہ رکھتے تھے کہ وہ بدترین زمانہ تھے۔ (نور اللہ)
حیات القلوب فارسی مطبوعہ ایران، کلید صاظرہ ص ۴۲
جاگیر فداک ص ۴۲ = ابن بابویہ بسند معتبر از حضرت
صادق روایت کردہ است، کہ کس بودند کہ بر حضرت رسول دروغ
بسیاری بستند ابوہریرہؓ و انسؓ بن مالک و عائشہؓ۔

ابن بابویہ نے بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے روایت
کی ہے کہ تین اشخاص ہیں جنہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
پر جھوٹ باندھا ہے، ابوہریرہؓ، انسؓ بن مالک، و عائشہؓ۔

خصائل معاویہ $\frac{۳۷۱}{اردو}$ - ابوہریرہؓ جو اور شطرنج کھیلتا تھا - لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

خصائل معاویہ $\frac{۳۷۲}{اردو}$ = ابوہریرہؓ وہ ہستی ہے کہ جھوٹی حدیثیں بنانے کا بادشاہ تھا۔ اس نے عمرؓ اور جناب عائشہؓ نے اس کو سختی سے منع کیا تھا۔ اور صحابی ہو کر یہ جو کھیلتا تھا، بیت المال میں خیانت کی وجہ سے مار بھی کھائی تھی۔

سہم مسموم $\frac{۵۴}{اردو}$ = جناب ابوبکرؓ نے جمہوریت کا جنازہ نکالتے ہوئے بغیر الیکشن کے یا شوری کے اور اصحابؓ نئی کے چیخے چلانے کے باوجود بیت الخلا میں کھڑے ہو کر اس حال میں کہ ان کے پاچھے کا ازار بند (یعنی نالا) ان کی بیوی استہار کے ہاتھ میں تھا۔ عزت مآب بڑی شان والے فاروق اعظم کی خلافت کا اعلان کیا = (معاذ اللہ)

قارئین گرامی - یہ ہے غلام حسین نجفی لعین کی خانہ ساز اختراع - خلیفہ اول بلا فصل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے متعلق کس دیدہ دلیری سے بدتمیزی کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔ میں اس ملعون زمانہ کی ملعون عبارت پر مزید کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہتا، کیونکہ صاحب عقل و شعور اور صاحب ادراک و فہم آدمی کو مذکورہ عبارت پڑھ کر خود بخود ہی محسوس ہونے لگے کہ کس بے غیرتی کا مظاہرہ کیا گیا ہے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے متعلق، صحابہ کرامؓ

کے متعلق اس قسم کے غلط نظریات رکھنے والوں کے متعلق یہی عرض کرتا ہوا جاوے گا۔ کہ

۱۔ اُلٹی سمجھ کسی کو بھی ہرگز خدا نہ دے

دے آدمی کو موت پر یہ بدادانہ دے

ذی وقار قارئین = صحابہ کرامؓ، خلفاء راشدین، اہل بیتؑ

عظام کے متعلق شیعی نظریات آپؐ نے ملاحظہ فرمائے اب باب کو

ختم کرتے ہوئے امیر المؤمنین سید حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق

بِشِیْعِی دَھْرَمُ کی ایک ہفوات بھی آپؐ ملاحظہ فرمائیں، تاکہ

صحیح علم ہو سکے کہ شیعہ لابی جو حب ال محمدؐ کا دعویٰ کرتے ہیں، یہ

نفاق کی چال ہے وگرنہ حقیقت میں عداوتِ اہل بیتؑ و صحابہ کرامؓ ہی

اصل مشغلہ ہے،

تفسیر قمی ص ۳۵ مَطْبُوعَهُ خُف : عن أبي عبد الله عليه السلام ان هذا المثل (ان الله لا يستحي أن يضرب مثلاً ما بعوضة فما فوقها) ضربه الله للأمير المؤمنين عليه السلام فاما البعوضة أمير المؤمنين عليه السلام.
(لعنة الله على الكاذبين)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا یہ مثال (ان الله لا يستحي أن يضرب مثلاً ما بعوضة فما فوقها) اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کے لئے بیان کی ہے، امیر المؤمنین ہی چھر ہیں۔

حَضْرَاتِ نَاطِرِينَ = معلوم ہو گیا آپ کو کتنی عظمت و مقام ہے حضرت امیر المؤمنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا شیعہ کے ذہن میں کیا ایک ذی قدر و مقبول خدا ہستی کو چھڑکنا یہ اس کی تعریف و توصیف ہے یا بُرائی و مذمت؟ کیا محبتِ الہی کا یہی معیار ہے کہ ایک آدمی کے متعلق یہ بھی کہا جائے کہ وہ ڈرپوک ہے، بزدل ہے، شکل و صورت اچھی نہیں ہے، صاف گوبھی نہیں ہے، تفتیہ کرتا ہے چھر ہے وغیرہ وغیرہ۔

اس قسم کے مغالطات کے بعد یہ بھی کہا جائے کہ ہمیں بہت عزیز ہے کیا یہی ہے محبت و احترام؟ کیا یہ عداوت و توہین نہیں ہے۔

چلتی ہے اداؤں سے برستی ہے نگاہوں سے
 عداوت کون کہتا ہے کہ پہچانی نہیں جاتی
 شیعہ کتب کا جس قدر مطالعہ کیا جائے یہی محسوس ہوگا
 کہ یہ پرے درجے کے دشمنان صحابہؓ و اہل بیتؑ عظام ہیں۔
 محترم قارئین گرامی! یہ تو تھا تفسیر قمی کا حوالہ مگر ذرا
 شیعہ مذہب کی ایک مشہور کتاب کا حوالہ بھی پڑھنے جائیں
 تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی والا فرق آپ کو بھی معلوم ہو جائے،
 علل الشرائع ج ۲۸۶ - وان البعوض کان رجلاً
 يستخذع بالانبياء عليهم السلام ويشتمهم ويكلم في
 في وجوههم ويصفق بيلديه نحو ذناب الله تعالى۔
 یعنی بعوض ایک مرد تھا جو خدا کے نبیوں کیساتھ ہنسی و
 مذاق کرتا، اور نفوذ باللہ گایاں دیتا، اور اس کے سامنے
 بکواس کرتا تھا۔ اور تالیاں بجاتا تھا۔ ان گستاخی کیوجہ سے خدا
 نے اس کو پھر بنادیا تھا۔ مگر اس شرم کیوجہ سے عبادت کو شنی دھرم
 کے ملاؤں نے کس بے غرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تبدیل
 کر دیا۔

سے زینہار آزاں قوم نہاشی کہ فریبند

حق را بسجودے و بنی را بدرودے

دربارہ امامت

حیات القلوب ج ۲۶ : طبع دارالکتب الاسلامیہ طہران بازار سلطانی
 ابن بابویہ و صفار و دیگران سند ہائی معتبر از حضرت صادق
 علیہ السلام روایت کردہ اند کہ حق تعالیٰ حضرت رسولؐ را صد و بیست
 مرتبہ با آسمان برد و در ہر مرتبہ آنحضرتؐ را در باب ولایت و امامت
 امیر المؤمنین علیہ السلام و سائر ائمہ طاہرین علیہم السلام زیادہ از فرافض تاکیدہ
 و مبالغہ نمود۔

ابن بابویہ اور صفار نے معتبر سند سے حضرت جعفر صادق سے
 روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
 ایک سو بیس مرتبہ آسمان پر لے گیا اور ہر مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 ولایت و امامت حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام اور تمام ائمہ علیہم السلام
 کے بارہ میں جملہ فرافض سے زیادہ تاکید کی اور مبالغہ کیا۔ (تذکرۃ الائمہ ص ۱۵)

حیات القلوب ج ۱۵ : برآنکہ اجماع علماء امامیہ
 منعقد است برآنکہ امام معصوم است از جمیع گناہان صغیرہ و کبیرہ
 از اول تا عمر آخر خواہ عمدًا خواہ سہواً۔

امامت کی شرائط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ ائمہ معصوم ہیں
 اس پر جملہ علماء امامیہ کا اجماع ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی طرح معصوم
 ہیں، ابتدائے عمر سے لے کر آخر تک تمام صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے
 www.jmmpak.tk

خواہ عمداً ہو یا سہواً

حیات القلوب ص ۲۲ فصل اول = واز بعض اخبار معتبرہ کہ انشاء اللہ بعد ازین مذکور خواہد شد معلوم می شود کہ مرتبہ امامت بالاتر از مرتبہ پیغمبریست۔

اور بعض معتبر اخبار میں جو انشاء اللہ اس کے بعد مذکور ہیں معلوم ہو جائیگا کہ امامت کا مرتبہ پیغمبری کے مرتبہ سے بالاتر ہے۔

الفرع الکافی کتاب الروضۃ ص ۲۲ = کان علی علیہ السلام افضل الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واولی الناس بالناس۔

حضرت علیؑ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام لوگوں سے افضل اور اولی ہیں۔

تفسیر صراط الانوار ص ۶۱ = فان قوماً قالوا ان اللہ خلقهم وفوض اليهم امرا خلق فہم یخلقون ویرزقون ویمیتون ویحیون۔

شیعہ کی ایک جماعت نے کہا اللہ تعالیٰ نے ائمہ کو پیدا کر کے تمام کام ان کے سپرد کر دیئے ہیں حتیٰ کہ ائمہ پیدا کرتے ہیں اور رزق دیتے ہیں اور زندگی اور موت بھی دیتے ہیں۔

اصول کافی ص ۱۵۹ = عن ابی حمزہ قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ان تبقي الارض بغير امام قال لو بقيت الارض

بغیر امام رساخت۔

ابو حمزہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جعفر صادق سے پوچھا (کیا) یہ زمین بغیر امام کے باقی رہ سکتی ہے فرمایا: اگر زمین بغیر امام کے رہے گی تو دھنس جائیگی۔

أَصُولُ كَافِي ج ۲۶ = عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ إِنِّي لَا أَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا فِي الْجَنَّةِ وَأَعْلَمُ مَا فِي النَّارِ وَأَعْلَمُ مَا يَكُونُ ۝

حضرت جعفر صادق نے فرمایا زمین و آسمان میں جو کچھ ہے اس کو میں جانتا ہوں، جنت و جہنم میں جو کچھ ہے اس کو میں جانتا ہوں، اور میں زمانہ ماضی و مستقبل کے پیش آمدہ واقعات کو جانتا ہوں۔

أَصُولُ كَافِي م = قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلاِيَةِ اللَّهِ أَسْرَهَا إِلَى جَبْرِئِيلَ وَأَسْرَهَا جَبْرِئِيلُ إِلَى مُحَمَّدٍ وَأَسْرَهَا مُحَمَّدٌ إِلَى عَلِيٍّ وَأَسْرَهَا عَلِيٌّ مِنْ شَاءَ ثُمَّ أَنْتُمْ تَزِيْعُونَ ذَلِكَ ۝

حضرت باقرؑ نے فرمایا: امامت ایک راز تھا جو خدا نے پوشیدہ طور پر جبرئیل کو بتایا، اور جبرئیل نے حضورؐ کو بتایا اور رسول خداؐ نے علیؑ کو راز کے طور پر بتایا، اور مولیٰ علیؑ نے جس کو چاہا، راز کے طور پر بتایا اور تم اس کی تشہیر کرتے ہو۔

جنابِ ناظرین، معلوم ہوا کہ امامت کے مسئلہ کے متعلق نہ۔

تو قرآن مجید میں کہیں کوئی تذکرہ ہے اور نہ ہی حدیث ہے۔ قرآن و حدیث میں تذکرہ تو درکنار بلکہ انسان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا، کیونکہ یہ ایک راز تھا، اگر اس کا ذکر کہیں قرآن و حدیث میں ہوتا تو پھر یہ راز راز نہ رہتا، اب جعفری برادری کا مسئلہ امامت کے بارے میں الجھنا جھگڑے کرنا اور قرآن و حدیث میں سے کچھ پیش کرنا سوائے جہالت کے کچھ نہیں ہوگا۔

.....

www.jmmpak.net

مُتَعہ کی اہمیت

فروع کافی ج ۴۴۹ = عن ابي عبد الله عليه السلام

قال المتعه نزل بها القرآن وجرت بها السنة من رسول الله صلى الله عليه وسلم =

حضرت جعفر صادق سے روایت ہے کہ متعہ کا حکم قرآن مجید میں نازل ہوا۔ اور اس کا اجر خود حضور علیہ السلام نے کرایا (نغوذ باللہ منہ) حضرات قارئین گرامی = متعہ شیعی دھرم کا مشہور و معروف مسئلہ ہے جو ان کی کتابوں میں فضیلت کے اعتبار سے بڑی شہ سرخیوں کے ساتھ لکھا ہوا نظر آتا ہے مگر بایں ہمہ پھر بھی بہت کم لوگ ہوں گے جو یہ علم رکھتے ہوں گے کہ مشیعی دھرم میں متعہ صرف جائز اور حلال ہی نہیں بلکہ ایک اعلیٰ درجے کی عبادت بھی ہے اور ان کے ہاں یہ جملہ عبادات نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج جیسی افضل عبادت سے بھی کئی گنا درجہ رکھتا ہے۔ پوری دنیا میں ایسا دوسرا کوئی بھی مذہب نہیں جس میں کسی ایسے شیع و قبیح فعل یا عمل کو اس درجہ کی عبادت اور بلند ری درجات کا وسیلہ بتایا گیا ہو۔

متعہ کا مطلب یہ ہے کہ کوئی مرد کسی بھی بے نکاحی غیر محرم عورت سے وقت کے تعین کے ساتھ مقررہ اجرت پر متعہ کے عنوان سے معاملہ طے کرنے تو اس وقت معتنہ کے اندر اندر یہ دونوں مباشرت

بمستری کر سکتے ہیں، اور اس کے اندر نہ تو کسی گواہ کی ضرورت ہے اور نہ ہی قاضی یا وکیل کی، بلکہ کسی تیسرے آدمی کو بھی خبر دینے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ چوری چھپے یہ سب حرکتیں کر سکتے ہیں۔ (أُعَاذُنا اللّٰهُ مِنْهُ)

مَنْ لَا يَحْفَرُهُ الْفَقِيه ج ۲۹۶ = وَقَالَ الصَّادِق عَلَيْهِ السَّلَام
أَنِّي لَا كَرِهَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَمُوتَ وَقَدْ بَقِيَتْ عَلَيْهِ خَلَّةٌ مِنْ
خِلَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْتِهَا فَقُلْتُ
لَهُ فَهَلْ تَمْتَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ...
امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ کسی آدمی
پر موت اس حال میں آئے کہ وہ نبی علیہ السلام کی پسندیدہ چیز پر عمل
نہ کر کے مرے (راوی نے سوال کیا کہ کیا نبی علیہ السلام نے بھی
متعہ کیا تھا۔ تو جعفر صادقؑ نے فرمایا جی ہاں راہبوں نے بھی متعہ
کیا تھا) لَاحِلٌ وَكَافِرَةٌ۔

مَنْ لَا يَحْفَرُهُ الْفَقِيه ج ۲۹۶ = وَرَوَى أَنَّ الْمُؤْمِنَ لَا
يَكْمُلُ حَتَّى يَتَمَتَّعَ :

مومن کا ایمان کامل نہیں ہو سکتا جب تک وہ متعہ نہ کرے۔

مَنْ لَا يَحْفَرُهُ الْفَقِيه ج ۲۹۱ = عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
لَيْسَ مِنْنا مَنْ لَفَّ يَوْمَنْ بَكَرْتَنَا وَلَمْ يَسْتَحِلْ مَتَعَنَا =

جعفر صادقؑ فرماتے ہیں جو شخص ہمارے دوبارہ آنے پر اور متعہ کے

حلال ہونے پر ایمان نہیں رکھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔
www.jmmpak.tk

من لا یحفرہ الفقیہ ج ۲۹۵ = عن أبی عبد اللہ علیہ السلام
 قال ان اللہ تبارک وتعالیٰ حرم علی شیعتنا المسکر من کل
 شراب وعوضہم من ذلک المتعہ ۔
 یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمارے شیعوں پر ہر نشہ والی چیز کو حرام کر دیا
 ہے اور اس کے بدلے میں متعہ کرنے کی اجازت دی ۔
 لیجئے یہ فتویٰ ہے جعفر صادقؑ کا ۔ کہ ہمارے شیعوں پر ہر مسکر
 یعنی نشہ آور چیز حرام ہے ، تو جو ملنگ بھنگ ، چرس ، افیون ، شراب ،
 استعمال کرتے ہیں ، وہ اکل حرام کے مرتکب ہیں ، لہذا اپنا انجام
 سوچ لیں ۔

من لا یحفرہ الفقیہ ج ۲۹۵ = ان البنی صلی اللہ علیہ وسلم
 لما اسری بہ الی السماء قال لحقنی جبریل علیہ السلام
 فقال یا محمدؐ ان اللہ تبارک وتعالیٰ یقول انی قد غفرت
 للمتمتعین من امتک من النساء =

جناب بنی علیہ السلام نے فرمایا جب میں معراج کی رات آسمان کی
 طرف جا رہا تھا تو مجھے جبریل علیہ السلام ملے اور فرمایا اے محمدؐ
 اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔ کہ میں نے تیری امت کی متعہ کرنے والی
 عورتوں کو بخش دیا ہے (سبحان اللہ کیسی بہترین عبادت ہے)

صرف بوس و کنار کرنے پر حج و عمرہ کا ثواب ملے گا۔

تفسیر منہج الصادقین ج ۳ ص ۲۹۳ خلاصہ المنہج ص ۲۹۲

وچوں یکے دیگرے را بوسہ دہند حق تعالیٰ بہ ہر بوسہ
حج و عمرہ برائے ایساں بنوید۔

اور جب ایک دوسرے کو بوسہ دیں گے۔ تو حق تعالیٰ
ہر بوسے کے بدلے حج و عمرہ کا ثواب لکھیں گے۔

چکلے والی عورت سے متعہ کرنا جائز ہے۔ عن زرارة قال
سأل عمار

وأنا عنده عن الرجل يتزوج الفاجرة متعة قال لا بأس به
جعفر صادق سے عمار نے پوچھا بدکارہ عورت سے متعہ کے
متعلق، تو انہوں نے فرمایا جی ہاں کوئی حرج نہیں۔

۱۱۔ استبصار ص ۱۴۳۔ مطبوعہ تہران سلطان بازار

عجالد حسنہ ص ۱۶۔ حضرت سید عالم (صلی اللہ علیہ وسلم)
نے فرمایا کہ جس نے زین مومنہ سے متعہ کیا گویا اس
نے خانہ کعبہ کی ستر مرتبہ زیارت کی۔

کم خرچ بالانشین

عن ابی سعید عن الأحول قال قلت لابی
عبد اللہ علیہ السلام ادنی ما یتزوج بہ المنة
قال كف من بُرء

احول نے جعفر صادق سے پوچھا کہ کتنی اجرت دے کر
ادنی متعہ کر سکتا ہے فرمایا ایک مٹھی گندم دے کر۔

فروع کافی ص ۲۵۷

عن ابی بصیر قال سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام
عن ادنی مہر المنة ما هو، قال كف من طاهر
دقیق او سویق او تمبر۔

ابو بصیر نے کہا، میں نے جعفر صادق سے پوچھا متعہ کی
فیس کیا ہے؟ فرمایا آٹے، ستوروں یا کھجوروں کی ایک مٹھی۔

.....

مقام صحابہ خیمہ کی نظیریں

(۱) کشف الاسرار ص ۱۰۸ و خیانت کاران و منافقان را کہ در سی چہل سال با اہنما معاشرت کردہ و می شناسد و خدائے او بر حکومت ہائے جائزہ کہ پس از او تشکیل می شود - و دین را دستخواش اغراض مسمومہ خود می کنند -

اس محولہ عبارت میں کس دیدہ دلیری سے خیمہ ملعون نے جناب امیر المومنین جانشین پیغمبر جناب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو خائن و منافق لکھا۔ نیز یہ کہ وہ چالیس سال کے لگ بھگ بتوں کی پرستش کرتے رہے ان کی حکومت ظالمانہ و منافقانہ تھی۔ نعوذ باللہ۔

(۲) کشف الاسرار ص ۱۱۹ : و جملہ کلام آنکہ کلام یا وہ از ابن خطاب یا وہ سراسر صادر شدہ است، و تا قیامت برائے مسلم غیور کفایت می کند۔

یعنی یہ سب بے ہودہ باتیں بے ہودہ گو عمر ابن خطاب سے صادر ہوئیں اور تا قیامت غیور مسلمانوں کو کافی ہیں۔

اس عبارت میں جناب فاروق اعظم کو بے ہودہ گو کہہ کر توہین کی گئی ہے۔

(۳) کشف الاسرار ص ۱۱۹ پس شنیدن این کلام از ابن خطاب ازین دنیا رفت و اس کلام یا وہ کہ از اصل کفر و زندقہ ظاہر شدہ مخالف است با آیاتی از قرآن کریم ۔

پس جب حضور علیہ السلام نے یہ کلام ابن خطاب سے سنی تو اس دنیا سے رخصت ہو گئے اور یہ بے ہودہ کلام کفر و الحاد کے اصل سے ظاہر ہوئی ، قرآن کریم کی آیات کے خلاف ہے

(۴) کشف الاسرار ص ۱۵۲ : و گویندہ اس سخن کفر آمیز عمر ابن الخطاب بود ۔

اس کفر آمیز بات کا کہنے والا عمر ابن الخطاب تھا ۔

(۵) کشف الاسرار ص ۱۶۲ : علی ابن ابی طالب حق خود را منسوب می دانستہ و خلفاء را باطل ناحق میدانستہ ۔
یعنی حضرت علی خود کو مغضوب گردانستے تھے اور خلفاء کو باطل ناحق تصور کرتے تھے ۔ (نفوذ بائستہ من ذالک)

(۶) کشف الاسرار ص ۱۶۲ : کہ جب ثقیفہ ابو بکر را بحکومت انتخاب کرد و اس خستہ کج بنا ہنوادہ شد ۔

یعنی جس دن جلسہ ثقیفہ بنی ساعدہ میں ابو بکر کو برائے خلافت نامزد کیا گیا اس دن سے اس خستہ کج کی بنیاد رکھی گئی (یعنی گمراہی)
(۷) کشف الاسرار ص ۱۶۲ : تا عاقبت علی علیہ السلام از حق خود برگشت ، آخر کار حضرت علی اپنی بات سے منحرف ہو گئے

یعنی انکو حق کہنے کی جرأت نہیں تھی، کیا یہ حضرت علیؓ جیسے اسد اللہ شیر بہادر کی شان میں گستاخی نہیں ہے !

متفرقات

مذکورہ بالا حوالوں میں تو جینی کے صحابہ کرام کے متعلق نظریہ کو پیش کیا گیا۔ اب زیرِ نظر عنوان میں اس قسم کی دیگر مغلطیات کو بیان کیا جاتا ہے۔ جو اپنی مثال آپ ہیں۔

(۱) کشف الاسرار ص ۱۰۰ : ماخذے راپرستش می کنیم و می شناسیم وزیر و معاویہ و عثمان و ازین قبیل چپا و چلی ہائی دیگر را کہ مردم عبارت دہند۔

یعنی یم ایسے خدا کی عبادت نہیں کرتے اور اسے نہیں پہچانتے۔ کہ جس نے یزید، معاویہ و عثمان کو بادشاہی دی۔

(۲) کشف الاسرار ص ۱۰۰ : و عبارت در عربی عبارت از ان ست کہ کسی را بعنوان اینکه او خدا است ستائش کنند یعنی عبارت عربی اصطلاح میں اسے کہتے ہیں کہ کسی کی تعریف یاں معنی کی جائے کہ وہ خدا ہے۔

(۳) کشف الاسرار ص ۱۰۰ : مردہ و زندہ دریں معنی فرق نکند گرچہ از سنگ و کلوخ حاجت طلبد مشرک نشود۔
یعنی مردوں و زندوں کا اس اعتبار سے کوئی فرق نہیں اگرچہ

پتھر اور ڈھیلے سے کوئی حاجت برآری کرے تو مشرک نہیں ہوگا۔
 (۴) کشف الاسرار ص ۲۴ : در شریعت اسلامی ہمیں سجدہ
 کہ از احترامے بر ترو بالا است اگر بعنوان عبادت و پرستش نشد
 شرک نیست۔

یعنی شریعت اسلامی میں وہ سجدہ جو ہر احترام سے بالاتر ہے اگر وہ
 عبادت و پرستش کی قبیل سے نہ ہو تو وہ شرک نہیں ہے۔
 (۵) کشف الاسرار ص ۱۲۸ معنی تقیہ اُنست کہ انسان
 حکمی را برخلاف واقعہ بگوید یا عملی برخلاف میزان شریعت بکند۔
 یعنی تقیہ کا معنی ہے کہ انسان کسی حکم کو خلاف واقعہ کہے یا
 کسی عمل کو شریعت کی میزان و قوانین کے خلاف کرے۔

در بارہ تقیہ | قارئین گرامی! شیعی دھرم میں

تقیہ اور کتمانِ حق دو بہترین عبادتیں تصور کی جاتی ہیں، تقیہ کا مطلب ہے کہ اپنے قول سے یا عمل سے اصل حقیقت اور واقعہ کو اپنے مذہب و عقیدہ اور مسلک کے خلاف ظاہر کرنا اور دوسرے لوگوں کو دھوکہ دینا یہ سراسر کذب اور جھوٹ ہے اور جھوٹے آدمی پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے کتمان کا مطلب ہے کہ اپنے اصلی عقیدہ و مذہب کو چھپانا اور دوسروں پر ظاہر نہ کرنا۔ **مِشِیْعِی دَھَرْمُ** کی بنیاد انہی دو چیزوں پر رکھی گئی ہے اس وجہ سے ان دونوں چیزوں کے فضائل بہت بڑے بیان کئے گئے ہیں یہاں تک کہ دیا گیا کہ لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا تَقِیَّةَ لَہُ۔ (۱) اصول کافی ص ۲۱۸ ج ۲ یعنی بغیر تقیہ کے آدمی کا ایمان کامل نہیں ہو سکتا، دین کے نو حصے ہیں نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ و لٰک، مگر ان سب امور سے زیادہ فضیلت والا عمل تقیہ اور کتمانِ حق ہے۔ (۲) اصول کافی ص ۲۱۸ ج ۲

بہر حال آپ ذیل میں پڑھ لیں گے کہ یہ دونوں کام کس قدر اہم اور برکت سے بھرے ہوئے ہیں، جس دین و دھرم کی بنیاد ہی جھوٹ پر رکھی گئی ہے اس **دَھَرْمُ** کی صداقت و سچائی پر کیسے اور کیوں یقین کیا جاسکتا ہے۔

تقیہ کرنا میرا اور میرے ابا کا دین ہے

قول حضرت جعفر صادق (ع)

اصول کافی ج ۲ باب التقیہ = قال ابو جعفر علیہ السلام
التقیہ من دینی و دین آباء می و لا ایمان لمن لا تقیہ لہ
امام جعفر صادق نے فرمایا تقیہ میرا اور میرے ابا کا دین ہے۔
جس میں تقیہ نہیں وہ ایمان دار نہیں۔

خدا کی قسم تقیہ خدائی دین ہے۔
عن ابی بصیر قال قال ابو عبد اللہ علیہ السلام التقیہ من
دین اللہ قلت من دین اللہ قال ای واللہ من دین اللہ۔
ابو بصیر نے کہا امام جعفر صادق نے فرمایا تقیہ الہی دین ہے۔
میں نے کہا تقیہ (واقعی) اللہ کا دین ہے۔ فرمایا ایمان اللہ کی قسم تقیہ
اللہ کا دین ہے۔ (اصول کافی ج ۲) =

روسے زمین پر تقیہ سے زیادہ
پسندیدہ کوئی چیز نہیں

عن حبیب ابن بشر قال قال ابو عبد اللہ علیہ السلام
سمعت ابی یقول لا واللہ ما علی وجہ الارض شئی احب الی
من التقیہ یا حبیب انہ من کانت لہ تقیہ رفعہ اللہ یا حبیب

من لم تکن له تقیة وضعه الله (اصول کافی ج ۲ ص ۲۱۴)
 حبیب بن بشر سے روایت کہ جعفر صادق نے فرمایا کہ میں نے اپنے
 باپ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے۔ خدا کی قسم روئے زمین پر تقیہ سے بڑھ
 کر میرے ہاں کوئی دوسرا عمل نہیں، اے حبیب جس نے تقیہ کو اپنایا
 خدا اس کو رفعت (بلندی) بخشے گا۔ اے حبیب جس نے تقیہ اختیار
 نہ کیا خدا اس کو پست (ذلیل) کرے گا۔ (اصول کافی ج ۲ ص ۲۱۴)
 جعفر کی آنکھوں کی ٹھنڈک تقیہ ہے | عن محمد بن مروان
 عن ابی عبد الله عليه

السلام قال کان ابی علیہ السلام یقول واتی شئی اقر
 یعنی من التقیہ، ان التقیة حنة المؤمن۔
 جعفر صادق فرماتے ہیں کہ میرے آباؤ فرماتے تھے کہ میری
 آنکھوں کی ٹھنڈک تقیہ کے سوا کسی دوسری چیز میں نہیں ہے۔ (اور) بیشک
 تقیہ تو مومن کی ڈھال ہے۔ (اصول کافی ج ۲ باب التقیہ)

حضراتِ قارئین :

رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تو فرمائیں کہ قرۃ عینی فی
 الصلوۃ۔ یعنی میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے اور
 صحابہ کرامؓ کے لئے بھی دل کا سرور، چین، راحت، طمانیتِ قلب
 نماز ہی میں تھا مگر شیعی دھرم ہی ایک واحد ایسا دھرم ہے
 کہ جبکی آنکھوں کو اگر ٹھنڈک ملتی ہے تو صرف اور صرف کذبِ بیانی

اور دروغ گوئی سے، یہ جعفر صادق سے محبت نہیں بلکہ عداوت ہے کیونکہ یہ ان پر الزام و اتہام ہے کہ انہوں نے ایسا کیا، وہ ایسا ہرگز نہیں کہہ سکتے۔

جھوٹ بولنا شیعوں کیلئے رحمت ہے | التقیہ رحمة للشیعة
یعنی تقیہ شیعوں کے لئے رحمت ہے۔

ذی قدر ناظرین! شیعی دھرم میں تقیہ کی جس قدر عظمت و نصیبت ہے وہ آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ نیز تقیہ کی تعریف بھی ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اب ذیل میں میری ایک گزارش پر بھی تھوڑی سی توجہ فرمائیں اور وہ یہ کہ عام طور پر آج کل شیعہ لوگ سنیوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہمارا تو قرآن پر ایمان ہے ہم تو قرآن مجید کو صحیح مانتے ہیں، آپ دیکھیں ہمارے گھروں میں، ہماری دکانوں میں قرآن مجید موجود ہوتا ہے ہم خود پڑھتے ہیں اپنے بچوں کو بھی پڑھواتے ہیں۔ یہ سنیوں سے سب سے بڑا دھوکہ اور فراڈ ہوتا ہے۔ نیز شیعوں کو یہ کہتے ہوئے بھی سنا گیا ہے کہ ہم تو اہل بیت عظامؑ اور صحابہ کرامؓ کو مانتے ہیں، ہم لوگ کہتے ہیں کہ واقعی صحابہ کرامؓ واجب التعظیم ہیں، سنی لوگ بچارے ان کی یہ باتیں سن کر دھوکے میں آجاتے ہیں، حالانکہ یہ سب باتیں اسی تقیہ کی روشنی میں کہتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک

تقیہ کرنا یعنی جھوٹ بولنا ایک اعلیٰ درجہ کی عبارت ہے لہذا اسی فضیلت و عظمت کے باعث تقیہ کرتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک تقیہ لازمی اور ضروری امر ہے۔

رب ذوالجلال سے دعا ہے کہ وہ تمام مسلمانوں کو اس گندی خصلت سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ (احتجاج طبری ج ۲ ص ۱۴۱)

ذی وقار قارئین :

آپ حیران ہوں گے کہ میں نے تقیہ پر اتنی تبصرہ کیوں کیا ہے۔ تو مختصر عرض یہ ہے کہ تقیہ چیز ہی ایسی ہے کہ جس پر جتنی تبصرہ کیا جائے وہ بہت ہی کم ہے چونکہ مشیعی دھرم کی اساس و بنیاد ہے ہی تقیہ کے عنوان پر۔ اسی سے وہ سنیوں کو ہمیشہ دھوکہ دیتے ہیں خواہ وہ میدان سیاسی ہو یا مذہبی۔ چنانچہ سنی ان کے دامِ تزویر میں آجاتے ہیں۔ لہذا سنیوں کی آگاہی کے لئے اس عنوان پر مختصر سا تبصرہ کرنے کو دل چاہا پھر عرض کر دوں کہ جعفری برادری ہمیشہ گرکٹ کی طرح رنگ بدلا کرتی ہے۔ اور وہ بھی تقیہ کی اڑ میں، لہذا ان سے ہوشیار رہنا چاہئے۔

وہ صیادِ عطرِ مل کے چلا ہے گلاب کا

الشرع اسیری ببل کا اہتمام

من لا یحفرہ الفقیہ ج ۲۵ = دروی عنہ عمر بن یزید
انہ قال ما منکم احد یصلی صلاۃ فریضۃ فی وقتہا ثم یصلی

مَعَهُمْ صَلَوةٌ تَقِيَّةٌ وَهُوَ مُتَوَضِّئٌ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا
خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً فَارْغَبُوا فِي ذَلِكَ ۔

جعفر صادقؑ نے فرمایا تم میں جو شخص بھی کوئی فرضی نماز اس کے
وقت میں ادا کرتا ہے پھر اس کے بعد با وضو نماز تقیہ ادا کرتا ہے تو
اللہ تعالیٰ اس کے لئے پچیس نمازوں کا ثواب لکھ دیتے ہیں۔
(لوگو! نماز تقیہ میں رغبت کرنی چاہیے۔)

لیجئے جناب !

اب تو سارا راز کھل گیا، شیعہ لوگ سنیوں والے جتنے
اعمال بھی کرتے ہیں مثلاً قرآن مجید کی تلاوت، ادائیگی نماز، سنی کی
مسجدوں میں آکر ادا کرنا، یہ سب تقیہ کی اڑ میں کیجاتی ہیں۔ ہمارے
سنی بھائی کہتے ہیں کہ وہ نماز بھی ہماری مسجد میں آکر ادا کرتے ہیں۔
مگر پھر بھی ان کو مورد الزام ٹھہرایا جاتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ سب
تقیہ کی مہربانی ہے اگر یقین نہیں آتا تو اٹھائیے اصول کافی کتاب الرضہ
لیجئے مطالعہ آپ کے لئے نظریات رکھتے ہیں شیعی دھرم
والے۔ آپ ذرا اپنے سینے پہ ہاتھ رکھیں، دل کو مضبوط کریں
کہیں دھڑکنیں بند نہ ہو جائیں۔

میں آپ کو حوالہ دکھاتا جاؤں تاکہ آپ کے علم میں
بھی یہ بات آجائے کہ سنیوں کی حیثیت جعفری برادری کے
نزدیک کیا ہے۔ لیجئے ملاحظہ فرمائیں عبارت ۔

عن ابی جعفر علیہ السلام
بجز شیعوں سب حرام زادے ہیں | قال قلت ان بعض اصحابنا

يفترون ويقذفون من خالفهم فقال لي الكف عنهم
 اجمل ثم قال والله يا ابا حمزة ان الناس كلهم
 اولاد بنایا ما خلا شیعتنا۔ (اصول کافی کتاب الرضہ ص ۲۸۵)

امام جعفر صادق سے میں نے کہا ہمارے مخالفین پر اتہام
 والزام لگاتے ہیں تو آپ نے فرمایا اس سے بچنا اچھا ہے پھر
 فرمایا قسم ہے اللہ کی اسے ابو حمزہ ہمارے شیعوں کے علاوہ
 سب کجخبری کی اولاد ہیں۔

مجھے جناب یہ ہے زبان جو کوثر و تسنیم میں دھلی ہوئی ہے
 کسی پیاری زبان ہے اور کیسے پیارے الفاظ ہیں ؟ ابلیس لعین
 بھی شرمایا ہوگا۔ اس یعقوب کلینی کی عبارت پر کہ جو کام میرے سے
 نہ ہو سکا وہ میرے بیٹے نے کر دیا۔ کتنی ڈھٹائی کی بات ہے کہ ایک
 ایسی غلیظ بات کی نسبت ان قدی نفوس کی طرف کر دی جو اہلِ رسول ہیں جو اتنی
 گندی گالی تو درکنار زبان سے لایینی اور بے ہودہ باتیں
 کہنے سے ہمیشہ احتراز و اجتناب کیا کرتے تھے۔

جامع الاخبار ص ۱۸۵ = عن ابی عبد اللہ

ان لوخا ادخل فی سفینة الکلب وانظر لیرولم
 یدخل فیہا ولد الزنا والناسب اشد ذل الزنا۔

عن ابی جعفر علیہ السلام
بجز شیعه سب حرام زادے ہیں | قال قلت ان بعض اصحابنا

يفترون ويقذفون من خالفهم فقال لي الكف عنهم
اجمل ثم قال والله يا ابا حمزة ان الناس كلهم
اولاد بغايا ما خلا شيعتنا۔ (اصول کافی کتاب الرضوخ ج ۲۸۵)
امام جعفر صادق سے میں نے کہا ہمارے مخالفین پر اتہام
والزام لگاتے ہیں تو آپ نے فرمایا اس سے بچنا اچھا ہے۔ پھر
فرمایا قسم ہے اللہ کی اسے ابو حمزہ ہمارے شیعوں کے علاوہ
سب کبخی کی اولاد ہیں۔

لیجئے جناب یہ ہے زبان جو کوثر و تسنیم میں مٹھلی ہوئی ہے
کیسی پیاری زبان ہے اور کیسے پیارے الفاظ ہیں ! ابلیس لعین
مجھے شرمایا گیا ہوگا۔ اس یعقوب کلینی کی عبارت پر کہ جو کام میرے سے
نہ ہو سکا وہ میرے بیٹے نے کر دیا۔ کتنی ڈھٹائی کی بات ہے کہ ایک
ایسی غلیظ بات کی نسبت ان قدی نفوس کی طرف کر دی جو آلِ رسول ہیں جو اتنی
گندی گالی تو درکنار زبان سے لایعنی اور بے ہودہ باتیں
کہنے سے ہمیشہ احتراز و اجتناب کیا کرتے تھے۔

جامع الاخبار ص ۱۸۵ = عن ابی عبد اللہ
ان لوخا ادخل فی سفینة الکلب وانحٰ نزیرو لم
یدخل فیہا والایمان الناصب اشد ولا الزنا۔
www.jmmpak.tk

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا نور علیہ السلام اپنی کشتی میں کتے
اور خنزیر کو بٹھایا۔ مگر حرامی (ولد الزنا) کو سوار نہ کیا، اور سنی
تو حرامی سے بڑھ کر ہیں۔ (اعاذنا اللہ منہ)

www.jmmpak.net

در بارہ سنی شیعہ نظریات

سنی کتے سے زیادہ پلیدہ ہیں | ذی وقار قارئین! اس عنوان کو

شروع کرنے سے پہلے ایک بات کر دوں کہ شیعہ دھرم میں سنی کیلئے لفظ ناصبی بولا جاتا ہے، شیعہ کتب میں جہاں بھی لفظ ناصبی آئے گا وہاں مراد سنی ہوں گے۔ مگر جب فی زمانہ شیعوں سے اس لفظ ناصبی پر بات ہوتی ہے تو وہ تفتیش کرتے ہوئے صاف کہہ دیتے ہیں کہ ناصبی سے مراد سنی نہیں۔ بلکہ دشمنانِ اہل بیت مراد ہیں۔ لیکن یہ تاویل بے جان سی معلوم ہوتی ہے، بلکہ شیعہ دھرم میں ناصبی اس شخص کو کہا گیا ہے۔ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر جناب شیعین حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو برتری اور فوقیت دے اور تمام اہل سنت و الجماعت کا یہی عقیدہ اور ایمان ہے کہ حضرت ابوبکر و عمر جناب علیؓ سے مقام میں اعلیٰ ہیں۔ چنانچہ شیعوں کی مشہور و معروف کتاب حق الیقین ج ۳۸۵ میں موجود ہے کہ ..

ابن ادریس در کتاب سرائر از کتاب مسائل محمد بن عیسیٰ روایت کردہ است کہ نوشتند بخد مت امام علی نقی و سوال کردند کہ آیا محتاج ہستیم در دانستن ناصبی بر زیادہ ازین کہ ابوبکر و عمر را تقدیم کند بر امیر المومنین و اعتقاد بر امامت آنہا دارندہ باشد و ناصبی باشد

ابن ادریس نے کتاب سرائر میں کتاب مسائل محمد بن علی عیسیٰ سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے حضرت امام علیؑ نفی کی خدمت میں سوال کیا کہ ہم ناصبی کے جانتے پہچانتے میں اس سے زیادہ محتاج ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین پر ابو بکرؓ و عمرؓ کو مقدم جانے اور ان دونوں کی امامت کا عقیدہ رکھے۔ تو حضرت علیؑ نے جواب میں ارشاد فرمایا، ہر وہ آدمی جو یہ اعتقاد رکھے ہو، وہی ناصبی سنی ہے یعنی یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کا مقام حضرت علیؑ سے زیادہ ہے اور اول خلافت و امامت کے حقدار وہی تھے تو ایسا آدمی ناصبی ہے۔

سُنی کتے اور مشرک سے زیادہ پلید ہیں | عن ابی یحضور عن ابی عبد اللہ علیہ

السلام۔۔۔۔۔ قال ان الله لم يخلق شرًا من الكلب وان الناصب اهلون على الله من الكلب، راستیاً

(باب ما فزع كالي مكال، باب ما من لا يفرغ الغنيمة)

بے شک اللہ نے کتے سے زیادہ پلید کسی مخلوق کو پیدا نہیں کیا۔ اور ناصبی کتے سے بھی اللہ کے نزدیک زیادہ ذلیل ہے۔

حیات القلوب ج ۲۸: (مطبوعہ علی اکبر علی)؛ پس لعنت خدا و رسول بر ایشاں باد، و بر ہر کہ ایشان را مسلمان داند و ہر کہ در لعن مسلمان توقف نماید،

یعنی ابو بکرؓ و عمرؓ پر خدا کی لعنت ہے اور رسول کی بھی، اور جو

کوئی ان کو مسلمان سمجھے اور ان پر لعنت کرنے میں تاثر یا توقف کرے
(ان پر بھی خدا و رسول کی لعنت)

مذکورہ بالا عبارت میں ایک تیسرے دو شکار کھیلنے کی جرأت کی گئی
حضرات شجین رضی اللہ عنہما پر بھی لعنت کی گئی اور ان کے پیروکاروں
یعنی سنیوں پر بھی لعنت کی گئی۔

سنی کی نماز اور زنا میں کوئی فرق نہیں | عن ابی عبد اللہ علیہ
السلام انه قال لا یبالی

الناصب صلیٰ امر زنی، و هذه الآیہ نزلت فیہم عاملہ
ناصبہ تصلیٰ نارا حامیۃ۔ (فروع کافی کتاب الرضو ج ۱۶ - ۱۶۱)
جعفر صادق نے فرمایا کہ کسی نماز پڑھے یا زنا کرے تو اس میں
کوئی فرق نہ جان۔ یہ آیت انہیں کے متعلق نازل ہوئی۔ عمل کریں
تکلیف اٹھانے والے، دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔

سنی کے جنازہ میں شریک ہو کر اس پر بددعا کریں | عن ابی عبد اللہ
علیہ السلام قال

اذا صلیت علی عدو اللہ فقل اللهم ان فلانا لا نعلم منه الا
انه عدو لك ولرسولك، اللهم فاحش قبره نارا واحش جوفه نارا
وعجلہ الى النار فانه كان یوالی اعداءك ویبغض
اھل بیت نبیک، اللهم ضیق قبره (من لا یحفرہ الفقیہ ج ۱۵)

(فروع کافی ج ۱۸۹، مطبعہ دار الکتب الاسلامیہ تہران بازار سلطانی)

کوئی ان کو مسلمان سمجھے اور ان پر لعنت کرنے میں تاثر یا توقف کرے
(ان پر بھی خدا و رسول کی لعنت)

مذکورہ بالا عبارت میں ایک تیسرے دو ٹکڑے کی جڑات کی گئی
حضرات شیخین رضی اللہ عنہما پر بھی لعنت کی گئی اور ان کے پیروکاروں
یعنی سنیوں پر بھی لعنت کی گئی۔

سنی کی نماز اور زنا میں کوئی فرق نہیں | عن ابی عبد اللہ علیہ
السلام انه قال لا یبالی

الناصب صلیٰ امر زنی، وھذہ الآیۃ نزلت فیہم خاصۃ
ناصبہ تصلیٰ ناراً حاصیۃ۔ (فروع کافی کتاب الرضوخ ص ۱۶۱-۱۶۲)
جعفر صادق نے فرمایا کہ سنی نماز پڑھے یا زنا کرے تو اس میں
کوئی فرق نہ جان۔ یہ آیت انہیں کے متعلق نازل ہوئی۔ عمل کرنے والے
تکلیف اٹھانے والے، دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔

سنی کے جنازہ میں شریک ہو کر اس پر بددعا کریں | عن ابی عبد اللہ
علیہ السلام قال

اذا صلیت علی عدو اللہ فقل اللھم ان فلانا لا نفل منہ الا
انہ عدو لک ولرسولک، اللھم فاحش قبرہ ناراً واحش جوفہ ناراً
وعجلہ الی النار فانه کان یوالی اعداءک وبعادی اولیاءک ویبغض
اہل بیت نبیک، اللھم ضیق قبرہ الخ (من لا یحفرہ الفقیہ ص ۱۰۵)

(فروع کافی ص ۱۸۹ مطبوعہ دارالکتب الاسلامیہ تہران بازار سعدانی)

جعفر صادق نے فرمایا جب تو اللہ کے دشمن (دستی) پر جہازہ پڑھے تو کہہ اے اللہ ہم نہیں خیال کرتے اس کو مگر تیرا اور تیرے رسول کا دشمن۔ اے اللہ اس کی قبر کو آگ سے بھر دے، اس کا پیٹ بھی آگ سے بھر دے، اور اس کو آگ میں جلدی پہونچا، کیونکہ ہر ترے دوستوں سے دشمنی اور دشمنوں سے دوستی رکھتا تھا۔ اور تیرے بنی کے اہل بیت سے بغض رکھتا تھا اے اللہ اس کی قبر کو تنگ کر دے لیجئے جناب! یہ ہے وہ تعلیم جو ان کو جعفر صادق سے حاصل ہوئی ہے خینی ملعون ساری زندگی کہتا رہا کہ میری تعلیمات یہی ہے کہ بھائی چارے کی فضا قائم ہو تقیہ کے طور پر غرے لگائے جاتے ہیں، دیواروں پر چاکنگ کرائی جاتی ہے۔ کہ شیعہ سنی بھائی۔ مگر یہ غرے اور یہ چاکنگ بھی تقیہ ہے تاکہ کہیں خواب غفلت میں پڑا سنی بیدار نہ ہو جائے اور ہمیں بھی مرزائیوں اور قادیانیوں کی طرح غیر مسلم اقلیت قرار نہ دلوادے باین خوف اس قسم کی فضا قائم کی جاتی ہے وگرنہ حقیقت وہی ہے کہ سنیوں کے لئے ذرا بھی نرم گوشہ نہیں رکھتے کوئی خیر خواہی ان میں نہیں ہے۔

جعفر صادق کا آلہ تناسل پر پٹی لپیٹنا مالش کرنا

وروی عن عبید اللہ المرافقی قال دخلت حماما بالمدينة فاذا شيخ كبير وهو قتيب المراءى فقلت له يا شيخ من هذا

الحمام فقال لابی جعفر محمد بن علی بن الحسین علیہ السلام فقلت اکان یدخله ، قال نعم ، فقلت کیف کان یصنع قال کان یدخل فیبدأ فیطلی عانته وما یلیها ثم یلف علی طرف إحلیلہ ، ویدعونی فاطلی سائر حبسہ فقلت لہ یومًا من الايام الذی تکرر ان امرأہ قد راء بیته فقال ان النورۃ ستروہ .

عبداللہ المرافقی سے روایت ہے کہ میں مدینہ کے ایک حمام میں گیا۔ میری نظر ایک بوڑھے پر پڑی جو حمام کا نگران تھا۔ میں نے اس سے پوچھا یہ حمام کس کا ہے تو اس نے کہا یہ امام باقر کا ہے میں نے کہا وہ خود بھی آتے ہیں یہاں پر۔ اس نے کہا جی ہاں آتے ہیں۔ میں نے کہا وہ یہاں آکر کیا کرتے ہیں۔ تو اس نے کہا وہ حمام میں داخل ہوتے ہی اپنی شرم گاہ پر طلا لگا لیتے ہیں۔ بعد ازاں آلہ تناسل پر پٹی باندھ لیتے ہیں۔ اور پھر مجھے بلا لیتے ہیں تو میں انکے باقی جسم پر طلا لگاتا ہوں، میں نے ایک دن ان سے کہا، حضرت جس کو آپ دیکھنا پسند نہیں فرماتے میں تو اس کو دیکھ لیتا ہوں، فرمایا! ہرگز نہیں جب چونا لگا ہوا ہو تو پردہ ہوجاتا ہے، لہذا اے عبداللہ تجھے چونا نظر آتا ہے مگر آلہ تناسل تو مستور ہوتا ہے۔

امام باقر تقیہ کر کے غلط فتوے دیتے تھے | عن اباعبد اللہ علیہ السلام یقول

لابی ابی علیہ السلام یفتی فی زمن بنی اُمیہ أن ما قتل البازی والصقر فهو حلال وكان یتقیہم وانا لا اتقیہم وهو حرام ما قتل۔ (رمضان کا فی مہینہ ۲۸)

جعفر صادق فرمایا کرتے تھے کہ میرے والد امام باقرؑ بنو امیہ کے دور میں تقیہ کرتے ہوئے یہ فتویٰ دیتے تھے کہ جس جانور کو بازی یا شکرہ مار ڈالے وہ حلال ہے۔ میں چونکہ تقیہ نہیں کرتا اس لئے میرا فتویٰ یہی ہے کہ ان دونوں کا مارا ہوا جانور حرام ہے۔

سبحان اللہ یہ ہیں فقہ جعفری کا نفاذ کرانے والوں کے دھرم کی جہالتیں کتنا بڑا الزام ہے امام باقرؑ اور امام جعفرؑ سارق پر بھی امام باقرؑ پر تراویح لے کر وہ بنو امیہ کے خوف سے غلط فتوے دیتے

تھے۔ مگر جعفر صادقؑ پر اس لئے کہ جب ان کا اپنا عقیدہ یہ ہے کہ "ان تسبوا عشار الدین فی تقیہ ولا دین لمن لا تقیہ لہ"۔ یعنی بے شک تو مجھے دین تقیہ کے از رو ہے اور جس کے لئے تقیہ نہیں اس کا۔ دین نہیں۔ تو حضرت جعفر صادقؑ نے باپ کی پیروی کیوں نہ کی بلکہ مخالفت کیوں کی اور تقیہ جیسی اہم اور افضل ترین عبادت کو کیوں ترک

کیا آخر

سے کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

اب ایک اور روایت بھی ملاحظہ فرمائیں آپ کو شیعی دھرم کی حقیقت معلوم ہو جائیگی۔

جعفر صادق کی دو رخی پالیسی | استبصار ص ۲۸۵ جلد اول

عن ابی بصیر قال قلت لأبی عبد اللہ علیہ السلام
متی أُصلی رکعتی الفجر قال فقال لی بعد طلوع الفجر قلت
له ان ابا جعفر علیہ السلام أمرنی ان أُصلیها قبل
طلوع الفجر فقال یا ابا محمد ان الشيعة ألوأبی مسترشدين
فانفاهم بمرا الحق والوئی شکاکا فافتیتهم بالتقية۔
ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ سنت
فجر کی دو رکعتیں کس وقت ادا کروں تو انہوں نے فرمایا بعد از طلوع فجر۔
میں نے عرض کیا امام باقرؑ نے حکم دیا تھا طلوع فجر سے قبل پڑھ لیا کرو۔ تو
جعفر صادقؑ نے فرمایا اے ابو محمد میرے والد کے پاس شیعہ ہدایت حاصل
کرنے کی غرض سے آئے تھے میرے والد ان کو مسائل صحیح صحیح بیان کر دیتے
تھے۔ میرے پاس شیعہ شک کرنے آئے ہیں میں نے تقیہ کے پیش نظر
ان کو فتویٰ دے دیا۔

اس حوالہ پر تبصرہ کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے کیونکہ جو کچھ
اس میں حضرت جعفر صادقؑ کی طرف منسوب کیا گیا ہے یقینی بات ہے
کہ وہ صاف مبنی بر کذب ہے خاندان نبوت اس قسم کے فتویات

سے مبرہ و منزہ تھا۔

باقی شیعوں کے متعلق بھی ایک بات سامنے آگئی ہے۔
کہ مَرورِ زمانہ کے ساتھ ساتھ شیعہ لابی بھی گرگٹ کی طرح رنگ
بدلتی رہتی تھی۔ مثلاً امام باقر کے دور میں اگر ان میں کچھ صداقت
تھی تو وہ جعفر صادق کے دور میں مفقود ہو چکی تھی یہی وجہ ہے کہ حضرت
موسیٰ کاظمؑ کو فرمانا پڑا۔

عن ابی الحسن موسیٰ علیہ السلام قال ان اللہ عزّو
وجلّ غضب علی الشیعة ر اصول کافی مترجم فارسی ج ۱-۲۸۴

موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ عزوجل کی شیعہ پر ٹھیکار
ہوئی، اور یہ ٹھیکار یا رب الغزت کا ہے اور غضب شیعوں پر کیوں ہوا؟ اس
سوال کا جواب امام باقرؑ کے جواب کی روشنی میں نہیں، فرماتے ہیں۔

قلت یا ابن رسول الی اجلد من شیعتکم من یشرب الخمر
ویقطع الطریق، ولحیف السبیل ویزنی، ویلوط، ویاکل التری
ویرتکب الفواحش ویتهاون بالصلوة والصیام والزکوة
ویقطع الرحم ویاتی الکبائر۔

ابراہیم کہتا ہے میں نے کہا اے ابن رسولؐ میں آپ کے شیعوں
کو دو مکیقتا ہوں، وہ شراب پیتے ہیں، راہزنی کرتے ہیں، مسافروں کو لوٹتے
ہیں۔ زنا اور لواطت کا ارتکاب کرتے ہیں، سود کھاتے ہیں اور بے
حیائی کا کام کرتے ہیں، نماز روزہ اور زکوٰۃ میں کوتاہی کرتے ہیں۔ اور

قطع رحمی بھی کرتے ہیں نیز کبار کے مرتکب بھی ہوتے ہیں۔

(ملاحظہ تفسیر البرہان ص ۲۶۲)

حب اہل بیت کادم بھرنے والے گروہ کے یہ وہ اعمال سینہ میں
، جو امام باقرؑ کے سامنے ابراہیم راوی نے بتلا کر گنوائے کیا اس قسم
کے اعمال کرنے والا محبت علیؑ ہو سکتا ہے ہرگز، ہرگز نہیں۔
صحابہ کرامؓ پر تبرّا کرنا، طرز کے نشتر مارنا، گالیاں بلکنا، سب و شتم
کرنا، مرتد اور کافر کہنا، یہ شیعہ دھرم میں لازمی اور جزو ایمان سمجھا
جاتا ہے مگر جب انہیں کے متعلق امیر المومنین حضرت علیؑ سے پوچھا
گیا، تو انہوں نے کیا بہترین جواب دیا کہ یہ مرتدین ہیں
ملاحظہ ہو۔

قول علیؑ کہ شیعہ مرتد ہوں گے | ذریعہ کافی ص ۲۲۸ کتاب الروضہ

عن موسیٰ بن بکر الواسطی قال قال لی ابوالحسن

علیہ السلام لو میزت شیعتی لم أجدہم إلا
واصفۃ ولو امتحنتہم لما وجدتهم إلا مرتدین
ولو تمحصتہم لما خلص من الألف واحد ولو
غریبتہم غریبۃ لصیق منهم إلا ما کان لی انہم طال
ما اتکوا علی الارائک فقالوا نحن شیعة علیؑ انما
شیعة علیؑ من صدق قولہ فقلہ . . .

موسیٰ بن بکر الواسلی نے کہا مجھے حضرت علیؑ نے بتایا ہے کہ اگر میں اپنے شیعوں کو پرکھوں تو صرف اور صرف باتونی ہی نکلیں گے، اگر میں امتحان لوں تو سب مرتدین نکلیں گے۔ اگر ان کے اخلاص کو دیکھوں تو ہزاروں میں سے ایک بھی مخلص نظر نہ آئے گا۔ اور اگر تحقیق سے چھان بین کروں تو ایک بھی باقی نہ بچے گا۔ عرصہ سے تکیوں اور گدوں سے ٹھیک لگائے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم علیؑ کے شیعہ ہیں حالانکہ علیؑ کا شیعہ تو وہ ہوتا ہے جس کا فعل اس کے قول کی تصدیق کرے۔

جعفر صادقؑ ہر نماز کے بعد اصحابِ
رسولؐ پر نعت کرتے تھے

سمعنا ابا عبد الله عليه السلام وهو يلين في دبر كل
مكتوبة اربعة من الرجال واربعاً من النساء فلان وفلان وفلان
ومعاوية ويسميهم وفلانة وهند وام الحكم اخت معاوية.
ہم نے جعفر صادقؑ سے سنا کہ وہ بعد از ہر فرض نماز چار مرد اور
چار عورتوں پر نعت کرتے تھے۔ ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، معاویہؓ
حفصہؓ، ہندہؓ، ام حکمؓ، معاویہؓ کی بہن پر رد اصول کافی ص ۳۴۲

حضرت علیؑ کی خلافت کی آواز لوگوں کے آئینہ ناسل اور ویر سے آئی
(نمود بالہ منہ)
منکرین خلافت علیؑ پشیماب و پاخانہ کی ضرورت کو رفع کرنے لگے

تب وہ عذاب میں مبتلا ہوئے اور ان کا دُفعیہ ان کے لئے متعذر ہوا
 ان کے پیٹوں اور آلائہ تناسل نے آواز دی کہ ہمارے ہاتھ سے خلاصی
 پانا تم کو حرام ہے جب تک ولایت علی بن ابی طالب کا اقرار نہ کرو
 اس وقت انہوں نے اس ولی خدا کی ولایت کا اقرار کیا۔ (نعوذ باللہ)
 ہاں جناب! ولایت عجیبہ پر کرامت عجیبہ کا ظہور ہوا۔ ولایت کی
 شہادت شجر و حجر نے بھی دی۔ جن و انس نے ندی اور کائنات کی
 کسی دوسری چیز نے ندی، اگر دی تو آلائہ تناسل نے دی۔ اگر دی تو
 پاخانے والی جگہ نے دی۔ کیا اس میں توہین و تنقیص تو نہیں کی گئی
 حضرت امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی؟ اس سوال کا جواب
 آپ خود سوچ لیں۔ (آثار جدیدی ترجمہ تفسیر حسن عسکری ص ۵۵ مطبوعہ لاہور)

شیعہ کا نام رافضی خود اللہ نے رکھا

ابوبصیر نے جعفر صادقؑ سے شکایت کی کہ لوگ ہمیں برے ناموں سے
 پکارتے ہیں جس کے باعث انکسرت لہ ظہورنا وما ننت لہ
 افتدنا۔ ہماری کمر ٹوٹ گئی دل مردہ ہو گئے۔ فقال ابو عبد اللہ
 علیہ السلام الرافضۃ! قال قلت نعم قال لا واللہ صاھم
 مسؤکھم ولكن اللہ سَمَّا کمر بہ۔ جعفر صادقؑ نے فرمایا کیا
 وہ نام رافضی ہے؟ (یعنی جس پر تمہیں غصہ آتا ہے) میں نے کہا جی ہاں تو
 جعفر نے فرمایا نہیں نہیں قسم بخدا تمہارا یہ نام انہوں نے نہیں رکھا۔ بلکہ خود

اللہ رب العزت نے تمہارا نام رافضی رکھا۔
 اب اگر آج جعفری برادری کو رافضی کہا جاتا ہے تو پیشانی پر بٹا جاتے
 ہیں۔ حالانکہ ان کو خوش ہونا چاہیے کیونکہ اللہ نے ان کا نام رافضی رکھا ہے
 ہم تو اللہ کے رکھے ہوئے اور دیئے ہوئے نام پر خوش ہوتے ہیں۔ کیونکہ
 اللہ نے ہمارا نام مسلمان رکھا۔ ھُوَ سَمُّکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ

www.jmmpak.net

اینیاری و آئمہ کرام پر شیعی دھرم کے الزامات

ابوالبشر سیدنا آدم علیہ السلام میں اصول کفر موجود تھے۔ (نمود باللہ منہ)

أصول کافی ج ۲۸۹ - عن ابی بصیر قال قال ابو عبید اللہ علیہ السلام اصول الکفر ثلاثة، الحرص، والاستکبار، والحسد، فاما الحرص فان آدم علیہ السلام حين نهى عن الشجرة حملة الحرص على ان اكل منها

ابو بصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق نے فرمایا: اصول کفر تین ہیں (۱) حرص (۲) تکبر (۳) حسد۔ حرص والا کفر تو حضرت آدم علیہ السلام میں تھا۔ جب انہیں درخت کے کھانے سے منع کیا گیا تو حرص نے درخت کے کھانے پر انہیں ابھارا

یہ ہے مومنین کی نام نہاد جماعت کی ہرزہ سرائی جناب آدم علیہ السلام کے متعلق کہ ان کو کافر تک کہہ دیا۔ حالانکہ قرآن مقدس کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے اقرار کیا تھا مگر ان کو نسیان ہو گیا وہ بات یاد نہ رہی۔ خود اللہ تعالیٰ شہادت و گواہی دے رہے ہیں کہ ان میں اکل شجرہ کا کوئی عزم و ارادہ نہیں تھا۔ وَلَقَدْ عَهِدْنَا لَآدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا

(سورہ طہ ۳)

اللہ رب العزت کی طرف سے برأت و صفائی کے باوجود بھی کس قدر ڈھٹائی کا ثبوت دیا کہ آدم علیہ السلام کو کافر بنا دیا۔ (نعموز بانہ منہ)
 حیات القلوب ج ۹ ص ۵۱۵ میں ہے کہ جناب آدم علیہ السلام نے عرش کی طرف دیکھا، تو خاندان نبوت کے افراد پر نظر پڑی۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اے آدم! ان کو بہ نگاہ حسد نہ دیکھنا، پس نظر کر دند بسوئے ایشاں بدیدہ حسد و بایں سبب خدا ایشاں را بخود گناشت ویاری و توفیق خود را از ایشاں برداشت تا از در خست گندم خوردند۔

مگر آدم علیہ السلام نے بہ نگاہ حسد ان کی طرف دیکھا تو اللہ رب العزت نے باین وجہ اُن سے اپنا قرب چھین لیا اور نصرت و مہربانی ان سے اٹھالی۔ مکرم قارئین گرامی! حسد بھی ان کے نزدیک اصول کفر میں سے ہے جو تیسرے نمبر پر ہے اور یہ ایسی چیز ہے کہ امام الامام ابوالمسلمین کو حکم دیا کہ آپ اپنی دعا میں حسد کرنے والے کے شر سے میری پناہ لی دعا مانگا کریں۔ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

اب ذرا حسد کی اہمیت شیعی دھرم میں ملاحظہ فرمائیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ جناب آدم علیہ السلام کے متعلق مذکورہ بالا روایت جو وضاحت کی گئی ہے وہ ان کے گندے ذہن کی عکاسی کرتی ہے

فروع کافی جلد دوم ص ۳۰۶ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان الحسد ياكل الايمان كما تأكل

النار الحطب . و کتاب الایمان و الکفر باب الحمد
جعفر صادقؑ نے فرمایا حسد ایمان کو اس طرح کھا جاتا ہے، جیسے
اگ خشک لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔

فروع کافی جلد دوم ص ۳۰۳ = عن الفضیل بن عیاض
عن أبی عبد اللہ علیہ السلام قال ... والمنافق یحسد
منافق حسد کرتا ہے۔

آدم و حوا علیہما السلام نے شیطان کی اطاعت کی

حیات القلوب جلد اول ص ۴۱۔ از امام محمد باقرؑ پر سید
ز تفسیر قول حق تبارک و تعالیٰ : فَلَمَّا آتَاهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهُ
شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا۔

فرمود ایشاں آدم و حوا بودند و شرک ایشاں شرک اطاعت
د کہ اطاعت شیطان کردند۔

امام باقرؑ سے مذکورہ آیت فلما آتاهما صالحا کی تفسیر کے بارے
میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس سے مراد آدم و حوا علیہما السلام ہیں کہ انہوں
نے ملعون ابلیس کی اطاعت کر کے شرک کیا۔

و نس علیہ السلام کو خلافت علیؑ کے انکار پر سزا ملی۔

حیات القلوب ص ۴۵۹، پسند معتمد از حضرت امیر المؤمنین است
www.jmmpak.tk

کہ حق تعالیٰ عرض کرد ولایت مرا بر اہل آسمان و زمین پس قبول کرد
ہر کہ قبول کرد و انکار کرد و ہر کہ انکار کرد چنانچہ باید قبول نکرد یونس علیہ السلام
تا آنکہ خدا اوراد شکیم ما ہی بحسب کرد تا قبول کرد۔

امیر المؤمنین حضرت فرماتے ہیں کہ میری ولایت کو اللہ تعالیٰ
نے آسمان و زمین والوں پر پیش کیا جس نے قبول کرنا تھا قبول کیا، اور
جس نے انکار کرنا تھا، انکار کیا، یونس علیہ السلام نے ولایت علی
کا انکار کیا تو اللہ رب العزت نے پھلی کے پیٹ میں بند کر دیا، یہاں
تک کہ ولایت علی کا اقرار کیا۔

شیعوں کے امام کی کذب بیانی | اثاب حیدری مٹ

حضرات اسی کتاب میں آپ ابو بصیر کے حوالہ سے حضرت جعفر صادق
کا قول پڑھ چکے ہیں کہ شیعوں کا رافضی نام اللہ نے خود رکھا کسی او
نے نہیں، اور شیعیان علیؑ ہی جنت کے وارث ہیں، اور جنت میں
وہی جائے گا، جو حب خدا، حب رسول، حب اہل بیتؑ کا
صرف دعویٰ رہی نہ ہو بلکہ ان کی پیروی اور فرمانبرداری کرنیوالا ہو۔
چنانچہ شیعوں کی کتابوں کا جب مطالعہ کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا
ہے کہ شیعوں میں اطاعت خدا و رسول، و حب اہل بیت نام کا
کوئی چیز نہیں ہے۔ بلکہ شیعہ چور، ڈاکو، شرابی، زانی، لوطی، ہونہار
اور بے حیائی اور خفش کاموں کے مرتکب ہوں گے میری اس

شاید کوئی متعہ کی پیداوار سیخ پا ہو جائے تو اس سے عرض ہے کہ

آپ ہی اپنی اداؤں پر ڈالے نظر

ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

آپ اپنے مسلک و دھرم کی کتاب تفسیر البرہان ص ۳۴۲

اٹھائیں۔ اور اپنی صفات اس میں خود پڑھ لیں جو براہیم نامی راوی نے

حضرت امام باقرؑ کے سامنے بیان کی تھیں، پھر آپ کو معلوم ہو جائیگا

کہ ہم کیا ہیں آثار حیدری ص ۲۷۹ کا حوالہ بھی آپ دیکھ لیں۔

خمار نے کہا کہ حضرت جعفر صادقؑ نے مجھ سے بیان فرمایا ہے

کہ سب سے پہلے جو لوگ رافضی کے نام سے موسوم کئے گئے وہ جادوگر

تھے حالانکہ یہی جعفر صادقؑ ہیں جنہوں نے فرمایا کہ اللہ نے ملنٹوں کا

نام رافضی رکھا ہے۔

بَابُ الْكِتْمَانِ

فروع کافی ص ۲۲۲ - باب الکتمان -

محرم ناظرین ! جیسا کہ پہلے عرض کر چکا ہوں کہ شیعی دھرم کی دو عبادتیں ان کے دھرم میں بہت اعلیٰ شمار کی جاتی ہیں (۱) تقیہ کرنا (۲) کتمانِ حق کرنا۔ یعنی حق کو چھپانا، اپنے اصلی مذہب و عقیدہ کو چھپانا کسی بھی صورت میں لوگوں پر ظاہر نہ کرنا، یہ بھی ایک بہترین عبادت ہے۔

ذی قَدَرِ نَاطِرِین =

قرآن مجید میں تو اس بات پر بڑی تاکید سے زور دیا گیا ہے کہ معاملات ہوں، لین دین ہوں، اس کو لکھ لیا کرو، اور گواہ بھی مقرر کر لیا کرو، اور پھر گواہوں کو تاکید کی گئی کہ جب شہادت دینے کی ضرورت پڑے تو شہادت دینے جائیں وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ، شہادت کو چھپائیں نہیں، وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثَمُ قَلْبُهُ۔ چھپانے والا گنہگار ہوگا، وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۚ باطل کو حق کے ساتھ نہ ملاؤ حق کو جانتے ہوئے بھی چھپاتے ہو۔

شیعہ مذہب کی اساس و بنیاد ہی کتمانِ حق پر ہے، تقیہ

ہے، متعہ پر ہے، لواطت، چوری، ڈاکہ، زنا، قتل و غارت گری پر ہے اور یہ سب برے اور گندے کام ہیں اور شخص، فریاد جماعت میں یہ گندی خصلتیں موجود ہوں ان سے احتراز و اجتناب کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تاکید فرمائی گئی ہے مَا كَانَ لِلّٰهِ لِيَسْذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَفْتُمُ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يُمَيِّزَ الْحَيِّثَ مِنَ الطَّيِّبِ مگر دنیا میں ایک اور صرف ایک دھرم رافضیوں کا ہی ایسا ہے کہ جس میں یہ ساری خصلتیں اجر و ثواب کا مستحق بنادیتی ہیں۔ (را غاذا اللہ منہ)

عن سليمان ابن خالد قال قال ابو عبد الله عليه السلام يا سليمان انكم على دين من كتمه اعداء الله ومن اذاعه اذله الله

جعفر صادقؑ نے فرمایا: اے سلیمان! جس نے دین کو چھپایا اس کو اللہ عزت دیں گے اور جو اس کو ظاہر کرے گا اللہ اس کو ذلیل کریگا۔

اصول کافی جلد دوم ص ۲۲۳ ج ۲۲۳ = عن معلى بن خنيس قال قال ابو عبد الله عليه السلام يا معلى اکتما امرنا ولا تذعه فانه من کتم امرنا ولم یذعه اعداء الله به فی الدنيا وجعله نورا بین عینہ فی الآخرة یقوره الى الجنة۔

معلى بن خنيس سے روایت ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: اے معلى! چھپا ہمارے دین کو اور اس کا اظہار نہ کر کیونکہ جس نے بھی

ہمارے محکموں کو چھپایا اور اظہار نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو عزت دیں گے
دنیا میں اور آخرت میں اس کی آنکھوں میں نور پیدا کریں گے اور اس
جنت میں داخل کریں گے۔

حضرات قارئین =

کتمان حق پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی جاسکتی ہے کیونکہ جب
اہم عبادت ہے تو فضائل بھی اس کے بکثرت ملتے ہیں۔ مگر بطور نمونہ
مثبت اخروار سے دو حوالے پیش کئے ہیں تاکہ معلوم کیا جاسکے
کہ مطلوب و مقصود و وافض کا ہے کیا آخر فقہ جعفریہ کے نفاذ سے
امید ہے کہ قارئین گرامی کو اس سوال کا جواب خود معلوم ہو گیا ہوگا۔
اب آخر میں فقہ جعفریہ (شیعی دھرم) کے چند اہم
مسائل پیش کر کے اپنی تحریر کو اختتام پذیر کروں گا اس امید کے ساتھ
کہ سنی حضرات بغور مطالعہ فرمائیں گے اور اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ
واقعی متعہ کی پیداوار، ابلیس کی ذریت رحیمہ، عبد اللہ بن سبا
معنوی نطفہ، مملکت خداداد پاکستان میں زنا جیسی گندہ
خصالت کو پروان چڑھانے کی فکر میں ہے۔ نیز اسلام کے مقابل اللہ
دین و دھرم کا رسیا ٹولہ بد دینی اطاد و زندقہ کی ترویج چاہتا ہے
مگر این چنیں نباشد۔

بقول جعفر صادق و طی فی الدبر جائز ہے

استبصار ص ۲۴۳ تہذیب الأحکام ص ۴۱۵ : عن عبد الله
ابن ابی یعفر قال سألت ابا عبد الله عليه السلام عن
الرجل یاتی المرأة فی دبرها قال لا بأس إذا رضیت۔

ابن ابی یعفر سے روایت ہے کہ میں نے جعفر صادق سے پوچھا کہ
اگر کوئی شخص اپنی بیوی کی دبر میں اپنی خواہش پوری کرتا ہے تو ایسے
شخص کے لئے کیا حکم ہے ؟ تو جعفر صادق نے فرمایا اگر عورت
اس فعل پر راضی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حضرات قارئین! اس قسم کے قبیح و مذموم فعل کے جواز کی نسبت ائمہ کرام کی طرف
کرنا یہ و طی فی الدبر اور زنا سے زیادہ قبیح جرم ہے، ائمہ کرام کا عقیدہ
ہرگز نہیں تھا، اور نہ ہی یہ ان کا مشغلہ تھا ہاں روافض و شیعہ کا
پسندیدہ شغل تو ہے اور یہ محتاج بیان نہیں ہے۔

امام جعفر کے علاوہ امام رضا بھی و طی فی الدبر کے جواز کے قائل تھے

فروع کافی ص ۵۴۵ : استبصار ص ۲۴۳ تہذیب الاحکام ص ۲۴۳
عن صفوان بن یحییٰ یقول قلت للرضا علیہ السلام ان
رجلاً من موالیک أمرنی ان أسئلك عن مسئلة لها بک
www.jmmpak.tk

وَأَسْتَجِي مِنْكَ أَوْ يَسْأَلُكَ قَالَ وَمَا هِيَ قُلْتُ لِلرَّجُلِ يَا أُمَّ رُقَيْطَةَ
فِي دُبْرِهَا قَالَ ذَلِكَ لَهُ ، قَالَ قُلْتُ لَهُ فَأَنْتِ تَفْعَلُ ، قَالَ
أَنَا لَا تَفْعَلُ ذَلِكَ :

صفوان بن یحیی کہتا ہے کہ میں نے امام رضا سے کہا کہ مجھے آپ
کے پاس آپ کے غلاموں میں سے ایک نے ایک سٹل کی دریا فنگی
کے لئے بھیجا ہے وہ بیچارہ آپ سے ڈرتا اور شرماتا ہے ، فرمایا
کیا مسئلہ ہے ؟ میں نے کہا کیا مرد اپنی بیوی کے دُبر میں دخول کر
سکتا ہے آپ نے فرمایا ہاں اس کو اجازت ہے ۔ صفوان کہتا ہے
کہ میں نے امام صاحب سے پوچھا آپ بھی ایسا کرتے ہیں فرمایا نہیں
ہم ایسا نہیں کرتے ۔

شیعی دھرم میں عورت کی شرمگاہ کو چومنا جائز ہے ۔ (سورۃ لائقہ)

فروع کافی ص ۴۹ تہذیب الأحکام ص ۴۱۳

عن علی بن جعفر قال سألت أبا الحسن عليه السلام
عن الرجل يقبل قبل المرأة قال لا بأس .

علی بن جعفر نے امام موسیٰ کاظم سے سوال کیا کہ مرد اپنی بیوی کی شرمگاہ
کو چوم سکتا ہے ؟ فرمایا کوئی حرج نہیں ۔

شیعہ دھرم میں مُشَبَّت زنی قابلِ مواخذہ جرم نہیں

فروع کافی ج ۵ - عن زرارة بن اعین عن
ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سألتہ عن الذلک قال
ناکح نفسه لا مشی علیہ ...

زرارہ کہتا ہے کہ مُشَبَّت زنی کے متعلق میں نے جعفر صادقؑ سے
پوچھا تو فرمایا اس پر کوئی مواخذہ نہیں کیونکہ وہ اپنے آپ سے جماع
کرنے والا ہے ...

شیعہ مذہب میں عورت کے فرج کو مستعار دینا جائز ہے

الاستبصار ج ۱۳ قہذیب الاحکام ص ۲۴۲ ج ۷ -

فروع کافی ج ۲ من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲ ص ۲۹۰

عن ابی جعفر علیہ قال قلت لہ الرجل یحل لاخیہ
فرج جاریتہ قال نعم لہ ما أحلّ لہ منها۔

راوی عبد اللہ کریم کہتا ہے کہ میں نے امام باقرؑ سے ایک آدمی کے
متعلق پوچھا۔ جو اپنی لونڈی کا فرج اپنے بھائی کے لئے حلال کر دیتا
ہے تو امام صاحب نے فرمایا جی ہاں۔ اس نے جو اپنے
بھائی کے لئے حلال کی ہے تو وہ حلال ہے۔ گویا شیعہ دھرم میں
دیگر چیزوں کی طرح عورت کے فرج کا تبادلہ بھی جائز ہے۔

واللہ اعلم: اب بھی شیعوں کے مقصداً باہم یہ تبادلہ جائز تصور کرتے ہیں یا نہیں؟ اگر جائز تصور کرتے ہیں تو تبادلہ بھی ہوگا کیونکہ فرج چیز ہی لذیز ہے ملاحظہ ہو۔

شیعہ مذہب میں عورت کو ننگا کر کے فرج کو دیکھنا
اس میں انگلیاں ڈال کر کھیلنا بہت لذیز ہے

سہذیب الاحکام ج ۳۳ فروع کافی ص ۲۹۷ باب نوادر

(۱) عن أبي عبد الله عليه السلام في الرجل ينظر إلى
امرأته وهي عريانة قال لا بأس بذلك وهل اللذة الا ذلك
جعفر صادقؑ سے پوچھا گیا کہ آدمی جب عورت ننگی ہو اس کی طرف
دیکھ سکتا ہے؟ فرمایا کوئی حرج نہیں لذت تو اسی میں ہے۔

(۲) حلیۃ المتقین ص ۴۱ = وپر سید مذکر اگر بدست و انگشت
بافر ج زن و کنیز خود بازے کند چوں است فرمود باکی نیست اما
بغیر اجزائے خود دیگر در آنجا نہ کند۔

لوگوں نے جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ اگر اپنے ہاتھ کی انگلی کے
ساتھ اپنی عورت یا لونڈی کی شرمگاہ سے کھیلے تو کیا حکم ہے؟ تو فرمایا
کوئی حرج نہیں ہاں مگر اپنے جسم کے بغیر کسی دوسری چیز سے یہ کھیل
نہ کھیلے۔ (یعنی لکڑی وغیرہ سے جسکے اور لذتیں نہ لینے لگ بیٹھے۔

مرتے وقت ہر آدمی کے منہ اور آنکھ سے منی نکلتی ہے

مَنْ لَا يَحْفَرُهُ الْفَقِيه ^{۱۶۳} فِرْوَح كَافِي ^{۱۶۳}

(۱) وَسُئِلَ الصَّادِق عَلَيْهِ السَّلَامُ لِأَيِّ عِلَّةٍ يُغْسَلُ الْمَيِّتُ قَالَ تَخْرُجُ مِنْهُ النُّطْفَةُ الَّتِي خُلِقَ مِنْهَا تَخْرُجُ مِنْ عَيْنِهِ أَوْ مِنْ فِيهِ . . . (مَنْ لَا يَحْفَرُهُ الْفَقِيه ^{۱۶۳}) بَابُ الْغُسْلِ الْمَيِّتِ م

صَادِق عَلَيْهِ السَّلَام سے میت کو غسل دینے کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ اس کے منہ اور آنکھوں سے وہ نطفہ نکلتا ہے جس سے وہ پیدا کیا گیا تھا۔ یعنی منی نکلنے کے باعث غسل دیا جاتا ہے۔

(۲) عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ إِنَّ الْمَخْلُوقَ لَا يَمُوتُ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْهُ النُّطْفَةُ الَّتِي خُلِقَ مِنْهَا مِنْ فِيهِ أَوْ مِنْ خِيْنِهِ . . . (فِرْوَح كَافِي ^{۱۶۳}) (بَابُ الْعِلَّةِ فِي غُسْلِ الْمَيِّتِ الْغَنَابَةِ) امام زین العابدین نے فرمایا جب آدمی مرتا ہے تو بوقت موت اُس کے منہ اور آنکھوں سے منی نکلتی ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اس کو پیدا کیا تھا۔

ساس سے زنا کرنے میں بیوی کبھی بھی حرام نہیں ہوتی

اِسْتَبْصَار ^{۱۶۴} مَنْ لَا يَحْفَرُهُ الْفَقِيه ^{۲۶۳} فِرْوَح كَافِي ^{۲۱۶} تَهْذِيبُ الْاَحْكَامِ ^{۲۲۵}

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ

كانت عند امرءة فزني بأمتها أو بنتها أو باختها
فقال ما حرّم حرماً قط حلالاً امرءته لمرحلاً -

(الفاظ من لا يحضره الفقيه ج ۲ ص ۲۶۳)

امام باقر سے ایک شخص کے متعلق دریافت کیا گیا کہ اس نے اپنی سائل
سے یا اس کی بیٹی سے، یا اس کی بہن سے زنا کیا تو ایسے شخص کے لئے
کیا حکم ہے؟ فرمایا اس سے اس کی بیوی کبھی اس پر حرام نہیں ہوتی اس
کی بیوی اس کے لئے حلال ہے۔

اہل سنت کے نزدیک بیوی کی ما یعنی ساس سمیت تمام
جدا ت شامل ہیں، تمام دور اور قریب کی دادیاں، نانیاں اسیں داخل ہیں
اور از روئے حدیث شریف بیویوں کی رضاعی مائیں نانیاں دادیاں بھی
بہنی کے ساتھ شامل ہیں، امام اعظم کے نزدیک مزینہ یعنی جس عورت سے
زنا کیا گیا ہو کی مائیں بھی اسی حکم میں داخل ہیں اور کسی اجنبی عورت کو
بہ نظیر شہوت چھونے سے بھی اس کی مائیں بھی حرام ہیں، ملاحظہ ہو
(تفسیر مظہری ج ۵ ص ۵۵۵ سورۃ النسا)

شیعی دھرم کے یافتہ جعفریہ کے فقہی مسائل

پیشاب اگر پنڈلی تک بھی بہہ جائے تو کوئی حرج نہیں

الاستبصار ص ۲۹۱ باب مقدار ما یخری من المار فی الاستحباب

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی الرجل یبول قال ینتزه
ثلاثاً ثم ان سأل حق یبلغ السَّاقِ فلا یُبالی۔
حضرت جعفر صادق سے اس آدمی کے متعلق استفسار کیا گیا جس کا پیشاب
بہتا ہوا پنڈلی تک بھی پہنچ جائے تو کوئی حرج نہیں۔
آج تک کسی انسان نے نہیں سنا کہ پیشاب اتنی نکلے جو پنڈلی تک
جا پہنچے، یہ خصوصیت بھی دیگر خصوصیات کی طرح شیعوں کی ہے
شاید کثرت بول سے ان کو فائدہ ہوتا ہوگا۔ شاید مجھنگ کثرت سے
پینے سے اتنی وافر مقدار میں ان کو پیشاب آتا ہو جو ان کو بہت سارے
مواقع پر فائدہ دے جاتا ہوگا۔

شیدہ دھرم میں گدھا، چمکا ڈر، خچر، گھوڑا سب حلال ہیں۔

عن حریر عن محمد بن مسلم عن ابی جعفر علیہ السلام

انه سئل عن سباع الطير والوحش حتى ذكر له القنافة والوطواط
والحمير والبغال والخيول فقال ليس الحرام الا ما حرم الله
في كتابه العزيز (۱) (تہذیب الاحکام ج ۲ ص ۲۱۳) من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲ ص ۲۱۳
(استبصار ص ۲۱۳ باب ۲۳) (من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲ ص ۲۱۳) باب ۲۳ فی الصيد
والذبائح

حزیر نے محمد بن مسلم سے محمد بن مسلم نے جعفر صادق سے روایت کی
ہے کہ ان سے چیر بھاڑ کئے والے پرندوں کے متعلق پوچھا گیا، چمکا ڈر
گدھے، گھوڑے اور نجر کے بارے میں بھی پوچھا گیا تو فرمایا کہ یہ حرام
نہیں، حرام تو صرف وہ ہیں جو قرآن مجید میں حرام کئے گئے ہیں...

شوربا حرام بوٹیاں حلال

فروع کافی ج ۲ استبصار ص ۲۱۳ باب فی حکم
الفارة والوزغة والحیة =

عن ابی جعفر عن ابیہ ان علیاً علیہ السلام سئل عن
قدر طبخت واذانی القدر فارة، قال یہراق مرقہا ویفصل
اللحم ویؤکل

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پکی ہوئی ہانڈی میں سے چوبانگل آنے
کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا، شوربا گرا دیا جائے اور بوٹیوں کو دھو کر
کھایا جائے۔

حضرات ناظرین :

آج تک تو ایک کہاوت تھی جو سنی تھی کہ شور با حرام بوٹیاں
حلال، مگر شیعہ دھرم کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ خالی
کہاوت اور ضرب المثل ہی نہیں، بلکہ اس میں کچھ صداقت بھی ہے جو
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس فرمان سے واضح ہے۔
امام باقر نے بیت الخلا سے روٹی کا ٹکڑا

اٹھایا غلام نے کھایا جنت واجب ہو گئی

من لا تحفہ الفقہ باب ۲ حدیث ۱۴
کتاب روایت ۴۹

ودخل ابو جعفر الباقر علیہ السلام الخلاء فوجد
لقمة خبز فی القدر فاخذها وغسلها ودفعها الی مملوك
کان معه فقال تكون معك لاأكلها اذا خرجت فلما خرج
علیه السلام، قال للمملوك أين اللقمة؟ قال أكلتها
یا بن رسول الله، فقال انهما ما ستقترت فی جوف أحد
الا وجت لهما الجنة، فاذهب فانت حر فانی أكره ان
استخدم رجلاً من اهل الجنة.....

امام باقر علیہ السلام بیت الخلا میں داخل ہوئے گندگی پر ایک
لقمہ روٹی کا پڑا ہوا دیکھا اٹھایا اس کو دھویا اور اپنے غلام کو دیا

جوان کے ساتھ تھا، اور فرمایا، اسکو اپنے پاس رکھو میں بیت الخلاء سے آؤں گا تو مجھے دینا میں کھاؤں گا۔ مگر غلام نے کھایا، آپ جب بیت الخلاء سے نکلے، لقمہ مانگا تو غلام نے کہا کہ وہ میں نے کھایا تو اس پر فرمایا کہ جس پیٹ میں وہ لقمہ گیا اس پر جنت واجب ہوگئی۔ جا تو آزاد ہے میں جنت واسے سے خدمت لینا نہیں چاہتا۔

سبحان اللہ! امام صاحب نے کس پاکیزہ جگہ سے لقمہ نان اٹھایا اور نیت بھی یہ کہ بیت الخلاء سے خروج پر خود کھاؤں گا۔ مگر آگے غلام بھی کیسا کہ باوجود حکم امام کے خود ہرپ کر گیا، اور پھر امام صاحب نے بشارت جنت سے بھی اس کو سرفراز فرمایا، یہ ہے غلام اہل بیت کا حال۔ واقعی سب غلامان کی یہی حالت ہے کہ قول امام کو اپنی قلبی خواہش کے آگے ترک کر دیتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم غلامان اہل بیت کبار ہیں۔

کیا اس قسم کی حرکتوں سے ائمہ ناراض اور رنجیدہ نہیں ہونگے؟ ضرور ہوں گے، روزِ محشر اپنی غیر اطاعت پر ملنگوں سے شکوہ کریں گے۔ قریب ہے یارو روزِ محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر جو چپ رہے گی زبانِ نجر ہو پکارے کا آستین کا جھابیں ہم پہکیں اتنی مہربانی کی حالت میں خدا جانے اگر تم خوش مگیں ہوتے تو کیا ہوتا

ذی قدر قارئین

اہل تشیع کی کتابیں اس قسم کے مغالطات سے بھری پڑی ہیں۔ میں نے امانت داری سے یہ چند حوالہ جات آپ کی خدمت میں پیش کئے ہیں مگر وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ ۝

خداوند قدوس میری اس سچی کو شرف قبولیت بخشے اور عامۃ المسلمین کو شیعوں کے مکائد و شرور و فتن سے محفوظ رکھے، آمین ثم آمین۔ نوٹ: میں نے اس کتابچہ میں صرف اہل تشیع کی عبارات بمع اردو ترجمہ پر اکتفا کیا ہے۔ عبارات و روایات پر حاشیہ اُرائی و بصرہ سے عمدًا اجتناب کیا ہے تاکہ مضمون طویل نہ ہو جائے۔ اور رخصتے والے اکتانہ جائیں۔

فقط

ابوالوفا فاروقی عفرلہ

خطیب جامع مسجد عرفات جناح کالونی سیکٹر ۹-۴

اورنگی ٹاؤن۔ کراچی

ایرانینوں کا کلمہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ عَلَيَّ وَآلِي اللَّهِ خَيْرٌ حُجَّةُ اللَّهِ
از ماہنامہ وحدت اسلامی تہران (سالنامہ ۱۹۸۳ء)

جن کتابوں سے استفادہ کیا گیا۔

- (۱) کشف الاسرار خجینی (۲۱)، تفسیر مرآة الانوار و مشکوٰۃ الاسرار
- سید حسن شریف (۲۳)، حیات القلوب (۲۴)، تہذیب الاحکام
- (۵)، استاد خجینی - مولانا عبد القادر آزاد (۶)، نقاب کشائی۔
- سید ابوالحسن شاہ فیضی - (۷)، قرآن مجید ط ماہ ۱۹۸۶ء
- (۸)، الجامع الکافی مطبوعہ ایران (۹)، من لائحہ الفقہ (۱۰)، الاستبصار
- (۱۱)، تذکرہ آئمہ معصومین طبع ایران (۱۲)، مذہب شیعہ

آخری گزارش

حضرات قارئین گرامی =

یہ تھی شیعہ عبارات اور شیعہ دھرم کے عقائد و نظریات جن میں یہ بات سورج کی روشنی سے زیادہ واضح ہے کہ شیعہ دھرم پیداوار ہے عبد اللہ بن سبا کی، اور شیعہ پیداوار ہیں یہودیوں کی میری یہ بات پیروکاران ابن سبا کو تلخ، کڑوی کسلی محسوس ہوگی اور شیعہ چیخیں گے کہ ابوالوفار نے غلط نظر یہ اختیار کیا ہے اور ہم پر یہ الزام و بہتان لگایا ہے کہ ہم شیعہ ابن سبا اور یہودی کی پیداوار ہیں اور بعض تاریک قلب سینوں کو بھی اعتراض ہوگا کہ ابوالوفار نے اپنی کتاب میں شیعوں سے مخاطب کے وقت لب و لہجہ تند و تیز اختیار کیا ہے حالانکہ حکمت عملی سے کام لیا جائے تو تقریر و معطیت سے مخاطب کا دل اسج جاتا ہے اور اس کا دل موہ لیا جاسکتا ہے، اگر حکمت عملی کو ترک کر دیا جائے تو حالات کا دھارا دوسری سمت چلا جاتا ہے اس لئے اس اشکال کا جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں، چنانچہ ابن سبا ملعون کی ذریتِ جیمہ سے عرض ہے کہ انتہائی غور و خوض سے میری عبارات اور حوالہ جات کا مطالعہ فرمائیں۔ انشاء اللہ العزیز قلب کو سکون میسر ہو جائے گا اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو جائیگا، کہ مصنف نے کوئی نئی بات نہیں کہی، بلکہ وہی بات کہی جو امیر المؤمنین خلیفۃ المسلمین حضرت سیدنا

علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمائی تھی۔ چنانچہ ملاحظہ فرمائیں
اپنے گرو گھنٹال کی کتاب کا حوالہ

مناقب ابی طالب ص ۶۳ وقال امیر المؤمنین علیہ السلام
من لم یقل انی رابع الخلفاء فعلیہ لعنة الله۔ یعنی جو مجھے
چوتھا خلیفہ نہیں مانتا اس پر اللہ کی لعنت۔

ہاں جناب پوری دنیا کے رافضیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت اٹھلاٹ
غاصب تھے۔ خلیفہ اول بلا فصل سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ نہیں بلکہ حضرت علی
رضی اللہ عنہ ہیں مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پہلے ہی فرمادیا تھا کہ میرا
چوتھا نمبر ہے اور شہادت تمہاری کتاب دے رہی ہے اگر سنیوں
کی کتاب کا حوالہ دیتا تو پھر اولاد میں کوئی شک نہ رہتا کہ روئے پٹیتے چیتے چلاتے
اور کہتے کہ ہم اس کو نہیں مانتے مگر
ایں چراغ آورده توست

حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے جو دوسرا نمونہ
ملا ہے شیعیان علی کو اس کا بھی ذرا معائنہ فرمائیں، حضرت علی رضی اللہ
عنہ نے شیعوں کو مخاطب ہو کے ایک دفعہ چند بددعائیں دی تھیں جو
شیعہ کی معتبر ترین کتاب میں ثبت ہیں، سنی کتاب کا حوالہ پھر بھی نہیں
دوں گا، ملاحظہ ہوں بددعائیں امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ کی۔

احتجاج طبرسی ص ۱۱ مطبوعہ شہدہ۔ ما عزاللہ نصر من دعاکم
ولا استراح من فاستاکم ولا قدرت عین من اواکم۔

یعنی اے شیعو جو تم کو نصرت کے لئے بلائے خدا اس کو سزیت
و شکست دے جو تمہیں غمخوار بنائے خدا اس کو فرحت و خوشی نہ دے
اور جو تمہیں ٹھکانہ دے خدا اس کی آنکھوں کو ٹھنڈک نہ دے۔

حضرت امیر المومنینؑ سے شیعوں نے اتنی غداری کی کہ حضرت امیرؑ
نے مختلف مقامات پر اس کا مختلف انداز میں تذکرہ کیا۔ مثلاً اسی
مذکورہ کتاب کا دوسرا حوالہ دیکھیں، حضرت نے فرمایا۔

احتجاج طبرسی ص ۳۱۱۔ لا اطمع فی نصرتکم ولا اصدقکم
قولکم فراق اللہ بینی و بینکم۔ یعنی اے شیعو مجھے کسی
قسم کی تمہاری مدد کی ضرورت نہیں اور میں تمہاری کسی بھی بات کو
سچ نہیں تصور کرتا ہوں، اللہ تمہارے اور میرے درمیان جدائی ڈال
دے۔

یہی وجہ ہے کہ آج کا شیعہ ذلیل اور کمینگی میں لیتا ہے یہ ثمرہ
اور نتیجہ ہے حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ کی بددعا کا۔

اللہ رب العزت کے ہاں شیعہ ہونا پسندیدہ بات نہیں و اگر نہ
خود اللہ تعالیٰ سید الکونین رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں نہ فرماتے
کہ إِنَّ الَّذِينَ قَرَّبُوا ذِيْنَهُمْ وَكَالُوا بِشَيْعًا لَّسْتُ مِنْهُمْ
بِشَيْءٍ... پ۔

بے شک جہنوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور شیعہ ہو گئے آپ
کا ان سے کوئی تعلق نہیں، اگر شیعہ ہونا اچھی بات ہوتی تو اللہ رب العزت

اپنے محبوب پیغمبر کو ان سے تعلق جوڑنے کا حکم فرماتے، بلکہ یہاں پر ”لَسْتُ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ“ فرما کر انقطاعِ تعلق کا آرڈر دیا جا رہا ہے جو شیعہ کے لئے ایک عذابِ الیم سے کم نہیں۔

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے مشہور شیعہ مفسر عمار اپنی معروف تفسیر بعلمہ البیان ج ۲ میں تحریر کرتا کہ اس جگہ شیعہ کا لفظ یہود و نصاریٰ پر استعمال کیا گیا ہے، نیز اس قول کی تائید شیعوں کی مستند کتاب رجال کشتی ص ۱۱۰ میں موجود ہے۔ اصل التشیع والرفض ماخوذ من اليهودیہ، یعنی تشیع اور رفض کی بنیاد یہودیت سے ہے یہ شاخ یہودیوں سے ہی پھوٹی ہے۔ یہاں تو سورج کی روشنی سے زیادہ واضح ہو گئی ہے یہ بات کہ شیعہ یہودیت کا چہرہ ہے، یہودیت کا ہی شاخسانہ ہے، اُسی اُردیہ بات کہتا تو متعے کی پیداوار کو ضرور سوچ ہونا چاہئے تھا مگر یہ تو گھر کی شہادت ہے۔ پھر یہ کہ قرآن مقدس میں جہاں بھی ”شیعہ“ کا لفظ آیا ہے اس کی تفسیر شیعہ و سنی دونوں مذاہب کی معتبر تفاسیر کی کتب سے دیکھی جاسکتی ہے کہ شیعہ سے مراد کیا ہے، مثلاً قرآن میں ایک جگہ لفظ ”شیعہ“ کفار کیلئے استعمال کیا گیا ہے۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي بَشَرٍ الْأَوَّلِينَ وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ.....

یعنی ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل کئی رسول علیہم السلام پہلے بھیج چکے ہیں، کوئی رسول علیہ السلام نہیں آیا مگر وہ شیعہ ان سے استہزار اور

مذاقیں کرتے تھے۔

ضاصرین گرامی = آپ حیران ہوں گے کہ اس آیت مقدسہ میں تو کافر کا تذکرہ تک نہیں ہے آپ نے کیسے کہہ دیا کہ اس آیت میں شیعہ سے مراد کافر ہیں، تو جناب آپ کی حیرانگی بجا مگر ذرہ **یشعی دھڑھڑ** کے مشہور مفتی عمار علی کی تفسیر عمل کا البیان ^{جلد ۱} کا مطالعہ فرمائیں کہ وہ اس آیت میں لفظ شیعہ سے کیا مراد لیتا ہے۔ چنانچہ آپ کے اس استعجاب و تحیر کو ختم کرنے کے لئے میں ہی بتلائے دیتا ہوں کہ اس سے کیا مراد ہے۔ چنانچہ عمار علی لکھتا ہے کہ شیعہ سے مراد وہ کافر ہیں جو نبیوں سے ٹھٹھہ مذاق کرتے تھے

اب اگر شیعوں میں کچھ بھی تھوڑی بہت حیا اور شرم ہے تو ڈوب مرنا چاہئے ان کو، کیونکہ یہ بھی گھر کی شہادت ہے کہ کافر ہے۔ **محترم قارئین** = جس مذہب و دھرم کی شان قرآن مقدس بیان کرے کہ وہ شیعہ کافر، شیعہ یہودی، اور شیعہ مشرک، شیعہ رنگا و فساد کرنیوالے ہوتے ہیں تو ایسے مذہب پہ اترانا اور فخر کرنا عقل کے اندھوں اور مجبوظ الحواس لوگوں کا کام ہے۔

قرآن مجید میں شیعہ بُت پرست مشرکوں کو بھی کہا گیا ہے۔

ملاحظہ ہو آیت - وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيعًا ۚ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ ۚ مِنْ سِوَا جَانَا

جنہوں نے دین کے نیچے ادھیڑے اور وہ شیعہ تھے۔
 اس آیت کی تفسیر بھی آپ شیعہ مفسر عمار علی کی عمدۃ البیان
 ص ۱۳۳ سے ملاحظہ فرمائیں چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ آیت میں شیعہ کا
 مشرکوں، بت پرستوں، دشمنانِ دین یہود اور نصاریٰ پر اطلاق ہوا
 ہے۔

معلوم ہوا کہ شیعہ مشرک اور بت پرست ہونا ہے نا اور تجربہ اس
 کی شہادت دیتا ہے۔ ملاحظہ کرنا ہو تو آگے محرم اطرام کے عشرِ ثاولیٰ
 میں خود مشاہدہ کر لینا کہ گھوڑے اور دلدل سے کیسا حشر کرتے ہیں۔
 مکرم قارئین اب آخر میں ایک اور آیت مقدسہ بھی ملاحظہ
 فرمائیں کہ شیعہ کی ہنرست میں کس قدر بڑی بڑی ہستیوں کا نام درنا
 ہے اور ان کے سیاہ کارناموں سے دنیا بخوبی آگاہ اور واقف ہے
 چنانچہ سورہ قصص کی ابتدائی آیات میں ہے۔

اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلٰی فِی الْاَرْضِ وَجَعَلْ اٰهْلَهَا شِیْعًا
 بے شک فرعون نے زمیں میں سرکشی کی اور اس کے باشندگان کو
 شیعہ بنا ڈالا۔ معلوم ہوا کہ شیعوں کا قائد اول فرعون تھا۔ جو
 لوگوں کو اپنی رعونت کے باعث شیعہ بناتا تھا۔ جب قائد کی حالت
 یہ ہو کہ وہ سرکش ہو، متکبر و جابر ہو، لوگوں کو اپنے جبر و تشدد کے
 ذریعے شیعہ بناتا ہو تو اس کے پیروکاروں سے بہتری کی اُمید
 رکھنا عبث اور بیکار ہے۔

محترم قارئین: لفظ شیعہ پر ان کو ناز ہے اس لئے اس پر مٹھوڑی سی روشنی ڈال دی، اب ذیل میں مسلمانانِ ملت سے انتہائی عاجزانہ درخواست کروں گا کہ شیعہ اہل اسلام کے خیر خواہ ہرگز ہرگز نہیں کیونکہ یہ کافر ہیں، مشرک ہیں۔ یہودی ہیں، عیسائی ہیں، مرتد ہیں، شریر فسادی ہیں، لہذا ان سے مقابلہ یعنی سوشل بائیکاٹ لازمی اور ضروری ہے، اس پر چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں، پھر میں اپنی تحریر ختم کر کے اجازت چاہوں گا ایک ایل پر۔

وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْهِ التَّكْلَانِ
هُوَ مَوْلَاكُمْ فَنَعْمَ لِلَّوْنِ وَنَفْسِ النَّصِيرِ

شیعوں سے مقاطعہ قرآن و حدیث کی روشنی میں ضروری ہے

بلاشبہ قرآن کریم کی وحی قطعی، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث متواترہ قطعیہ اور ائمہ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قطعی اجتماع یہ ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی بنی نہیں آسکتا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم معصوم عن الخطا رہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احباب و اصحاب کرام رضی اللہ عنہم واجب التکریم والتعظیم ہیں ان کی تنقیص و توہین، تذمیم و تشنیع کرنا والا مسلمان نہیں ہو سکتا ہے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی شان میں غلط بیانی کرنا والا، ان کو کافر اور مرتد لکھنے اور سمجھنے والا، انکی غیب جوئی کرنا والا، ان پر ہر طرح کے الزامات و اتہامات لگانے والا ان کی غیب جوئی کرنا والا نطفۃ البلیس تو ہو سکتا ہے مگر اسلام سے رشتہ جوڑنے والا نہیں ہو سکتا۔

قرآن مجید کے متعلق غلط نظریات رکھنے والا مرد کبھی مسلمان ہونے کا دعویٰ ہرگز ہرگز نہیں کر سکتا۔

نیز کفر و ارتداد کے ساتھ اگر اس میں مذکورہ وجوہ میں کوئی ایک وجہ بھی اس میں موجود ہو تو قرآن مقدس اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں اور فقہ اسلامی کے مطابق ایسا شخص اخوت اسلامی

اسلامی ہمدردی کا ہرگز ہرگز مستحق نہیں مسلمانانِ ملت پر واجب ہے کہ اسکے ساتھ سلام و کلام، نشست و برخاست لین دین وغیرہ جملہ تعلقات منقطع کر دیں، کوئی بھی ایسا تعلق جس سے اس کی عزت نفس کا پہلو نکلتا ہو یا اس کو قوت و آسائش حاصل ہوتی ہو جائز نہیں، یہ مقاطعہ اور بائیکاٹ ظلم نہیں، زیادتی نہیں، بلکہ اسلامی عدل و انصاف کے عین مطابق ہے اب ذیل میں آیاتِ قرآنیہ و احادیثِ نبویہ، نیز ساتھ ہی فقہارِ اُمت کے اقوال و دلائل بھی پیش کئے جاتے ہیں جن سے اس مقاطعے اور بائیکاٹ کا حکم واضح ہو جاتا ہے

آیاتِ قرآنیہ مع تفسیری دلائل

(۱) اِذَا سَمِعْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ یُكْفَرُ بِهَا وَیَسْتَحْضِرُ بِهَا
فَلَا تَعْدُوْا مَعَهُمْ (سورۃ نسا، آیت ۱۳۷)
یعنی جب تم سنو کہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کیا جا رہا ہے
اور ان کا استہزاء کیا جا رہا ہے تو ان کے ساتھ نشست و برخاست
ختم کر دو۔

اِذَا رَاٰیْتَ الَّذِیْ یَخْوَصُّوْنَ فِیْ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ
عَنْهُمْ (انعام آیت ۱۸) یعنی جب تم ہماری آیتوں سے مذاق
کرنیوالوں کو دیکھو تو ان سے کنارہ کشی کر لو۔

اس آیت کے ذیل میں حافظ الحدیث امام ابو بکر الجصاص الرازی لکھتے ہیں -

وهذا يدل على ان علينا ترك مجالس الملحدين وسائر الكفار لاطهارهم الكفر والشرك وما لا يجوز على الله تعالى اذ الميركن انكاره . الخ

یہ آیت اس پر دلالت کرتی ہے کہ ہم مسلمانوں پر ضروری ہے کہ ملاحدہ اور جمیع کفار سے ان کے کفر و شرک اور اللہ تعالیٰ پر ناجائز باتوں کے کہنے کی روک نہ کر سکیں تو ان سے مقاطعہ (بائیگاٹ) کر لیں۔

(۳) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ (مائدہ آیت ۵۱)

اے مومنو! تم یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست مت بناؤ۔۔۔ امام رازیؒ لکھتے ہیں کہ: وفي هذه الآية دلالة على ان الكافر لا يكون ولياً للمسلمين لا في النصرة وترك على وجوب البراءة عن الكفار والعداوة بهم لان الولاية منه العداوة فاذا امرنا بمعاداة اليهود والنصارى لكفرهم فغيرهم من الكفار بمنزلةهم والكفر ملة واحدة (احكام القرآن ص ۴۲)

اس آیت میں اس امر پر دلالت ہے کہ کافر مسلمان کا

دوست نہیں ہو سکتا نہ معاملات میں نہ امداد میں نہ تعاون میں، اور اس سے یہ امر بھی واضح ہوتا ہے کہ کافروں سے برائے اختیار کرنا امداد ان سے دشمنی کرنا واجب ہے۔

کیونکہ دوستی دشمنی کی ضد ہے۔ اور جب ہم کو یہود و نصاریٰ سے ان کے کفر کی وجہ سے عداوت رکھنے کا حکم ہے تو دوسرے کافر بھی اسی زمرے میں آتے ہیں کیونکہ کافر ایک ہی ملت ہیں۔

(۴) سورۃ ممتحنہ = کا موضوع ہی کفار سے مقاطعہ اور ترک تعلقات کی تاکید ہے اس سورت میں بہت سختی کے ساتھ کفار کی دوستی اور تعلق سے منع کیا گیا ہے اگرچہ رشتہ دار ہوں، اور فرمایا کہ قیامت کیدن تہا یہ رشتہ دار کام نہ آئیں گے۔ اور یہ کہ جو لوگ آئندہ کفار و مشرکین سے دوستی اور تعلق رکھیں گے وہ راہ حق کے بھٹکے ہوئے اور ظالم ہوں گے۔

لَا يَتَّخِذُ قَوْمًا يُوْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اَوْلِيَاءَ
مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَاَوْا اَبَاءَهُمْ اَوْ اَبْنَاءَهُمْ
اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ (مجادلہ آیت ۲۲)

تم نہ پاؤ گے کسی قوم کو جو یقین رکھتے ہوں اللہ پر اور آخرت پر کہ وہ دوستی کریں، ایسوں سے جو مخالف ہیں اللہ اور اس کے رسول کے خواہ ان کے باپ ہوں بیٹے ہوں، بھائی ہوں، یا خاندان والے ہوں، بطور مثال ان چند آیات کا ذکر کیا وگرنہ اس

اس مضمون کی آیات بے شمار ہیں اب ذیل میں چند احادیث ملاحظہ ہوں۔

(۱) مسند احمد سنن ابی داؤد، میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

القدریہ مجوس ہذا الامۃ ان مرصنوا فلا تعود وہم وان ماتوا فلا تشہد وہم۔

تقدیر کے منکر اس امت کے مجوسی ہیں اگر بیمار ہو جائیں تو عیادت نہ کرو اگر مر جائیں تو جنازہ نہ پڑھو۔

(۲) سنن کبریٰ بیہقی، میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ امرتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اغور ماءً آبار بدیر (سنن بیہقی ۹-۱۵)۔

(۳) جامع ترمذی باب فی کراہیۃ المقام بین اظہر المشرکین (جد اول ص ۱۹۳)

جامع ترمذی میں حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حکم دیا گیا ہے کہ مشرکوں اور کافروں کے ساتھ ایک جگہ رہائش و سکونت بھی اختیار نہ کریں ورنہ مسلمان بھی کافروں جیسے ہوں گے۔

۴ ترمذی ص ۱۹۴۔ حضرت جرید بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ انا بوری من کل مسلم یقیم بین اظہر المشرکین۔ فرمایا کہ میں ہر اس

مسلمان سے بُری اور بزار ہوں جو کافروں اور مشرکین میں سکونت پذیر ہو۔
 (۵) بخاری شریف ج ۲۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے چند
 ملحد و بے دین لائے گئے تو آپ رضی اللہ عنہ جیسے انہیں آگ میں جلادیا
 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اس کی اطلاع ملی تو فرمایا کہ اگر میں ہوتا
 تو ان کو آگ میں نہ جلاتا۔ کیونکہ حصوٰ علیہ السلام نے منع فرمایا ہے کہ اللہ
 تعالیٰ کے عذاب کی سزا مت دو۔ بلکہ میں انہیں قتل کر دیتا، کیوں کہ
 نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ
 یعنی جو مرتد ہو جائے تو اس کو قتل کر دو۔

(۶) بخاری شریف ج ۲۳: صعب بن جشامہ رضی اللہ عنہ
 سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ رات
 کی تاریکی میں مشرکین پر حملہ ہوتا ہے تو عورتیں اور بچے بھی زد میں آجاتے
 ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ بھی انہیں میں شامل ہیں
 یعنی انہیں بھی ختم کر دیا جائے۔

(۷) بخاری شریف: کی ایک حدیث میں قبیلہ عکلی اور عرینہ
 کے آٹھ نواستخاص کا واقعہ ہے کہ وہ مرتد ہو گئے تھے، ان کے گرفتار
 ہونے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ان کے ہاتھ پاؤں
 کاٹ دیئے جائیں اور ان کے آنکھوں میں گرم لوسہ کی کیلیں پھیری
 جائیں اور ان کو مدینہ کے کالے کالے پتھروں پر ڈال دیا جائے
 چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ یہ لوگ شدۃ پیاس کے باعث پانی مانگتے تھے

لیکن ان کو پانی نہیں دیا جاتا تھا صحیح بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔
 یُسْتَسْقَوْنَ وَلَا یُسْقَوْنَ : ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ
 ہیں۔ حتیٰ ان احدہم یکم مریض فیہ الارض کہ وہ پیاس
 کے مارے زمین چلے تھے مگر انہیں پانی دینے کی اجازت نہیں تھی۔
 امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ
 ان المحارب المرتد لا حرمة له فی سقی الماء لا غیرہ
 ویدل علیہ ان من لیس معہ ماء الا للطہارۃ لیس لہ
 ان یشقیہ المرتد ویتیمر بل یشتملہ ولو مات المرتد
 عطشاً۔ (فتح الباری ص ۲۹۲)

اس سے معلوم ہوا کہ محارب مرتد کا پانی پلانے میں کوئی احرام نہیں
 چنانچہ جس شخص کے پاس صرف وضو کے لئے پانی ہو تو اس کو اجازت
 نہیں کہ پانی مرتد کو پلا کر تیمم کرے بلکہ اس کے لئے حکم ہے کہ پانی مرتد
 کو نہ پلائے۔ اگرچہ وہ پیاس سے مر جائے۔

(۸) سُبْنُ ابْنِ دَاوُدَ: میں ایک حدیث کہ حضرت عمار بن یاسر
 رضی اللہ عنہ نے خلوک (زغفران) لگایا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ان کو سلام کا جواب نہ دیا۔

غور فرمائیے حضراتِ قارئین: کہ معہی خطاب
 سنت پر جب یہ سزا دی گئی تو ایک وہ آدمی جو کتاب اللہ کو ناقص
 اور غیر کامل کہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مرتد ہو جانے کا عقیدہ

رکھے، بنات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کر کے ایک کو حقیقی بیٹی تسلیم کرے
خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کو کافروں و زندقہ کے، آئمہ کو معصوم کہہ کر انبیاء علیہ السلام
سے بڑھ کر عظمت و توقیر والا بتائے، تو اس مرتد، مجوسی، قدری، مشرک
کافر، موذی، محارب سے بات چیت، سلام و کلام، لین دین،
شادی بیاہ کی کیا اجازت ہو سکتی ہے۔

آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو گیا کہ
مشرکین، کفار، مرتدین، سے کسی قسم کا حسن سلوک نہ برتا جائے
بلکہ ان سے مقاطعہ یعنی سوشل بائیکاٹ کیا جائے بول چال بھی نہ
کی جائے بیع و بشر، خرید و فروخت یعنی ہمہ قسمی لین دین سے
اجتناب کیا جائے۔

حضرات قارئین،

اس کتابچے کے لکھنے کی وجہ کسی کی دل شکنی اور دل آزاری نہیں

اور نہ ہی یہ باور کرانا ہے کہ مصنف بہت بڑا علامہ ہے اور نہ ہی یہ
مقصود ہے کہ مملکتِ خداداد ہمیشہ تفرقہ بازی کی زد میں رہے بلکہ
ان ارید الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ
مصنف نے تو چند بکھرے ہوئے ریزوں اور مسمیوں کو اکٹھا
کر کے ایک لٹری میں پرودیا اور آپ کے سامنے پیش کر دیا اگر کوئی
خاص خامی یا کوتاہی کسی بھی قسم کی کسی بھی قاری کو نظر آئے تو اس کو
مصنف کا پہنچنا۔

اب آخر میں مذکورہ بالا عنوان یعنی مقاطعہ (سوشل بائیکاٹ)

کے ذیل میں فقہاء اہل سنت کی تصریحات بھی ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) کوئی قاتل اگر حرم مکہ میں پناہ گزین ہو جائے تو اس سلسلہ میں امام ابو بکر الجصاص رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

قال ابو حنیفہ والیوسف، ومحمد، وزفر، والحسن بن زیاد، اذا قتل فی غیر الحرم ثم دخل الحرم لم منه ما دام فیہ ولیکن لا یباع ولا یواکل الی ان الخرج من الحرم (احکام القرآن ص ۲۱۰)

امام ابو حنیفہ، الیوسف، محمد، زفر، حسن بن زیاد کا قول ہے کہ جب کوئی حرم سے باہر قتل کر کے حرم میں داخل ہو، جب تک وہ حرم میں ہے اس سے قصاص نہ لیا جائیگا۔ نہ اس کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کی جائے، نہ اس کو کھانا دیا جائے یہاں تک کہ وہ حرم سے نکلنے پر مجبور ہو جائے۔

(۲) ابن عابدین الشافعی در مختار ص ۲۱۰ میں تحریر فرماتے ہیں کہ قال فی احکام السیاسیہ و فی المنتقی و اذا سمع فی دار صوت المزامیر فادخل حلیہ لانہ لما سمع فقد اسقط حرمة الدار۔۔۔۔

احکام السیاسیہ میں المنتقی سے نقل کیا ہے کہ جب کسی گھر سے گانے بجانے کی آواز سنائی دے تو اس میں داخل ہو جاؤ کیونکہ

ب اس نے یہ آواز سنائی تو اپنے گھر کی حرمت کو خود ساقط کر دیا۔

(۳) علامہ درویش مالکی شرح کبیر ص ۲۹۹ ... میں باغیوں کے احکام

لکھتے ہیں۔

” وقطع الميرة والماء عنهم الا ان يكون منهم نسوة

زراری ...

یعنی ان کا کھانا پانی بند کر دیا جائے، الا یہ کہ ان میں عورتیں اور

ہوں

معزز قارئین: مذکورہ بالا نصوص اور فقہار امت کی تصریحات

حسب ذیل اصول اور نتائج منقح ہو کر سامنے آجاتے ہیں۔

(۱) کفار و محاربین سے دوستانہ تعلقات ناجائز اور حرام ہیں جو شخص

ان سے ایسے روابط رکھے وہ گمراہ اور مستحق عذاب الیم ہے۔

(۲) جو کافر مسلمانوں کے دین کا استہزار اور مذاق اڑائے ان کے

ساتھ معاشرتی تعلقات، نشست و برخاست وغیرہ بھی حرام ہے

(۳) جو کافر مسلمانوں سے برسر پیکار ہوں ان کے ساتھ ایک

ساتھ محلے میں قیام و رہائش بھی ناجائز ہے۔

(۴) مرتد کو سخت سے سخت سزا دینا ضروری ہے اُس کی کوئی

انسانی عرت و حرمت نہیں یہاں تک کہ اگر پیاس سے جان بلب

ہو کر تڑپ رہا ہو تب بھی اسے پانی نہ پلایا جائے۔

(۵) مفسدوں سے اقتصادی مقاطعت کو ناظلم نہیں بلکہ شریعت اسلامیہ

کا اہم ترین حکم اور اسوۂ پیغمبری صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

(۶۱) اقتصادی اور معاشرتی مقاطعہ کے علاوہ مرتدین، موزیوں اور مفسدوں کو یہ سزائیں بھی دی جاسکتی ہیں، قتل کرنا، شہر بدر کرنا، ان کے گھروں کو ویران کرنا وغیرہ.....

(۶۲) ان لوگوں کے خلاف مذکورہ بالا اقدامات کرنا دراصل اسلامی حکومت کا فرض ہے، لیکن اگر حکومت اس میں کوتاہی کرے تو مسلمان بھی خود ایسے اقدامات کر سکتے ہیں جو ان کے دائرہ اختیار میں ہوں مگر انہیں کسی ایسے اقدام کی اجازت نہیں جس سے ملکی امن میں خلل و فساد کا اندیشہ ہو۔

احقر ابو الوفا محمد قاسم فاروقی جالبانی بلوچ

خطیب جامع مسجد عرفات جناح کالونی سیکٹر ۴-۹

اورنگی ٹاؤن

کراچی - ۷۵۸۰۰

خمینی کا وصیت نامہ

اس

حضرت مولانا شیخ الحدیث محمد یوسف لدھیانوی
مدظلہ العالی

☆☆☆

بشکریہ ماہنامہ بینات

محرم الحرام ۱۴۱۰ھ مطابق اگست ۱۹۹۰ء

الصہیب پبلیکیشن کراچی

خمینی کا وصیت نامہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

ایک شیعی ماہنامہ "المبلغ" سرگودھا (جلد ۵۵ شماره ۶، ۷ بابین
ماہ جون و جولائی ۱۹۹۰ء) میں "امام خمینی کا وصیت نامہ" شائع ہوا ہے۔ اس کا
ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیے:

میں جرات کے ساتھ دعویٰ کرتا ہوں کہ ملت ایران اور
دورِ حاضر میں اس کے دسیوں لاکھ عوام، عہدِ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی ملتِ حجاز اور امیر المومنین اور حسین بن علیؑ
صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہما کی ملتِ کوفہ و عراق سے بہتر ہیں۔ وہ
حجاز کے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں مسلمان
بھی آپ کی اطاعت نہیں کرتے تھے اور یہاں نے بنا کر محاذ پر
جانے سے گریز کرتے تھے۔

خداوند تعالیٰ نے سورۃ توبہ کی چند آیات میں انکی مذمت
کی ہے اور ان کے لئے عذاب کا وعدہ کیا ہے ان لوگوں
نے اس حد تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جھوٹ منسوب
کیا کہ روایت کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر سے ان پر
لنت بھیجی اور اہل عراق و کوفہ نے امیر المومنین کے ساتھ اتنی

بدسلوکی کی اور آپ کی اطاعت سے اس حد تک سرکشی
کی کہ روایات اور تاریخ کی کتابوں میں حضرت نے ان کی جو
شکایات کی ہیں وہ معروف ہیں اور عراق و کوفہ کے مسلمانوں
نے حضرت سید الشہداء علیہ السلام کے ساتھ جو کچھ کیا اس سے
آپ واقف ہیں۔ جن لوگوں نے ان کی شہادت میں اپنے ہاتھ کو
آلودہ نہیں کیا، وہ سو کہ سے بھاگ گئے یا خاموش بیٹھ گئے یہاں
تک کہ تاریخ کا وہ مجرمانہ فعل انجام دیا۔

اس اکتباکس میں چند دعوے کے گئے ہیں۔

پہلا دعویٰ یہ کہ آج کے ایرانی شیعہ، جو خینی کے حلقہ بگوش ہیں، دو ربہنوی
کے مسلمانوں سے افضل و بہتر ہے یہ دعویٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح
تفقیص اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقصد بعثت کی صاف نفی ہے۔
قرآن کریم نے متعدد جگہ اہل ایمان پر حق تعالیٰ شانہ کے ان احسان عظیم
کا ذکر فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ نے فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کرام
کا معلم و مرئی بنا کر بھیجا ہے۔

چنانچہ ایک جگہ ارشاد ہے :

”لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ
أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ
وَإِنْ كَانُوا مِن قَبْلُ لِنَفَى ضَلَالٍ مُّبِينٍ“

ترجمہ: حقیقت میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر احسان کیا جبکہ ان میں ان ہی کی جنس سے ایک ایسے پیغمبر کو بھیجا۔ کہ وہ ان لوگوں کو اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور ان لوگوں کی صفائی کرتے رہتے ہیں۔ اور ان کو کتاب اور فہم کی کی باتیں بتلاتے رہتے ہیں اور بالیقین یہ لوگ قبل سے مرتج غلطی میں تھے۔ (ترجمہ: حضرت تھانویؒ)

(۱) اس آیت شریفہ میں صحابہ کرامؓ پر دو احسان ذکر فرمائے گئے ہیں۔ ایک یہ ہے کہ ان کی تعلیم و تربیت کے لئے سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا اور دوسرا احسان یہ کہ اس عظیم الشان مسلم و مرتبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تقرر خود حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے ہوا ہے۔ کسی معلم و مرتبی کا کمال اس کے لائق و باکمال تلامذہ کے ہمنویاقت سے ظاہر ہوا کرتا ہے۔ صحابہ کرامؓ وہ خوش نصیب و سعادت مند جماعت ہے جن کی تعلیم و تربیت پر حق تعالیٰ شانہ نے نوری انسانی کا سب اعلیٰ سب سے اکمل، سب سے افضل اور سب سے برتر معلم و مرتبی (صلی اللہ علیہ وسلم) مقرر فرمایا۔ اس سے ہر شخص ہدایت یافتہ نتیجہ اخذ کرے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر تربیت افراد (صحابہ کرامؓ) کے بعد پوری نوع انسانی میں سب سے افضل و برتر ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام کو اس لئے مستثنیٰ کیا گیا کہ وہ کسی انسان کے زیر تربیت نہیں ہوتے بلکہ براہ راست حق تعالیٰ شانہ سے تربیت یافتہ ہوتے ہیں جیسا کہ حدیث نبویؐ: اَدْنٰی رَیِّ فَاَحْسَنَ تَاْدِیْنِی (جامع الصغیر)

ترجمہ: "میرے رب نے مجھے ادب سکھایا، پس خوب ادب سکھایا۔"
 میں اس طرف اشارہ ہے، پس خینی کا یہ کہنا کہ آج کے ایرانی شیوہ حضرت محمد
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ سے افضل ہیں اس کے صاف معنی یہ ہیں
 کہ خینی کی تعلیم و تربیت (نعوذ باللہ) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت
 سے اعلیٰ و برتر ہے اور یہ بات وہی شخص کہہ سکتا ہے جس کا دل ایمان سے
 اور اس کا دماغ عقل و فہم سے یکسر خالی ہو اور وہ "بے حیا باش
 ہرچہ خواری کن" کا مصداق ہو۔

یہیں سے یہ نکتہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ جو لوگ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ پر نکتہ چینی کرتے ہیں وہ درحقیقت ان کے مرشد و مربی
 حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکتہ چین اور آپ کے فیضانِ صحبت و
 تاثیرِ نبوت کے منکرین انکو اصل بغضِ صحابہؓ سے نہیں، بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کی ذاتِ عالی سے ہے۔ مگر وہ اپنے اس بغض و عناد کا اظہار کرنے کے لئے
 صحابہ کرامؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو آڑ اور نشانہ بناتے ہیں، یہیں سے ارشادِ
 نبویؐ کے معنی بھی معلوم ہو جاتے ہیں !

اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوہم عَرَضًا من بعدی
 فمن اَحَبَّہم فبحبِّی اَحَبَّہم ومن اَبْغَضَہم فببغْضِی
 اَبْغَضَہم ومن اَذَاہم فقد اَذَانِی ومن اَذَانِی
 فقد اَذَى اللہ، ومن اَذَى اللہ فبِوَسْطِک ان یأخذہ

(مشکوٰۃ ۵۵۳، ترمذی ص ۲۲ ج ۲، مسند احمد ص ۴ ج ۴)

ترجمہ: "میرے صحابہؓ کے بارے میں اللہ سے ڈرو انکو میرے
بعد نشانہ نہ بنالینا، پس جس نے ان سے محبت کی تو میری
محبت کیوجہ سے ان سے محبت کی، اور جس نے ان سے بعض
رکھا تو میرے ساتھ بغض کیوجہ سے ان سے بعض رکھا، اور
جس نے ان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی، اور جس نے
مجھے ایذا دی، اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا پہنچائی، اور جس
نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس
کو پکڑ لیں۔"

۳۔ خینی کا دوسرا دعویٰ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے
مسلمان (صحابہ کرامؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت نہیں کرتے تھے
خینی کا یہ دعویٰ دروغ خالص اور سفید جھوٹ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اور صحابہ کرامؓ سے اس کی نفرت و عداوت اور بغض و کینہ پر مبنی ہے
(اور یہی بغض و کینہ خینی کے شیعہ مذہب کا منشا و متبہا ہے) اگر خینی کے
قلب نظر پر بغض بنی بغض صحابہؓ اور بغض اسلام کی سیاہ پٹی نہ ہوتی
اسے تاریخ کی حقیقت، جو آفتاب نصف النہار سے زیادہ روشن ہے
کھلی آنکھوں نظر آتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ نے اطاعت
و فرمانبرداری، فدائیت و جان نثاری اور تعظیم و محبت کا وہ اعلیٰ معیار
قائم کیا ہے جس کا نمونہ پیش کرنے سے پوری انسانی تاریخ عاجز ہے۔
تاریخ و سیرت کی کتابوں میں اس کی سیکڑوں نہیں ہزاروں مثالیں موجود

ہیں۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر عروہ بن مسعود ثقفی، قریش مکہ کا نمائندہ بن کر آتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کے بعد کفار قریش کو جو رپورٹ دیتا ہے وہ یہ تھی،

”میں نے قیصر و کسری اور نجاشی کے دربار دیکھے ہیں، لیکن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے صحابہ کی سی عقیدت و وارفتگی کہیں نہیں دیکھی۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بات کرتے ہیں تو سناٹا چھا جاتا ہے، کوئی شخص ان کی طرف نظر بھر کر نہیں دیکھ سکتا۔ وہ وضو کرتے ہیں تو وضو کا جو پانی گرتا ہے اس پر خلقت لوٹ پڑتی ہے، بلغم یا تھوک کرتا ہے تو عقیدت کیش ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں اور اسے اپنے چہرے اور ہاتھوں پر مل لیتے اور جب وہ انہیں کوئی حکم دیتے ہیں تو وہ تعمیل حکم میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں (صحیح بخاری کتاب الشروط ص ۳۷۹)“

یہ کسی عقیدت مند کی نہیں بلکہ ایک غیر مسلم کی شہادت ہے جو معاند کافروں کے مجمع میں وہ ادا کر رہا ہے۔ لیکن خمینی کی تاریکی قلب و نظر صحابہ کرامؓ کو تعمیل حکم میں کوتاہ بتا رہی ہے۔

(۳۳) خمینی کا تیسرا دعویٰ یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ نے نہایت بے جا جنگ پر جانے سے گریز کرتے تھے۔۔۔ یہ دعویٰ بھی خالص دروغ و افتراء ہے اور قرآن کریم نص صریح کا انکار ہے قرآن کریم کا ارشاد ہے:

(۱) هُوَ الَّذِي أَيْدِكَ بِنُصْرَةٍ وَبِالْمُؤْمِنِينَ (الأنفال: ۲۴)

ترجمہ: اللہ نے آپ کی تائید کی اپنی مدد سے اور اہل ایمان کے ذریعہ۔

(۲) يَا أَيُّهَا الْبَنِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

(الأنفال: ۶۴)

ترجمہ: اے بنی! کافی ہے آپ کو اللہ اور جو مؤمن آپ کے

پیروکار ہیں۔

ان آیات شریفہ میں حق تعالیٰ شانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی تائید و نصرت اور کفالت کے ساتھ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تائید و نصرت اور کفالت کو بھی ذکر فرمایا ہے، اس بھق قطعی کے بعد جو شخص یہ کہتا ہے کہ صیہ کرامؓ بہا لے بنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت و حمایت گریز کیا کرتے تھے۔ عجب نہیں کہ کل کو یہ دعویٰ بھی کرنے لگے کہ حق تعالیٰ شانہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت و تائید سے گریز فرماتے تھے۔ انعوذ باللہ من العیادۃ والغویبہ۔

سیرت بنوئی صلی اللہ علیہ وسلم کے طالب علم جانتے ہیں کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات و سرایا کی تعداد ایک سو سے اوپر ہے اب اگر خیانی کے بقول صحابہ کرامؓ محاذ جنگ پر جانے سے گریز کیا کرتے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جنگیں کس کی معیت میں لڑی تھیں۔

اور یہ بھی سب جانتے ہیں کہ جس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے

سلا اعلیٰ کا سفر فرمایا۔ پورے جزیرۃ العرب پر اسلامی پھریرا لہرا رہا تھا، اور

اسلامی جہاد کی لہریں ایران و شام کی دیواروں ٹکرا رہی تھیں، آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد خلافت راشدہ کے مختصر سے دور میں
قیصر و کسریٰ کے تاج و تاجت تاراج ہو چکے تھے، اور چین سے افریقہ
تک کے وسیع و عریض خطے اسلام کے زیرِ نگیں آچکے ہیں، سوال یہ ہے۔
کہ اسلامی تاریخ کا یہ معجزہ کن ہاتھوں سے ظہور میں آیا تھا؟ اپنی صحابہ کرام
کے ذریعہ، جن کے بارے میں قرآن کریم شہادت دیتا ہے۔

”مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ

عَلَيْهِ، فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ

يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا بَدِيلًا“ (احزاب: ۳۳)

ترجمہ: ”اہل ایمان میں وہ مرد ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ

سے وعدہ کیا تھا۔ اسے سچ کر دکھایا، ان میں سے بعض

وہ ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے اور بعض ان میں مشتاق

ہیں، اور انہوں نے ذرا تغیر و تبدل نہیں کیا۔

جو شخص قرآن کریم کی اس شہادت کے بعد ان جانثاروں اسلام

کے بارے میں یہ کہتا ہے کہ وہ بہانے بنا کر محاذ جنگ پر جانے سے
گریز کرتے تھے، اس سے بڑھ کر دل کا اندھا کون ہوگا۔

”وَمَنْ كَانَ فِي هَذِهِ أَعْتَىٰ فَبِهِ فِي الْآخِرَةِ أَعْتَىٰ

وَاصْلٌ سَبِيلًا“

ترجمہ: ”اور جو شخص ہو اس دنیا میں دل کا اندھا، وہ ہوگا آخرت

میں اندھا اور راہ سے بھٹکا ہوا۔“

۴۔ خمینی کا چوتھا دعویٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ توبہ کی چند آیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے مسلمانوں کی مذمت فرمائی ہے اور اس کے لئے عذاب کا وعدہ کیا ہے۔ سورہ توبہ جس کا پیشتر حصہ غزوہ تبوک کے بارے میں نازل ہوا اس میں منافقین کی مذمت میں متعدد آیات ہیں اور ان کے عذاب کا وعدہ بھی ہے لیکن یہ خالص جھوٹ ہے کہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے مسلمانوں کی مذمت کی گئی ہے یا ان سے عذاب کا وعدہ کیا گیا ہے، بلکہ قرآن کریم کی دوسری بے شمار آیات کی طرح سورہ توبہ کی متعدد آیات میں اہل ایمان کی مدح فرمائی گئی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

”وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ
وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَوَرَضُوا
عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ“

(سورہ التوبہ : ۱۰۰)

ترجمہ! اور جو پہلے ہاجرین اور انصار (ایمان لانے میں سب سے) سابق اور مقدم ہیں۔ اور رقیہ امت میں، جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں اللہ سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس (اللہ) سے راضی ہوئے اور اللہ تعالیٰ ان

کے لئے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں
جاری ہوں گی جن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے (اور) بڑی
کامیابی ہے۔ (ترجمہ: حضرت تھانویؒ)

حافظ عماد الدین ابن کثیرؒ اس آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں اور بالکل
صحیح لکھتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے اس میں خبر دی ہے کہ وہ سابقین اولین
مہاجرین و انصار سے اور ان تمام لوگوں سے جنہوں نے
احسان کے ساتھ ان حضرات کی پیروی کی، راضی ہیں۔
پس وائے ہلاکت ان لوگوں کی جو ان سے بغض رکھتے ہیں
یا ان کی شان میں گستاخی کرتے ہیں یا ان میں سے بعض
کے ساتھ بغض رکھتے ہیں یا ان کی گستاخی کرتے ہیں
خصوصاً جو لوگ صحابہؓ کے سردار، تمام صحابہؓ سے بہتر ان
سب سے افضل، یعنی صدیق اکبر اور خلیفہ اعظم حضرت
ابوبکر بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتے ہیں، اور
ان کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں۔ چنانچہ رافضیوں کا
مخذول ٹولہ افضل صحابہؓ سے عداوت رکھتا ہے، ان
سے بغض رکھتا ہے اور ان کی شان میں گستاخیاں
کرتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کی عقلیں
مکسوس ہیں، اور ان کے دل الٹے ہیں، ان لوگوں کو

ایمان بالقرآن کہاں نصیب ہو سکتا ہے جبکہ یہ لوگ
ان اکابر کی گستاخیاں کرتے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ
نے اپنی رضا مندی کا اعلان فرما دیا ہے۔

(تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۳۸۳)

اسی سورہ توبہ میں حق تعالیٰ نے اشارہ فرماتے ہیں۔

”إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ

وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنْ لَّهُمْ الْجَنَّةُ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

فَيُقْتَلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعَدًا عَلَيْهِ حَقًّا

فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ ، وَمَنْ

أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرْ

بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ ، وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ۔

(التوبہ: ۱۱۱)

ترجمہ: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی

جانوں اور ان کے مالوں کو اس بات کے عوض میں خرید

لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی، وہ لوگ اللہ کی راہ میں

لڑتے ہیں، جس میں قتل کرتے ہیں قتل کئے جاتے ہیں

اس پر سچا وعدہ کیا گیا ہے تو راست میں (بھی) اور انجیل

میں (بھی) اور قرآن میں (بھی) اور یہ مسلم ہے کہ اللہ

سے زیادہ اسے عہد کو کون پورا کرنے والا ہے۔ تو تم

لوگ اپنی اس بیع پر جس کا تم نے اللہ تعالیٰ سے معاملہ
ٹھہرایا ہے خوشی مناؤ اور یہ بڑی کامیابی ہے۔

(ترجمہ: حضرت تھانوی)

سورہ توبہ ہی میں حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے۔

لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ
الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ
يُزِيلُ قُلُوبَهُمْ فَزَيَّنَ لَهُمْ رَبُّهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ اللَّهُ
بِهِمْ رُفُوفٌ رَحِيمٌ

ترجمہ: "حق تعالیٰ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حال
پر توجہ فرمائی، اور ہاجرین اور انصار کے حال پر بھی،
جنہوں نے ایسے تنگی کے وقت میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کا ساتھ دیا، بعد اس کے کہ ان میں سے ایک گروہ کے دلوں
میں کچھ تذلل ہو چلا تھا۔ پھر اللہ نے ان کے حال پر توجہ
فرمائی، بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان سب پر بہت ہی
شفیق مہربان ہے۔" (ترجمہ: حضرت تھانوی)

نکتہ ۱ اس آیت شریفہ میں حق تعالیٰ شانہ ان تمام

مہاجرین و انصار کے ساتھ اپنا رُفوف رحیم ہونا بیان فرمایا۔ جن کو
غزوہ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت و معیت کا شرف
حاصل ہوا اور سورہ توبہ کی آخری سے پہلی آیت میں آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے بارے میں فرمایا ہے

وَبِالْمُؤْمِنِينَ رُؤُفٌ رَّحِيمٌ

اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضرات ہماجرین و انصار کے ساتھ حق تعالیٰ نے شانہ بھی روف رحیم ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم بھی — الغرض سورہ توبہ میں حق تعالیٰ نے شانہ حضرات صحابہؓ کی جانباً مدح فرمائی ہے۔ ان سے اپنی رضا مندی کا اعلان فرمایا ہے ان سے جنت کا قطعی اور دو ٹوک وعدہ فرمایا ہے اور ان کے حال پر حق تعالیٰ نے شانہ کی خصوصی عنایت و رحمت کا ذکر فرمایا ہے، لیکن خینہ کی معکوس عقل قرآن کریم سے صحابہ کرامؓ کے عیوب تلاش کرتی ہے اور جو آیتیں منافقین کی مذمت میں وارد ہوئی ہیں انہیں اکابر صحابہ رضوان اللہ علیہم پر چسپاں کرتی ہے، یہی ہے۔

وَمَنْ يَضِلَّ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا

۵۔ خینہ کا پانچواں دعویٰ یہ ہے کہ ان لوگوں نے اس حد تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جھوٹ منسوب کیا کہ روایت کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر سے ان پر لعنت بھیجی۔ یہ بھی خینہ کا خاص افتراء ہے جس سے حضرات صحابہؓ کرام رضوان علیہم کا دامن تقدیس یکسر پاک ہے۔

حضرات ہماجرین و انصار میں سے کوئی ایسا شخص نہیں جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹ منسوب کیا ہو، یا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر لعنت فرمائی ہو اس کے برعکس آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے برسرِ منبر اکابر مہاجرین و انصار کے فضائل بیان فرمائے
ہیں چنانچہ سید المہاجرین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بارے
میں آخری آیام میں خطبہ ارشاد فرمایا :

” عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْحَذَرِي قَالَ خُطِبَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ ، وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ
خَيْرُ عَبْدٍ بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَكَ فَأَخْتَارَ ذَلِكَ
الْعَبْدَ مَا عِنْدَ اللَّهِ ، قَالَ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ فَتَعَجَّبْنَا
لِبَكَائِهِ ، أَنْ يَخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ عَبْدٍ خَيْرَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هُوَ الْمَخِيرُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ أَعْلَمُنَا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
مَنْ أَمِنَ النَّاسَ عَلَى فِى صَحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ
وَلَوْ كُنْتُ مَتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّى لَأَتَّخَذْتُ
أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنْ أَخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمُؤَدَّتُهُ لَا
يَبْقَيْنَ فِى الْمَسْجِدِ بَابُ الْأُسْدِ إِلَّا بَابُ ابْنِ بَكْرٍ
(صحیح بخاری ج ۵ ص ۵۱۶)

ترجمہ : ” حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا ، اس میں

فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو دنیا میں رہنے اور اپنے پاس کی نعمتوں کو اختیار کر لیا، یہ سنکر حضرت ابوبکرؓ نے لگے۔ یہیں ان کے رونے پر تعجب رہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک بندے کے بارے میں فرما رہے ہیں کہ اسے اختیار دیا گیا ہے یہ بلا وجہ کیوں رو رہے ہیں؟ (بعد میں پتہ چلا کہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو یہ اختیار دیا گیا تھا۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ عالم تھے (کہ وہ اس کو سمجھ گئے اور فراق نبویؐ کے صدمہ رونے لگے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر سب سے زیادہ احسان ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کا ہے جو انہوں نے اپنی رفاقت اور مالی ایثار سے کیا اور اگر میں میرے رب کے سوا کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا۔ (اس لئے اللہ تعالیٰ نے کے سوا کسی سے خلقت تو نہیں) البتہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اسلامی اخوت و مودت کا رشتہ ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دروازے کے سوا مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کر دیئے جائیں۔

”عن انس بن مالك يقول من ابكر والعباس

بمجلس من مجالس الانصار وهم يبكون
 فقال ما يبكيكم قالوا ذكرنا مجلس النبي صلى الله
 عليه وسلم منا فدخل على النبي صلى الله عليه
 وسلم فاخبره بذلك قال فخرج النبي صلى الله
 عليه وسلم وقد عصب على راسه حاشية
 برد قال فصعد المنبر ولم يصعد به بعد ذلك اليوم
 فحمد الله واشتفى عليه ثم قال اوصيكم
 بالانصار فانهم كرشى وعيتى وقد قضوا الذى
 عليهم وبقي الذى لهم فاقبلوا من محسنهم
 وتجاوزوا عن مسيئتهم" (صحيح بخارى ج ۱-۵۳۶)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر
 اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما انصار کی ایک مجلس کے پاس
 سے گزرے یہ حضرات بیٹھے رو رہے تھے، ان سے
 روئے کا سبب پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ ہمیں
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس بیٹھنا یاد آگیا جس
 سے ہم علالت بنوئی کیوجہ سے محروم ہو گئے (ہیں) آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر کی گئی تو آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم باہر تشریف لائے، جب سر مبارک پر چادر
 کے کنارے کی پٹی بندھی ہوئی تھی، چنانچہ منہ پر رونق

افروز ہوئے۔ آج کے بعد پھر کبھی منبر پر رونق افروز
ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا، میں
تمہیں انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں، چونکہ وہ میرے
خاص احباب و رفقاء ہیں، انہوں نے اپنی ذمہ داریاں
پوری کر دی ہیں اور ان کا حق باقی ہے پس ان کے
نیکیوں کا رول سے عذر قبول کرو۔ اور ان میں سے کسی سے
غظی ہو جائے تو اسے درگزر کرو۔

”عن ابن عباس یقول خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وعلیہ ملحقہ منعظا بہا علی منکبہ
وعلیہ عصاۃ دسماء حتی جلس علی المنبر فحمد
اللہ واشتہی علیہ ثم قال اما بعد یا ایہا الناس
فان الناس یکثرون ویقل الانصار حتی یکونوا
کالملم فی الطعام فمن ولی منکم امرًا یرض فیہ
احدا او ینفعہ فلیقبل من حسنہم یتجاوز
عن مسیئہم“ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۳۶)

ترجمہ: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (آخری علالت میں) باہر تشریف
لائے۔ روئے مبارک کا ندھوں پر تھی اور سر مبارک
پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔ منبر پر رونق افروز ہوئے، اور

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا : لوگو! سب لوگ
 زیادہ ہوتے جائیں گے۔ مگر انصار کم ہوتے جائیں گے
 یہاں تک کہ ان کی حیثیت آٹے میں نمک کی ذرہ جاسیگی
 پس تم سے جو شخص امیر ہو۔ جس کے ذریعہ وہ کسی کو
 نقصان پہنچانے یا نفع پہنچانے کی قدرت رکھتا ہو،
 اسے چاہیے کہ ان کے نیکو کار سے عذر قبول کرے، اور
 ان میں سے کسی سے غلطی ہو جائے تو درگزر کرے۔

الفضل خینی نے اپنے وصیت نامہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے خلاف جو زہر افشانی کی ہے،
 واقعات و شواہد اس کی یکسر تردید کرتے ہیں، اور خینی کی یہ تمام تر
 داستان گوئی اس کے قلب و نظر کی پیداوار ہے، البتہ خینی نے
 جو یہ دعویٰ کیا ہے کہ ایران کے موجودہ شیعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ
 کے زمانہ کے شیعیان کوفہ و عراق سے بہتر ہیں، بلفظ دیگر حضرت علی رضی اللہ
 عنہ کے دور کے شیعیان علی موجودہ دور کے شیعوں سے بدتر تھے۔ اس کو
 خینی صاحب ہی بہتر جانتا ہے۔ کیونکہ ہر شخص اپنے اسلاف کی
 تاریخ سے زیادہ بہتر واقف ہوا کرتا ہے اور خینی کا یہ فقرہ کہ :

”اہل عراق اور کوفہ نے امیر المؤمنین کے ساتھ اتنی بدسلوکی
 کی اور آپ کی اطاعت سے اس حد تک سرکشی کی کہ
 روایات و تاریخ کی کتابوں میں حضرت نے ان کی جو

شکایات کی ہیں وہ معروف ہیں۔

اس کی تائید نہج البلاغہ کے ان خطبات سے ہوتی ہے جو سید مرتضیٰ شیعہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کئے ہیں۔ ان کے چند اقتباسات مفکر اسلام جناب مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی سوانح ”المرتضیٰ“ میں نہج البلاغہ کے حوالے سے نقل کر دیئے ہیں، ذیل میں ”المرتضیٰ“ سے نقل کیا جاتا ہے !

”میں کب تک تم کو اس طرح سنبھالتا رہوں، جیسے ان نو عمر اونٹوں کو سنبھالا جاتا ہے، جن کے گویاں اندر سے زخمی ہیں، اور ظاہری جسم توانا ہے، یا وہ کپڑے جو جا بجا پھٹ گئے ہیں، اور جتنا سنبھال کر پہنو پھٹتے ہی جاتے ہیں، اگر ایک جگہ سے سی دیے گئے تو دوسری جگہ سے چاک ہو جاتے ہیں، جب بھی اہل شام کا کوئی ہر اقول دست پہنچتا ہے، تم سے ہر شخص اپنے گھر کے دروازے بند کر لیتا ہے اور ایسا چھپتا ہے، جیسے گوہ اپنے سوراخ میں اور بجوا اپنے بھٹ میں روپوش ہو جاتے ہیں۔

نہذا ذلیل وہ ہے جس کی تم مدد کے لئے اٹھو، تم کو اگر کسی نے تیر بنا کر دشمن پر پھینکا تو گویا اس نے ایسے تیر پھینکے جن کی نوک ٹوٹی ہوئی ہے، (تفریحی اور بے خطر)

میدانوں میں تمہارا ہجوم نظر آتا ہے، اور جنگ کے جھنڈوں کے نیچے نہایت قلیل تعداد میں دکھائی دیتے ہو، میں خوب جانتا ہوں کہ تمہاری اصلاح کس طرح ہو سکتی ہے کسا کیا چیز تمہاری مکر سیدھی کر سکتی ہے، مگر واللہ میں تمہاری اصلاح کے لئے اپنے آپ کو بگاڑ نہیں سکتا۔

خدا تم سے مجھے اور تم کو ذلیل کرے! تم کو حق کی اتنی پہچان نہیں جس قدر باطل کو تم پہچانتے ہو اور باطل کی ایسی مخالفت نہیں کرتے جتنی حق کی مخالفت کرتے ہو۔ اے عراقیو! تم اس حاملہ عورت کی طرح ہو جس نے جب اس کی حمل کی مدت پوری ہوئی تو اسقاط ہو گیا، اور اس کا شوہر مر گیا، وہ عرصہ دراز تک بیوگی کی زندگی گزارتی رہی اور اس کا وارث وہ بنا جو سب سے دور کی قرابت رکھتا تھا۔

اور سنو! میں اس ذات پاک کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ یہ دشمن قوم تم پر غالب آجائے گی اس لئے نہیں کہ وہ تم سے زیادہ حق پرست ہے بلکہ صرف اس وجہ سے کہ وہ اپنے باطل پر تنہا کام ہے اور تم میرے حق

میں سست گام اور کوتاہ خرام ہو، قومیں اپنے حکام
کے ظلم سے ڈرتی ہیں اور میرا حال یہ ہے کہ اپنی رعیت
کے ظلم سے ڈرتا ہوں۔

میں نے جہاد پر تم کو ابھارا، مگر تم اپنی جگہ سے
ہلے نہیں، تم کو سننا چاہا تم نے سنا نہیں تم کو راز
دارانہ انداز میں بلایا، علانیہ دعوت دی مگر تم میں
ذرا حرکت نہیں ہوئی، نصیحت کی، مگر تمہارے کانوں
پر جوں نہ رہی۔

دیکھنے میں حاضر ہو مگر درحقیقت غائب ہو، عکام
ہو مگر آقا بنے ہوئے ہو، تم کو حکمت کی باتیں سناتا ہوں
تم بد کہتے ہو، تم کو بلیغ انداز میں وعظ نصیحت کرتا ہوں
اور تم ادھر ادھر بھاگتے ہو، تم کو باغیوں سے مقابلہ
کرنے پر ابھارتا ہوں مگر اپنی تقریر ختم بھی نہیں کرتا کہ
دیکھتا ہوں کہ تم قوم سب کی طرح منتشر ہو جاتے ہو
اپنی مجلسوں میں واپس جاتے ہو، اپنے رائے مشورے
میں تمہارے دل لگتے ہیں، میں تم کو صبح کو سیدھا کرتا
ہوں اور شام کو تم میرے پاس ٹیڑھی کمان کی طرح
لوٹتے ہو۔ سیدھا کرنے والا تنگ آگیا اور جن کو
سیدھا کرنا مقصود ہے وہ اکڑ گئے رجن کو سیدھا

کیا ہی نہیں جاسکتا ۔

اے لوگو! جو جسم سے حاضر ہیں، مگر ان کی عقلیں غائب ہیں، جنکی خواہشات جدا جدا ہیں۔ جن سے ان کے حکام آزمائش میں ہیں، ان کا ساتھی وہی معنی آقا، لیڈر، اللہ کا اطاعت گزار ہے، اور تم اس کی نافرمانی کرتے ہو۔ شام کا رہنا اللہ کی معصیت کرتا ہے مگر اس کی قوم اس کے ساتھ ہے، بخدا اگر معاویہ مجھ سے صرافوں کا معاملہ کرے جو بنی ہار کے بدلے درہم دیا کرتے ہیں تو مجھ سے دس عراقی لے کر ایک شامی دیدیں تو مجھے منظور ہوگا، یہ لوگ حتیٰ کے معاملہ میں متفرق، جنگوں ہمت ہارے ہوئے ان کے جسم بیکجا، مگر خواہشات منتشر، ہر جا ہندو پیماں خداوندی کو ٹوٹتے ہوئے دیکھ رہے ہیں لیکن ان کے اندر حمیت بیدار نہیں ہوتی، یہ عرب کے چوٹی کے لوگ اور قوم کے باعزت و ممتاز افراد ہیں لیکن ان کی کثرت تعداد سے کچھ فائدہ نہیں، اس لئے کہ ان کے دل مشکل سے کسی امر پر مجتمع ہوتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم کو اپنے زخم کا مرہم بناؤں اور تم ہی میرے زخم ہو، جیسے کوئی جسم میں چبھ کر ٹوٹ جائیوے کانٹے کو کانٹے ہی سے نکالنا چاہئے اور وہ جانتا ہے

کہ وہ کانٹا اس پہلے کانٹے ہی کا ساتھ دے گا اور
ٹوٹ کر اور مصیبت بن جائے گا)

میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم گوہ کی طرح ایک دوسرے
سے چمٹے ہوئے ہو، نہ تو حق کو ہاتھ میں لیتے ہو نہ ظلم
زیادتی کو روکتے ہو۔ جنگ و مقابلہ کے موقع پر جم کر
لڑنے والے، نہ امن و سکون کے زمانہ میں قابل اعتبار
رفیق و معاون، میں تمہاری صحبت سے بیزار ہوں، اور
تمہارے ہوئے اور کثرت تعداد کے باوجود تنہائی
محسوس کرتا ہوں۔

اے وہ لوگو! جن کے جسم مجتمع ہیں، اور خواہشات
مختلف، تمہاری گفتگو پتھروں کو نرم کر دیتی ہے۔ اور
تمہارا طرز عمل دشمنوں کو حملہ پر ابھارتا ہے، جو تمہیں ہلاک
اور پکارے اس کو یا یوسی ہو، اور جس کا تم سے واسطہ پڑے
وہ کبھی اطمینان کی سانس نہ لے سکے، باتیں بنانا اور
فریب میں رکھنا تمہارا دستور ہے، تم نے مجھ سے
مہلت مانگی جیسے مقروض مہلت مانگتا ہے، جس پر
مدت سے قرض چڑھا ہوا ہے، کس وطن و دیار
کی تم حفاظت کرو گے، جب اپنے کی حفاظت نہیں
کر سکے، اور میرے بعد کس امیر و قائد کی حمایت و نصرت

میں تم جہاد کرو گے ؛ حقیقی فریب خوردہ وہ ہے
 جس کو تم نے دھوکہ دیا، جس کے حصہ میں تم آئے ،
 اس کے حصہ میں ایک خطا کرنے والا اور نشانہ پر نہ
 لگنے والا تیر حصہ میں آیا۔ دالمرتضیٰ ص ۲۹۵ تا ص ۲۹۸

اسی طرح یحییٰ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے
 بارے میں جو لکھا ہے وہ بھی بالکل صحیح ہے ، جس کا خلاصہ یہ
 ہے کہ :

۱۔ عراق اور کوفہ کے شیعیان حسین نے پیہم اصرار کے ساتھ حضرت
 حسین رضی اللہ عنہ کو کوفہ آنے کی دعوت دی اور کہا کہ خلافت کا پھل
 پکا ہوا ہے۔ بس اس کو کاٹنے کی ضرورت ہے۔

۲۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ ان ناہنجاروں کی دعوت پر لبیک کہتے
 ہوئے مکہ مکرمہ سے عازم کوفہ ہوئے۔ ان کے مخلصین و محبین نے
 ہر چند گزارش کی کہ آپ کوفہ و عراق کے شیعوں پر قطعاً اعتماد نہ فرمائیں
 یہ وہی لوگ ہیں جو آپ کے والد اور آپ کے بڑے بھائی کے ساتھ
 طوطا چشمی کا مظاہرہ کر چکے ہیں، مگر شیعیان کوفہ کی دعوت اس قدر
 موثر اور پُر زور تھی کہ اس کے مقابلہ میں مخلصین کی فہمائش و نصیحت
 کارگر نہ ہوئی۔

۳۔ جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ عراق پہنچ گئے تو شیعیان حسین
 نے وہی طوطا چشمی دکھائی، جو ہمیشہ سے ان کا ویرہ رہی تھی۔ چنانچہ

عراق کے ہزاروں شیعانِ حسینؑ میں سے ایک بھی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی نصرت و حمایت کے لئے آگے نہ بڑھا اور خینی کے بقول تاریخ کا مجرمانہ فعل انجام پایا۔

۴۔ جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ شیعانِ کوفہ کی غداری کے نتیجہ میں خاک و خون میں تڑپا دیئے گئے تو ان شیعانِ حسینؑ کو اپنے مجرمانہ فعل کا احساس ہوا اور تو ابینؑ پارٹی قائم ہوئی۔ حضرت حسینؑ زبانِ حال سے اپنے ان شیعوں کی یہ شکایت ضرور کرتے ہوں گے۔

کی بعد مرے قتل کے اس نے جفا سے توبہ
ہائے اس زود پشیمان کا پشیمان ہونا

چنانچہ شیعہ جب سے اب تک ہر سال اپنی بے وفائی پر ماتم حسینؑ کرتے ہیں۔ مگر ڈیڑھ ہزار سال گزر جانے کے باوجود ان کا یہ گناہ عظیم اب تک معاف نہیں ہوا اور نہ قیامت تک معاف ہوگا۔

جن لوگوں نے شیعانِ علیؑ اور شیعانِ حسینؑ کا ببادہ اوڑھ کر ان اکابر کے ساتھ غداری کی، اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو ان کے نفاق و شقاق سے محفوظ رکھے۔

وَصَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ

صفویۃ البریۃ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین